

# شکر کیا ہے

ابوالحق غلام مرتضی ساقی مجددی

واللہ ما اخال علیکم ان تشرکوا بعدی (بخاری/۱۹۷۷)

# شُرک کیا ہے؟

اور

# مشرک کون؟

ادبم

ترجمانِ اہلسنت و حضرت علامہ

ابوالحسن غلام مرتضیٰ ساقی مجددی دہلوی

{جملہ حقوق محفوظ ہیں}

نام کتاب..... شرک کیا ہے؟ اور شرک کون؟

مصنف..... ابوالمحسن علی علیہ السلام مرتضیٰ ساقی مہدی

پبلشرز..... سنی پبلیکیشنز گوجرانوالہ

کیوزنگ..... ساقی کیوزنگ سنٹر گوجرانوالہ، قاری محمد امتیاز ساقی مہدی

03466049748

پڑھتہ نام..... مرکزی ادارہ عاشقانِ مصطفیٰ ﷺ گوجرانوالہ

اشاعت..... اگست 2010ء تعداد..... 1100

صفحات..... 4.....

داعیہ تقسیم کار

اوکی بک سٹال جامع مسجد ضلع بھٹی

پتہ کالونی گوجرانوالہ، 0346.6172671

ملنے کے پتے

## فہرست

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
1	انتخاب	
2	گزارش احوال	9
3	شُرک سازی کی مذمت	10
4	کفر و شرک کے فتوؤں کا دور آغاز	14
5	رسول اللہ ﷺ پر شرک کا فتویٰ	14
6	حضرت آدم علیہ السلام پر شرک کا فتویٰ	15
7	حضرت علی علیہ السلام پر شرک کا فتویٰ	16
8	جملہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے خلاف سازش	17
9	تمام مسلمانوں کے خلاف شرک کے فتوؤں کی بوجھاڑ	18
10	اسلامی دہلوی اور تحفیر مسلمین	20
11	شرکین کی وکالت	33
12	شرک اور اس کی حقیقت	36
13	شرک کی مذمت	36
14	شرک کا معنی و مفہم	38
15	اقسام شرک	39
16	تفکی اشتراک کی وضاحت	41
17	کیا اللہ کافی نہیں؟	46

48	داتا گنج بخش	18
50	مشکل کشادہ دیکھیں	19
51	حقوق کو پکارنا	20
52	نماہ حقوق الاسباب	21
54	وسیلہ پیش کرنا	22
56	محبوبانِ خدا کی تعظیم	23
58	بعد از وصال پکارنا	24
60	قبر پر سنی کیا ہے؟	25
61	قبروں کا بوسہ لینا بھی شرک نہیں	26
62	دم اور تعویذ	27
63	حقوق کو سمجھ کرنا	28
64	ستاروں کی تاثیر	29
65	مشرک کون؟	30
67	مجددی وہابیوں کے شرک	31
68	وہابیوں کی شرک و کافر سازی مہم	32
68	اعترافِ حقیقت	33
70	وہابیوں کے لغوے	34
76	اہلسنت برحق ہیں	35
79	وہابیوں کے شرک	36

79	عبدالوہاب دہلوی کے شرک	37
80	عبداللہ دہلوی کا شرک	38
83	عبدالستار دہلوی کا شرک	39
83	شکام اللہ امرتسری کا شرک	40
85	صادق سیالکوٹی کا شرک	41
85	عکیم مہدائے شرک	42
86	فضل الرحمن صدیقی کا شرک	43
87	خواجہ قاسم کا اذلی شرک	44
89	قاروق یزدانی کے شرک	45
90	داؤد دارشد کا شرک	46
90	صحیح گوہر لوی کا شرک	47
91	گوہر لوی داثری کا شرک	48
91	ابراہیم سیالکوٹی کی شرک پسندی	49
92	مسعود عثمانی کا شرک	50
94	دہلیوں کے مشرک شرک	51
101	زہیر طبری کی غوثی فحش کا ازالہ	52
102	زہیر طبری کی اکابر پرستی	53
108	دہلیوں نے توحید کے نام پر کتابیں کاغذ و لکھن کرنا ہے	54
106	دہلیوں کے خلاف توحید کا رد ہے	55

109	بدعت کی تقسیم	56
113	غیر مقلد وہابی مولوی اور علوم غریہ	57
113	غیر مقلد مولویوں کا خدائی دھوئی	58
114	وہابی مولویوں کا ماں کے پیٹ اور علم کل کا دھوئی	59
115	وہابی مولوی کوکل کا علم اور غیب کا علم	60
116	وہابی مولوی کا علم غیب اور مشکل کشائی	61
117	ماں کے پیٹ کا علم	62
117	موت کا علم	63
118	مولوی سلیمان رڈووی وہابی کو موت کا علم	64
119	عبدالعزیز بن ہارک مشرک سازی اور اس کا رد	65
123	نبی کے غیر سے برکت حاصل کرنا	66
131	وہابی مجددی آل سعود کے شرک	67
131	قبر پر پھول چڑھانا	68
131	جارج واٹکسن کی قبر پر پھول	69
133	دیوبندیوں کی داستان شرک	70
137	دیوبندیوں کے تمام دائے شرک و کفر	71
141	اہلسنت (بریلوی) برحق ہیں	72
143	دیوبندی اپنے عقود کی روشنی	73
143	مسئلہ حاضر و ناظر	74

145	مخلوق کے لیے علم غیب کا نظریہ	75
147	غیر اللہ سے مدد مانگنا	76
148	بندے مشکل کشا	77
150	عبدالغنی اور نکلاں بخش نامہ رکنا	78
153	بندوں کو عالم الغیب کہنا	79
154	تصور صحیح	80
155	دعای بندگی رب العالمین	81
157	دعای بندگی خدا اے	82
	خدا کا مافی	83
		158
159	مخلوق کو پکارنا	84
162	غیر اللہ کو سجدہ	85
164	علم نبوی کی وسعت	86
165	حاجی امداد اللہ کے شرک	87
166	بت پرستی	88



افتخارِ پاک

برصغیرِ پاک و ہند کے جملہ

# اولیاء کرام و بزرگان دین

کے نام

جن کی بدولت پاک و ہند کے مسلمان توحید و معرفت کی لذتوں اور شرک و بدعت کی  
کڑواہٹوں سے آگاہ ہوئے۔

جنہوں نے شرک کی جڑیں اکھاڑیں، کفر کے مراکز ختم کیے، بہت کدوں میں توحید کی  
شمیں جلا گئیں، کلیساؤں میں اذانیں سنائیں اور جہاں دالوں کو توحید و معرفت کا ایسا  
نشر چڑھا یا کہ دیا پکارا تھی:

مٹا دیا مرے ساتی نے عالم من و تو

پاک کے مجھے مئے لا الہ الا ہو

گر قبول افتداز ہے عز و شرف

نیاز مند

/

ابوالحسن غلام مرتضیٰ ساتی مجددی

03007422469

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## گزارش احوال

الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی سید الانبیاء المرسلین  
وعلی آلہ واصحابہ اجمعین اما بعد!

دور حاضر کے فتنوں میں ایک بھانک تھتہ یہ بھی ہے کہ ایک سوہنی گھنی حکیم کے  
حق بات پر بلاوجہ ساوہ لوح مسلمانوں کو مشرک بتا دیا جاتا ہے۔ اور مشرک سازی  
کے شوق میں قرآن وحدیث کے اصولوں کو بھی پس پشت ڈال دیا جاتا ہے۔

مسلمانوں کو مشرک بنانے والے یہ ناعاقبت اندیش لوگ مشرک کی حقیقت سے بھی نااہل  
ہیں اور فقط اپنے مذہب مقاصد کی خاطر رسول اکرم ﷺ کی امت کی اکثریت کو مشرک  
بنانے پہ اوجھار کھاتے بیٹھے ہیں۔ اور حدیث رسول ﷺ سے اسٹے بے خبر ہیں کہ جانتے  
ہی نہیں کہ سرور کائنات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے داعی کاف القاف میں ارشاد فرما دیا  
تھا: وانی والله ما اخاف علیکم ان تشرکوا بعدی لا بخاری جلد ۱ ص ۷۹ مسلم ج ۱  
(۲۵۰ ص)

خدا کی قسم! مجھے تم پر کوئی اندیشہ نہیں کہ تم میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے۔  
علمائے اسلام نے اس کا بھی ملبوم بیان کیا ہے کہ آپ کی ساری امت مشرک نہیں ہو سکتی  
اللہ تعالیٰ نے اس امت کو اس ﷺ رکھا ہے۔ ملاحظہ ہو انواری بر مسلم جلد ۲ ص ۷۹

لیکن آج کل کے مشرک سازوں نے اس حدیث کے مقابلے میں اس قدر مسلمہ کی اکثریت (اہلسنت وجماعت) کو ہی مشرک قرار دینے کا کردہ و خدا ہٹا رکھا ہے۔ ان لوگوں کو اتنا بھی علم نہیں کہ اسلام تو مشرک کی چیزیں کاٹنے کے لیے ہی آیا ہے۔ لیکن یہ لوگ خوف خدا سے عاری ہو کر دن رات مسلمانوں پر ہی بے دریغ فتوے بازی کا بازار گرم کیئے ہوئے ہیں۔ کیا ان کا خدا پر ایمان نہیں؟ اگر ہے تو پھر احکام خداوندی کو کیوں نہیں سمجھتے، یا اپنے ضمیر کا سوا کر چکے ہیں اور ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں، کیا ان لوگوں کو اتنا بھی احساس نہیں ہے کہ اگر روز قیامت ہاڑ پوس ہوئی تو پھر ۔ کیا جواب جرم دیں گے یہ خدا کے سامنے

## مشرک سازی کی مذمت:

شاید یہ حیرت بخت فہمیں کرتے ہوں کہ اس طرح مسلمانوں کو مشرک بنا کر ہم اسلام کی کوئی بہت بڑی خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ ہرگز نہیں، بلکہ یہ لوگ الٹا اپنے لیے جہنم کے درک اسفل کو لانا کر رہے ہیں، کیونکہ جس طرح مشرک کرنا بہت بڑا ظلم ہے، اسی طرح کسی مسلمان کو مشرک قرار دینا بھی بہت بڑا جرم ہے۔ ایسا شخص خود مشرک ہو جاتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے فرمان رسول ﷺ!

سیدنا حفصہ بن یمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان معاخاف علیکم رجل قرأ القرآن حتی اذا روئیت یبھجثہ علیہ  
وکان ودانہ الاسلام اعترأ الی ماشاء اللہ انسلخ منه ونبذہ وراء ظہرہ وسفی



- ۴..... الاحسان جرتبہ صحیح لکن یہاں جلد ۱ صفحہ ۱۴۹ پر رقم ۱۸۔
- ۵..... صحیح لکن یہاں پہلے یہاں جلد اول صفحہ ۲۴۸ پر رقم ۸۱، بیروت۔
- ۶..... الحکم الکبیر للطبرانی، جلد ۲۰ صفحہ ۸۸ پر رقم ۱۶۹، بیروت۔
- ۷..... شرح مشکل الآثار للطحاوی، جلد ۲ صفحہ ۳۲۳ پر رقم ۸۶۵، بیروت۔
- ۸..... مسند الشامیین للطبرانی، جلد ۲ صفحہ ۲۵۴ پر رقم ۱۴۹۱، بیروت۔
- ۹..... کشف الاستار من ذواکمه (۱) ریکی جلد ۱ صفحہ ۹۹ پر رقم ۱۷۵، بیروت۔
- ۱۰..... جامع السانید والسنن، لابن کثیر جلد ۲ صفحہ ۳۵۴، ۳۵۴ پر رقم ۱۸۴۲، بیروت۔

- ۱۱..... جامع الاحادیث الکبیر للسیوطی جلد ۳ صفحہ ۱۴۱ پر رقم ۸۴۲، بیروت۔
- ۱۲..... کنز العمال، المغنی بحدی جلد ۳ صفحہ ۸۷۲ پر رقم ۸۹۸۵۔
- ۱۳..... ناصر الدین البانی غیر مقلد نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔  
دیکھیے اسلسلۃ الاحادیث الصحیحہ رقم الحدیث ۳۲۰۱۔
- ۱۴..... کتاب العرفۃ والادب فی الفسوی جلد ۲ صفحہ ۳۵۸۔
- ۱۵..... بہت ہو گیا کہ مسلمانوں کو شرک کہنے والا بذات خود شرک ہے۔  
کیونکہ اصول یہ ہے کہ کسی مسلمان کی طرف کفر شرک اور بے ایمانی کی نسبت کرنے سے قائل خود ان چیزوں کا حقدار ہو جاتا ہے۔ مثلاً:
- ظ..... ارشاد نبوی ہے:

من کفر مسلماً فقد کفر (مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۲۳)

جس نے کسی مسلمان کو کافر قرار دیا وہ خود کافر ہو گیا۔  
 غ۔۔۔ مزید فرمایا:

من دعا رجلا بالكفر او قال عذوا لله وليس كذلك الا حار عليه۔

(مسلم جلد ۱ صفحہ ۷۵، مشکوٰۃ صفحہ ۴۱۱)

جس نے کسی (مسلمان) شخص کو کافر یا اللہ تعالیٰ کا دشمن کہا اور وہ ایسا نہیں تھا تو یہ  
 (باتیں) خود اس کی طرف لوٹ جائیں گی۔

یعنی وہ خود کافر اور پیمانہ ایمان ہو جائے گا۔

غ۔۔۔ مزید ارشاد فرمایا:

اذا قال الرجل لا خديا كالمرفق قد باء بها احدهما۔

(بخاری جلد ۲ صفحہ ۹۰۱ واللفظ لا مسلم

جلد ۱ صفحہ ۷۵)

جس نے اپنے (مسلمان) بھائی کو کہا: اے کافر!۔۔۔ تو یہ کلمہ دونوں میں سے کوئی ایک  
 نے کراٹھے گا۔

یعنی اگر کہنے والا سچا ہے تو دوسرا کافر ہوگا ورنہ کہنے والا خود کافر ہو جائے گا۔

غ۔۔۔ امام محمد بن اسماعیل بخاری علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے:

من كفر اخاه بغير تاويل فهو كما قال۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۹۰۱)

جس نے بغیر تاویل کے اپنے (اسلامی) بھائی کو کافر قرار دیا تو وہ خود کافر ہو جائے گا۔

ان دلائل سے واضح ہو گیا کہ مسلمانوں کو بلاوجہ کافر و مشرک قرار دینا خود کافر اور مشرک

جنا ہے۔ ایمانِ باطلہ تعالیٰ۔

لیکن قابلِ مدافسوں بات ہے کہ اپنے غیر ملکی ”آقاؤں“ کو خوش کرنے کے لیے، مسلمانوں کو مشرک قرار دینے اور مشرک کی تصحیح پڑھنے والے لوگ اپنے وحش و حواس کو بیٹھے ہیں، کیونکہ انہیں اتنا بھی شعور نہیں کہ اہلسنت کو مشرک کہتے کہتے وہ خود مشرک بن رہے ہیں۔

الہما ہے پاؤں یا رکاز لطف دراز میں

لو آپ اپنے دام میں میاں آ گیا

## کفر و مشرک کے فتوؤں کا دورِ آغاز

اہل اسلام کے خلاف مشرک و کفر کے فتوؤں کی تحریک کوئی آج کی ایجاد کردہ نہیں بلکہ یہ لوگ اپنے ”بڑوں“ کی یادگار کردہ ہے ہیں۔ کیونکہ یہ منافقین کا ورثہ ہے، جہاں لوگوں کو نصیب ہوا ہے۔

## رسول اللہ ﷺ پر مشرک کا فتویٰ:

اہلِ نفاق تو رحمتِ کائنات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر بھی فتوے مشرک لگانے سے نہیں شرمائے، ہم اسی کس شمار و تھمار میں ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں!

امام شہاب الدین سید محمود آلوسی بغدادی شہری (متوفی ۱۲۷۰ھ) آپے کریمہ من یطعم الرسول فقد اطاع اللہ کی تفسیر میں کہتے ہیں: ان النبی ﷺ کان یقول ((من احبنی فقد احب اللہ ومن اطاعنی فقد اطاع اللہ)) فقال المنافقون: لقد قارب ہذا الرجل الشرک و هو ان ینہی أن تعبد غیر اللہ، و ینہی ان تتخذ من ما کما اتخذت

التصاری عیسٰی، لما نزل لہذا الآیۃ۔

(التفسیر الکبیر، الجزء العاشر ص ۱۹۳، واللفظ لا تفسیر روح المعانی جلد ۵ صفحہ ۹۱)

(مصر)

ترجمہ: یہ فلک نبی کریم ﷺ فرماتے تھے: ”جس نے مجھ سے محبت کی اس نے اللہ تعالیٰ سے محبت کی اور جس نے میری تابعداری کی اس نے اللہ تعالیٰ کی تابعداری کی“  
تو منافقوں نے کہا: یہ آدمی کیا کہہ رہا ہے، یہ تو شرک کر بیٹھا ہے۔ حالانکہ اس نے خود ہی غیر اللہ کو معبود بنانے سے روکا ہے۔ سب یہ خود بھی چاہتا ہے کہ ہم اسے رب مان لیں، جیسے عیسائیوں نے عیسیٰ کو رب بنالیا تھا تو (ان کے رد کے لیے) یہ آیت کریمہ نازل ہوئی من یطع الرسول فقد اطاع اللہ جس نے رسول کی اطاعت کی پس تحقیق اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کر لی۔“

دیکھیے! منافقین رسول اللہ ﷺ کے کلمہ پڑھنے کے دعوے اور ادا فی کما متی کہلاتے تھے لیکن اسے عالم و سلاک واقع ہوئے کہ انہی کی ذات پاک پر شرک کا فتویٰ لگا رہے ہیں۔ اور اپنے گمان فاسد میں تو حید کا وقار اور تحفظ کر رہے ہیں۔ موجودہ دور کے لوگ بھی تو حید کا نام لے کر محبوبانِ خدا کی رفعتوں اور عظمتوں کا انکار کرتے ہیں۔

سوچئے! کہیں کیا تو جن رسالت کا دوسرا نام ”توحید الوہیت“ تو نہیں رکھ لیا گیا؟

کیونکہ یہ لوگ تو حید، توحید کی رست لگا کر ہی مسلمانوں کو بلا وجہ شرک و کفر کے گھاٹ اتارا جا رہا ہے، جواب ملے کہ تو کہیں کے کہارے صاحب! ہم تو تو حید پہنچا رہے ہیں۔

گویا بالکل منافقین دالی ڈگر پر گامزن ہو کر مسیح مصطفیٰ (ﷺ) کو شرک و کفر بنانے کا



مٹن پیدا کیا جا رہا ہے۔

## حضرت آدم عليه السلام پر شرک کا فتویٰ:

محدثوں، وہابیوں، مسعودیوں اور دیناندیوں کے امام محمد بن عبدالوہاب مہدی نے ایک موضوع و مشکوٰۃ روایت (کہ آدم عليه السلام نے شیطان کے بہکاوے میں آکر اپنے بیٹے کا نام عبدالجبار رکھ دیا) نقل کر کے حضرت آدم عليه السلام کو بھی مشرک بتا دیا ہے اور ایک مردود قول لکھ دیا کہ ”شُرکاء فی طاعتہ“ یعنی حضرت آدم عليه السلام اور حضرت حوا سلام علیہما شیطان کی اطاعت کرنے کا شرک کیا ہے۔ اور اس پر تہرہ کرتے ہوئے مہدی نے لکھا ہے:

”یہ شرک محض نامہ کہ لینے میں ہے۔“ ملاحظہ ہوا

کتاب التوحید عربی صفر ۱۳۱، باب فلفساء اتھما صالحا جعل اللہ شرکاء..... راج۔  
کتاب التوحید مترجم صفر ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ”ابو عبد اللہ محمد بن یوسف السمرقانی“  
مطبوعہ مکتبہ فکر ۱۔ اردو بازار لاہور۔

فائدہ: اس روایت پر تہرہ کرتے ہوئے حافظ ابن کثیر نے لکھا ہے:

اس روایت کا کذب ہمیں معلوم ہے کیونکہ اگر دونوں میاں بھی سے مراد حضرت آدم عليه السلام اور حضرت حوا سلام علیہما ہوں تو لازم آئے گا کہ وہ دونوں مشرک ہوئے۔ جبکہ حضرت آدم عليه السلام اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں اور معصوم ہیں ان کا شرک کرنا عاذا باللہ کمال ہے۔ (تفسیر ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۲۶۵)

## حضرت علیؑ پر شرک کا فتویٰ:

سیدہ علی المرتضیٰؑ پر بھی خارجیوں نے کجی شرک کا فتویٰ چسپاں کر کے اپنی بدعتی کائنات دیا تھا۔ مافقہ انی کثیر و مشتق طبعہ ارحمہ کتبتے ہیں:

ان خارجیوں کا امیر المؤمنین حضرت علی المرتضیٰؑ پر کجی انزام تھا، انہوں نے برملا کہا:  
یا علی! اشركت علی بن لؤی الرجال۔

ترجمہ: اے علی! تو نے اللہ کے دین میں مردوں کو (اللہ کا) شریک بنادیا ہے۔

(الہدایہ والنہایہ جلد ۷ صفحہ ۲۸۱ مصر، ونسوی آخری جلد اول صفحہ ۱۵۰۹، دارالمن

حرم)

گویا اہل اسلام کو شرک قرار دینا دور اول کے مافقوں اور خارجیوں کا طریقہ ہے۔

## جملہ صحابہ کرامؓ کے خلاف سازش:

کچھ اسی طرح کے خیالات و نظریات بعد میں پیدا ہونے والے خارجیوں (مجدیوں، وہابیوں، مسعودیوں) کے بھی ہیں۔ ان کے معتبر و مستند عالم محمد بن عبدالوہاب مجدہی نے صحابہ کرامؓ کو کفر و شرک کی انواع سے بے خبر قرار دیا۔ اور مسئلہ توحید کے متعلق لکھا ماری:

۱۔۔۔۔۔ اس مسئلہ کو بہت سے صحابہ نہیں کانتے تھے۔ (کتاب التوحید ص ۸۰ حرم مکتبہ محمدیہ)

۲۔۔۔۔۔ حریہ لکھا ہے: جب بعض صحابہ اس قسم کی بات نہ کہہ سکے تو دوسروں کا نہ بکھتا ہر دھ

اولی ثابت ہوا۔ (ایضاً ص ۶۳)

۳۔۔۔۔۔ حریہ دو ٹوک لکھ دیا:

اس قسم کے شرک کا انکار بھی لایزالہ اللہ کے معنی میں داخل ہے۔ حالانکہ یہ

(شرک) مشکل اور غلطی رہا ان لوگوں (صحابہ) پر۔ (ایضاً)

ظاہر ہے کہ ان لوگوں کے نزدیک جب صحابہ کرام ؓ (جو یہ اور راستہ اسلام مقرر آئے اور نبی کریم ﷺ کے فیوض و برکات سے مستفیض ہوئے) ہی شرک تو حید اور ایمان کی حیثیتوں سے ناواقف رہے تو باقی لوگوں کا تو اللہ ہی حافظ ہے۔

کیا یہ لوگ یہ ثابت نہیں کرنا چاہتے کہ جب صحابہ کرام ؓ پر شرک کی نوعیت واضح نہ ہوئی تو ظاہری بات ہے کہ وہ بے توجہی اور انجانے میں مختلف شکریات کا ارتکاب کرتے رہے ہوں گے۔ معاذ اللہ

ایمانداری سے کہئے جب صحابہ کرام ؓ کا ہی دامن شرک سے اتار پڑا ہے، تو ان لوگوں کی شرک میں اور شرک آفرین ٹاہنوں میں اور کون مسلمان ہے جو اس سے بڑھ کر رو سکا ہے۔ لہذا وجہ ہے کہ ان لوگوں نے اکابرین اسلام پر بھی کفر و شرک کے بے رحم فتوے صادر کرنے سے بھی گریز نہیں کیا۔ تفصیل ہماری کتاب ”مطالعہ وہابیت“ میں ہے۔

**تمام مسلمانوں کے خلاف شرک کے فتوؤں کی پوچھاڑ:**

امام ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ نے خارجیوں کے مسلمانوں کے خلاف ایمان

فہم اور شرک نواز کرتوتوں سے پردہ اٹھاتے ہوئے لکھا ہے:

انما قسروا بکفرهم المسلمین مستندین الی تاویل فاسد جرہم

ذالک الی استباحۃ ذماء مخالفیہم واموالہم والشہادۃ علیہم بالکفر

والشرک۔ (فتح الباری جلد ۱۴ صفحہ ۲۲۰)

ترجمہ: خارجی گروہ صرف اس وجہ سے حق فاسق قرار پاتا ہے کہ انہوں نے فاسد تاویلوں کا سہارا لے کر مسلمانوں کو کافر قرار دیا اور نبوت یہاں تک پہنچی گئی کہ انہوں نے اپنے مخالفین کے خون اور مال و اسباب کو مباح جانا اور انہیں کافر و مشرک قرار دیا۔

بعینہ یہی حالت دور حاضر کے خارجیوں کی ہے کہ انہوں نے باطل تاویلوں اور بے بنیاد باتوں سے سرکارِ کریم ﷺ کی امت مسلمہ کو مشرک بنانے کی مذموم تحریک چلا رکھی ہے اور اپنے مکروہ عزائم کو پورا کیا جا رہا ہے۔ صرف یا رسول اللہ کہنے، بزرگوں کا ادب و احترام کرنے، حضرات پر حاضری دینے، اہل اللہ کی یاد منانے، جہزکات سے برکت حاصل کرنے، حصول فیض کے لیے بزرگانِ دین سے رابطہ استوار کرنے، اہل تقویٰ کے ہاتھوں کو پوس دینے اور سرورِ کائنات ﷺ کی نورانیت، اختیارات اور علم مبارک کو مان لینے پر شرک و کفر کے فتوؤں کی مشینیں گن گھول دی جاتی ہے اور انصاف و اعتدال کا ٹھون کرتے ہوئے اندھا دھند مسلمانوں پر گولے برسائے جاتے ہیں، ان کے اسواں اور خون کو مباح قرار دیا جاتا ہے۔

ظ..... اور اہل اسلام کے خلاف مزید گھٹاؤنی سازش کرتے ہوئے ان کے عقائد و نظریات کو بگاڑ کر پیش کیا جاتا ہے اور پھر اپنے باغ و بان کی بھڑاس نکالنے کے لیے یہاں تک کہہ دیا جاتا ہے کہ ”ایز جمل اور وہ مشرک میں برابر ہیں۔“

(تکوینۃ ایمان ص ۲۸، ۱۲۱ تا جیل ریلوی مکتبہ سلفیہ لاہور)

ظ..... دور حاضر کے خارجیوں کے امام، محمد بن عبدالوہاب مجددی نے لکھا: ا:

تم جان چکے ہو کہ لوگ اللہ کی ربوبیت کا اقرار کرنے کے باوجود اسلام میں

داخل نہیں ہوتے اور فرشتوں اور نبیوں سے شفاعت کا ارادہ کرنے سے اور ان کے توسل سے اللہ کا تقرب حاصل کرنے کی وجہ سے ان کو قتل کرنا اور ان کا مال لوٹنا حلال ہو گیا ہے۔ (کشف المشعات صفحہ ۹)

خ۔۔۔۔۔ سلیمان بن حمان مہدی نے لکھا ہے:

جو کوئی یا رسول اللہ (ﷺ) یا۔ یا اہل عباس یا۔ یا عبد اللہ بن علیؑ اور کسی بزرگ مخلوق کو پکارے یا اس کی رہائی دے۔۔۔۔۔ جو لوگ ایسا کریں وہ مشرک ہیں مشرک اکبر کے مرتکب ہیں۔۔۔۔۔ ایسے لوگوں کا خون بہانا جائز ہے۔ اور ان کے اسواں کا لوٹنا مباح ہے۔ (فتح بابیہ اردو ترجمہ الہدیۃ السنیہ صفحہ ۵۹، از اسماعیل فرطوی)

خ۔۔۔۔۔ شرک سازی کے جذبے کی پھیل کے لیے اپنا قدم آگے بڑھاتے ہوئے، ایسی فکر کو پس حاکم کیا جاتا ہے کہ غلیل احمد ایٹلکوی نے رشید احمد ننگوئی کی تائید و تصدیق کے ساتھ لکھا ہے کہ:

شیطان اور ملک الموت کے لیے پوری دنیا کا علم ماننا نص قطعی کے مطابق ہے اور رسول اللہ ﷺ کے لیے ایسا علم خاص نصوص کے خلاف بھی ہے اور شرک ہے، اس میں ایمان کا کوئی حصہ نہیں۔ ملاحظہ ہوا براہین قاطعہ صفحہ ۱۵۔

ان ظالموں نے اپنی خود ساعدت کو حید کو بچانے کی خاطر رسول اللہ ﷺ کی بات کو شریعت سمجھنے اور آپ کی بات سے منع پکڑنے کو بھی شرک سمجھ مارا۔ ملاحظہ ہوا فتویٰ الایمان صفحہ ۶۹ مع حاشیہ۔

ایمانداری سے سوچیے! جو بات شیطان کے حق میں ماننا اسلام تو حید اور ایمان کا حصہ ہے اور رسول اللہ ﷺ کے حق میں کفر و مشرک اور بے ایمانی کس طرح ہوگی؟

واصل شیطانی توحید کے بھی کارنامے ہیں، جب دل سے اللہ والوں کی عظمت ختم ہو جاتی ہے تو ہر طرف شرک ہی نظر آتا ہے، اور انسان اصل توحید سمجھنے سے غاری ہو جاتا ہے کیونکہ آنکھوں اور کانوں پر مہر اور دلوں پر پردے پڑ جاتے ہیں۔

اب آپ ہی بتائیے کیا اس سے بڑھ کر بھی مسلمانوں کے خلاف کوئی سازش ہو سکتی ہے؟ کیا یہ اس شرک خلق والے عقیدے غاری پارٹی کی طرف سے علم و جفا کاری کی انتہا نہیں؟ انہیں اپنی ان زبان ہرازیوں بلکہ بہتان طرازیوں اور افتراء پردازیوں کا حساب قیامت کے دن ضرور دینا پڑے گا۔

### اسماعیل دہلوی اور تکفیر مسلمین:

مولوی محمد اسماعیل دہلوی (الھوتی ۱۲۳۶ھ / ۱۸۳۱ء) نے ابن حبیہ حرانی (الھوتی ۲۸ھ / ۱۳۲۸ء) اور محمد بن عبدالوہاب مہدی (الھوتی ۱۲۰۶ھ) سے بھی چار قدم آگے بڑھ کر اس بے دودی سے مسلمانوں کی تکفیر کی کہ ساری امت محمدیہ کو مشرک و کافر بتانے میں ذرا برابر جھجک محسوس نہیں کی، چنانچہ اپنے مخصوص پردہ گرام کے تحت مسلمانوں کو مشرک ٹھہرانے کی بنیادیں رکھی تھیں:

”سنا چاہئے کہ شرک لوگوں میں بہت پھیل رہا ہے اور اصل توحید ناپاب لیکن اکثر لوگ شرک و توحید کے معنی نہیں سمجھتے۔ ایمان کا دعویٰ رکھتے ہیں حالانکہ شرک میں گرفتار ہیں۔“ (تقریبہ ایمان صفحہ ۲۵ مکتبہ سلفیہ لاہور)

موصوف نے چونکہ ایمان کا دعویٰ رکھنے والوں کو مشرک بتانا تھا، اسی لیے عوام کھڑے ہونے کو تیار کرنے کی خاطر یہ شلوف چھوڑ دیا کہ ”شرک لوگوں میں بہت پھیل رہا ہے اور اصل

توحیدِ ناپ۔

اب اپنے شریکات کی فہرست میں شروع کرتے ہیں:

”اکثر لوگ بیروں کو، پیغمبروں کو، اماموں کو، شہیدوں کو، فرشتوں کو، پریوں کو مشکل کے وقت پکارتے ہیں۔ ان سے مراد یہی مانگتے ہیں۔ ان کی فہمیں مانتے ہیں۔ حاجت برآنے کے لیے ان کی تذر نیاز کرتے ہیں۔ بلا کے نالے کے لیے اپنے بیٹوں کو ان کی طرف نسبت کرتے ہیں۔ کوئی اپنے بیٹے کا نام مہدائمی رکھتا ہے۔ کوئی علی بخش، کوئی حسین بخش، کوئی ہدیہ بخش، کوئی مدار بخش، کوئی سارا بخش، کوئی عظام علی الدین، کوئی عظام مصحح الدین۔ ان کے بیٹے کے لیے کوئی کسی کے نام کی چوٹی رکھتا ہے۔ کوئی کسی کے نام کی بدمی پہناتا ہے، کوئی کسی کے نام کے کپڑے پہناتا ہے۔ کوئی کسی کے نام کی بیڑی ڈالتا ہے۔ کوئی کسی کے نام کے جانور کرتا ہے۔ کوئی مشکل کے وقت دہائی دیتا ہے۔ کوئی اپنی باتوں میں کسی کے نام کی قسم کھاتا ہے۔ فرض جو کچھ ہندو اپنے جوں سے کرتے ہیں، وہ سب کچھ یہ جھوٹے مسلمان اخیایا جانور اولیاء سے، اماموں اور شہیدوں سے، فرشتوں اور پریوں سے کر گزرتے ہیں اور دعویٰ مسلمانانہ کا کیے جاتے ہیں۔ سبحان اللہ! یہ منہ اور یہ دعویٰ“۔ (تقریب الامان صفحہ ۲۵)

موصوف کے یہ شریکات یاد رکھیے اب دوسری فہرست ملاحظہ ہو:

”شرک کے معنی یہ ہیں کہ جو چیزیں اللہ نے اپنے واسطے خاص کی ہیں اور اپنے بندوں کے ذمہ نشان بندگی کے ٹھہرائے ہیں، وہ چیزیں اور کسی کے واسطے کرنی، جیسے سجدہ کرنا، اس کے نام کا جانور کرنا، اس کی منت ماننی، مشکل کے وقت پکارنا، ہر جگہ حاضر و ناظر سمجھنا اور قدرت تعریف کی ثابت کرنی، وہ ان باتوں سے شرک

ثابت ہو جاتا ہے۔ گو کہ ہمارے اللہ سے چھوٹی کچھ اور اسی کا مخلوق اور اسی کا بندہ۔“

(تقویۃ الایمان صلو ۲۸)

اب مولوی محمد اسماعیل دہلوی (المتوفی ۱۲۳۶ھ/۱۸۳۱ء) کے شریکات کی تیسری فہرست ملاحظہ ہو:

”جو کوئی کسی کا نام اٹھتے بیٹھتے لیا کرے دور و نزدیک سے پکارا کرے، بلا کے مقابلے میں اس کی دہائی دے اور دشمن پر اس کا نام لے کر بلا کرے، اس کے نام کا ختم پڑے یا فٹل کرے، یا اس کی صورت کا خیال پاندھے اور یوں کچھ کر جب میں اس کا نام لیتا ہوں زبان سے یا دل سے یا اس کی صورت کا یا اس کی قبر کا خیال پاندھتا ہوں تو وہیں اس کو خبر ہو جاتی ہے۔ اس سے میری کوئی بات چھپی نہیں رہ سکتی اور جو مجھ پر احوال گزرتے ہیں، جیسے بیماری اور تندرستی، کشائش اور تنگی، مرنا اور جینا، غم اور خوشی، سب کی ہر وقت اسے خبر ہے۔ جو بات میرے منہ سے نکلتی ہے وہ سب سن لیتا ہے اور جو خیال وہم میرے دل میں گزرتا ہے وہ سب سے واقف ہے۔ سوالن باتوں سے مشرک ہو جاتا ہے۔“ (تقویۃ الایمان صلو ۳۰)

موصوف کے بتائے ہوئے مشرکوں میں متعدد چار ذیل امور کے قائلوں کا بھی شمار کر لیا جائے:

”جو کوئی کسی اور کو ایسا تعریف ثابت کرے، اس سے مراد مانگے، اس توقع پر نذر نیا کرے، اس کی بخشش مانے۔ مصیبت کے وقت اس کو پکارے، سو مشرک ہو جاتا ہے۔“ (تقویۃ الایمان صلو ۳۱)

موصوف کے اصطلاحی مشرکوں کی فہرست تو کافی طویل ہے۔ لہذا اسی فہرست میں مزید



اضافہ ہیں مگنی کیا ہے:

”مہینے کام تقسیم کے اللہ نے اپنے لیے خاص کیے ہیں کہ ان کو عبادت کہتے ہیں۔ جیسے سجدہ اور رکوع اور ہاتھ بائیں کرکھڑے ہونا، اس کے نام پر مال خرچ کرنا، اس کے نام کا روزہ رکھنا، اس کے گھر کی طرف دھڑ دھڑ سے قصد کر کے سفر کرنا، اور ایسی صورت بنا کر چلنا کہ ہر کوئی جان لے یہ لوگ اس کے گھر کی زیارت کو جاتے ہیں اور رستے میں اس مالک کا نام پکارتا، نام مشغول ہاتھیں کرنے سے اور فکر سے بچتا، اور اسی قید سے جا کر طواف کرتا، اس کے گھر کی طرف سجدہ کرتا، اس کی طرف جانور لے جانے، وہاں مقیم ماننی، اس پر خلاف ڈالنا، اس کی چمکتے آگے کھڑے ہو کر دعا مانگنی، اہمیا کرنی اور دین دنیا کی مرادیں مانگنی، ایک پتھر کو بوسہ دینا، اس کی دیوار سے اپنا منہ اور چھاتی ملنی، اس کا خلاف پکڑ کر دعا کرنی، اس کے گرد روشنی کرنی، اس کا ہمارے بن کر اس کی خدمت میں مشغول رہنا۔ جیسے جہاز و دینی، روشنی کرنی، مارش بچانا، پانی پلانا، وضو غسل کا لوگوں کے لیے سامان درست کرنا، اس کے کنویں کے پانی کو تھک بھگ کر چھنا، بدن پر ڈالنا، آپس میں باغیانہ گفتگوں کے واسطے لے جانا، رخصت ہوتے وقت اٹنے پاؤں چلنا، اس کے گرد پیش کے بھگل کا ادب کرنا یعنی وہاں ٹکار نہ کرنا، اور سخت نہ کا ڈالنا، گھاس نہ اکھاڑنا، مویشی نہ چگانا۔ یہ سب کام اللہ نے اپنی عبادت کے لیے اپنے بندوں کو بتائے ہیں۔

پھر جو کوئی کسی بزرگ عالم کو یا بھوت پرئی کو یا کسی کی مہنی یا جھوٹی قبر کو یا کسی کے حقان کو یا کسی کے چلے کو یا کسی کے مکان کو، یا کسی کے تبرک یا نشان یا تابوت کو، سجدہ کرے، یا رکوع کرے، یا اس کے نام کا روزہ رکھے، یا ہاتھ بائیں کرکھڑا ہو، یا جانور

چڑھائے، یا ایسے مکان میں دور دور سے قصد کر کے جائے، یا وہاں روشنی کرے، خلاف  
ڈالے، چادر چڑھائے، ان کے نام کی چھری کرے، ان کی قبر کو بوسہ دے، سویرا چل  
جھے، اس پر شامیانہ کھڑا کرے، چھکٹ کو بوسہ دے، ہاتھ بائیں کر لٹکا کرے، سویرا مانگے  
، بھادور بن کر بیٹھ رہے، درخواست ہوتے وقت اٹنے پاؤں چلے وہاں کے گرد و پیش جنگل کا  
ادب کرے، دوسری قسم کی باتیں کرے، سو اس پر شرک ثابت ہوتا ہے۔

(تقریب الامان صفحہ ۳۱، ۳۲)

دہلوی صاحب کے شکریات کا وہ یا اپنی پوری خفیاہوں پر تھا، لہذا قصداً کہاں؟ وہایت کی  
گنجائش میں جتنا کہاں؟ کارکن ابھی نہ آسکتا تھا۔ مسلمانوں کو شرک بتانے کی دہلوی  
صاحب نے جو فہرست چار کی اس میں یہ بھی شامل ہے:

”جو کوئی کسانبیاء اولیاء کی، اماموں، شہیدوں کی، بھوت پری کی اس قسم کی  
تعظیم کرے، جیسا آڑے کام پر ان کی تذمرانے، مشکل کے وقت ان کو پکارے،، ہم  
اللہ کی جگہ ان کا نام لے، جب اولاد ہو، ان کی تذریاز کرے، اپنی اولاد کا  
نام، عبد اللہ، امام بخش، میر بخش، رکھے۔ کھیت اور باغ میں ان کا صلہ لگائے۔ جو کھیتی  
ہاڑی سے آئے پہلے ان کی نیاز کرے، جب اپنے کام میں لائے سوچن اور ریوڑ میں  
سے ان کے نام کے جانور خیمہ رائے، پھر ان جانوروں کا ادب کرے، پانی دالنے پر سے  
نہ ہائے۔ گھڑی بھر سے نہ مارے۔ کھانے، پینے، پینے میں رسول کی سہ پکڑے کہ  
فلانے لوگوں کو چاہئے، ملا نا کھانا کھا میں، ملا نا کھانا کھا میں، حضرت بی بی کی صبح مرد  
نکھا میں، لونڈی نہ کھائے، جس عورت نے دوسرا صم کیا ہو وہ نہ کھائے، شاہ عبدالحق کا  
توشہ حق پینے والا نہ کھائے، برائی اور بھلائی جو دنیا میں بخش آتی ہے اس کو ان کی طرف

نسبت کرے کہ فلاں ان کی پہنکار میں آکر دیوانہ ہو گیا۔ فلاں نے کو انہوں نے مانعاً تو  
 حجاج ہو گیا فلاں نے کو لوازا۔ تو اس کو قلعہ و اقبال مل گیا، قلعہ فلاں نے سارے کے سبب سے  
 پڑا۔ فلاں کا کام جو فلاں نے دن شروع کیا تھا یا فلاں کی سماعت میں سوچا رہا تھا، یا یوں کہے کہ  
 اللہ و رسولؐ چاہے گا تو میں آؤں گا، یا پھر چاہے گا تو یہ بات ہو جائے گی، یا اس کے مجلس  
 بولنے میں یا ”معبود“، ”دانا“، ”بے پردہ“، ”خداوند خدا بیگناں“، ”مالک الملک“،  
 ”شہنشاہ“ بولے یا جب حاجت قسم کھانے کی پڑے تو ”خیر“ کی یا علیؑ کی، یا امام کی، یا  
 پھر کی، یا ان کی قبروں کی قسم کھائے۔ سو ان سب باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے۔

(تقریبہ الامان صفحہ ۳۲ تا ۳۳)

اب ذرا مسجدِ قطیفی کے بارے میں آجیاب کی ”تحقیق اثنی“ ملاحظہ فرمائی جائے۔  
 چنانچہ لکھتے ہیں:

”اس آیت (۳۱/۳) سے معلوم ہوا کہ ہمارے دین میں یوں ہی فرمایا  
 ہے۔ سجدہ کرنا حق خالق ہی کا ہے سو کسی مخلوق کو نہ کیا جائے کہ حقوق ہونے میں چاند اور  
 سورج، نبی اور ولی برابر ہیں۔ جو کوئی یہ بات کہے کہ اگلے دینوں میں کسی کسی مخلوق کو بھی  
 سجدہ کرتے تھے۔ جیسے فرشتوں نے حضرت آدمؑ کو کیا اور یعقوبؑ نے حضرت یوسفؑ کو تو  
 ہم بھی اگر کسی بزرگ کو کر لیں تو کچھ مضائقہ نہیں۔ سو یہ بات غلط ہے۔ آدمؑ کے وقت کے  
 لوگ اپنی بیہوشی سے ظلم کر لیتے تھے۔ چاہئے یہ لوگ ایسی ایسی جہتیں لانے والے اپنی  
 بیہوشی سے ظلم کر لیں۔ اصل بات یہی ہے کہ بندے کو اللہ کا حکم ماننا چاہئے جب اس  
 نے جو حکم فرمایا اس کو جان و دل سے قبول کر لینا چاہئے اور جہت نہ نکالے کہ اگلے لوگوں  
 پر تو یہ حکم نہ تھا ہم پر کیوں ہوا؟ ایسی جہتیں لانے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے۔“ (تقریبہ

(ایمان صفحہ ۶۵)

بزرگوں کے سامنے ادب سے کھڑا ہونا بھی شرک ہے، لیجیے موصوف کی ربانی ملاحظہ فرمائیے:

”اس آیت (۱۶/۷۲) سے معلوم ہوا کہ ادب سے کھڑا ہونا، اس کو بچا کرنا اور اس کا نام بیٹا نہیں کاموں میں سے ہے کہ اللہ صاحب نے خاص اپنی تعظیم کے لیے ظہرائے ہیں۔ اور کسی سے یہ معاملہ کرنا شرک ہے۔“ (تقریب ایمان صفحہ ۶۵)

دہلوی صاحب اپنے اصطلاحی مشرکوں کی فہرست پیش کرتے ہوئے آگے ہیں وضاحت فرماتے ہیں:

”اس قسم کے کام کسی اور کی تعظیم کے لیے نہ کیا جائیں کسی کی قبر یا محلے پر یا کسی کے تھان پر دور دور سے قصد کرنا سفر کی رنج و تکلیف اٹھا کر محلے کیلے ہو کر وہاں پہنچنا وہاں جا کر جانور چڑھانے مٹین پوری کرنی، کسی قبر یا مکان کا طواف کرنا، اس کے گرد پیش کے جنگل کا ادب کرنا یعنی وہاں شکار نہ کرنا، اور خست نہ کاٹنا، گھاس نہ اکھاڑنا اور اس قسم کے کام کرنے اور ان سے کچھ دین دینا کے قاعدہ کی توقع رکھنا، یہ سب شرک کی باتیں ہیں۔ ان سے بچنا چاہئے۔“ (تقریب ایمان صفحہ ۶۷)

اسی سلسلہ شریکات وہابیہ کی آخری عبارت پیش خدمت ہے، اس کے شریکات عجیب سے عجیب ترقی:

”اس آیت (۱۳۵/۶) سے معلوم ہوا کہ جانور کسی مخلوق کے نام کا نہ ظہرائے اور وہ جانور حرام اور نا پاک۔ اس آیت میں کچھ اس بات کا ذکر نہیں کہ اس جانور کے ذبح کرنے کے وقت کسی مخلوق کا نام لیجئے جب حرام ہو۔ بلکہ اتنی ہی بات کا

ذکر ہے کہ کسی مخلوق کے نام پر جہاں کوئی جانور مشہور کیا کہ یہ گائے سید احمد کھیری ہے یا یہ بکرا شیخ سعد کا ہے، سو وہ حرام ہو جاتا ہے، بکرا کوئی جانور ہو مرنے یا اونٹ کسی مخلوق کے نام کر دیجیے، ولی کا یا نبی کا، باپ کا یا دارے کا، بھوت کا یا پری کا، وہ سب حرام ہے اور ناپاک، اور کرنے والے پر شرک ثابت ہو جاتا ہے۔“ (تقویۃ الایمان ص ۷۷)

مناسب نظر آتا ہے کہ مولوی محمد اسماعیل دہلوی (المتوفی ۱۲۳۶ھ / ۱۸۳۱ء) نے جن جن کاموں کے کرنے والوں کو مشرک بتایا ان کی مذکورہ مہارات کی روشنی میں ایک فہرست پیش کر دی جائے جو اس طرح بنتی ہے:

۱۔۔۔ جس نے مشکل کے وقت کسی نبی یا ولی کو پکارا تو مشرک۔

۲۔۔۔ ان کی ختمیں مانگیں تو مشرک۔

۳۔۔۔ ان کی تہذیب و پیار دی تو مشرک۔

۴۔۔۔ چاٹنے کے لیے اپنے کسی بچے کو ان کی طرف منسوب کیا تو مشرک۔

۵۔۔۔ اپنے کسی بچے کا نام عبدالنبی، علی بخش، حسین بخش، بدر بخش، سدار بخش یا غلام محی الدین وغیرہ رکھا تو مشرک۔

۶۔۔۔ کسی بزرگ کے نام کے غریبوں کو کپڑے پہنائے، کھانا کھلایا تو مشرک۔

۷۔۔۔ کسی بزرگ کے نام کا جانور ذبح کیا تو مشرک۔

۸۔۔۔ کسی بزرگ کے نام کی قسم کھائی تو مشرک۔

۹۔۔۔ کسی کو سجدہ قہطیسی کیا تو مشرک۔

۱۰۔۔۔ کسی کو اللہ کا بندہ سمجھ کر کھائے یا پانی حاضر و ناظر سمجھا تو مشرک۔

۱۱۔۔۔ کسی بزرگ کو خدا کی عطا سے تعریف کی قدرت مانی، جب بھی مشرک۔

۱۲..... اٹھتے بیٹھے وقت کسی کا نام لیا جیسے کل یا آج دھکا دود کرنا ہے تو مشرک۔

۱۳..... دوسرے کسی بزرگ کو پکارا تو مشرک۔

۱۴..... خود یک سے کسی بزرگ کو پکارا تب بھی مشرک۔

۱۵..... مصیبت کے وقت کسی بزرگ کی رہائی دی تو مشرک۔

۱۶..... کسی بزرگ کا نام لے کر دشمن پر ہتھ کیا، جیسے عموماً مجاہدین یا علی کہہ کر حملہ کرتے ہیں تو مشرک۔

۱۷..... کسی بزرگ کے نام کا ختم پڑھا، جیسا کہ تمام سال میں صد ہا سال سے مروج ہے تو مشرک۔

۱۸..... اپنے بھائی یا کسی بزرگ کا شغل کیا، جیسا کہ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی مرہٹہ کی قدس سرہ نے خاص طور پر تعلیم دی ہے تو مشرک۔

۱۹..... کسی بزرگ کی صحبت کا خیال کیا تو مشرک۔

۲۰..... کسی بزرگ کو اپنے حالات سے خبردار مانا، جیسے کہ مولوی رشید احمد گنگوہی (الہوتی ۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء) نے بیروں کی شان بتائی ہے تو مشرک۔

۲۱..... جو کسی بزرگ کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہوا تو مشرک۔

۲۲..... جس نے کسی بزرگ کے نام پر مال خرچ کیا وہ مشرک۔

۲۳..... جو کسی بزرگ کے گھر کی طرف سفر کر کے گیا تو مشرک۔

۲۴..... جو کسی بزرگ کی طرف جاتے ہوئے یا مقبول ہاتھ کرتے ہوئے نہ گیا وہ مشرک۔

۲۵..... جو بزرگ کی طرف جاتے وقت شکار کرتا ہوا نہ گیا وہ مشرک۔

۲۶..... کسی بزرگ کے لیے ہانور لے گیا تو مشرک۔

۲۷..... کسی بزرگ کے حرار پر چادر ڈالی تو مشرک ہو گیا کیونکہ چادر تو دہلوی صاحب کے خدا کے حرار پر ڈالنی چاہئے تھی۔

۲۸..... کسی بزرگ کے آستانے پر جا کر خدا سے دعا مانگی تو مشرک۔

۲۹..... کس کے حرار پر جا کر اللہ تعالیٰ سے دین و دنیا کی مرادیں مانگیں تو مشرک۔

۳۰..... کسی بزرگ کے آستانے کی کسی دیوار سے اپنا منہ لگایا بھاتی ملی تو مشرک۔

۳۱..... کسی بزرگ کے حرار کا قلاف پکڑ کر خدا سے دعا مانگی تو مشرک۔

۳۲..... کسی حرار پر دوشنی کی تو مشرک۔

۳۳..... جس نے کسی حرار کے پاس فرش بچھایا تو مشرک۔

۳۴..... جس نے حرار کا ہمار بن کر کسی کو پانی پلایا تو مشرک۔

۳۵..... جس نے حرار پر آنے والوں کی خاطر وضو غسل کے پانی کا خیال رکھا تو مشرک۔

۳۶..... جس نے حرار کا خدمت گار بن کر وہاں جھاڑ دی، وہ مشرک۔

۳۷..... جس نے کسی بزرگ کے کونہ کے پانی کو برکت والا سمجھا تو مشرک۔

۳۸..... وہ پانی بدن پر ڈالا تو مشرک۔

۳۹..... اسے آپس میں بانٹا تو مشرک۔

۴۰..... اسے ٹانگوں کے واسطے لے گیا تو مشرک۔

۴۱..... کسی بزرگ یا حرار سے لوٹتے وقت اگر اس کی طرف پیچھنکی تو مشرک۔

۴۲..... کسی بزرگ کے گرد و پیش کے جنگل کا ادب کیا تو مشرک۔ جیسا کہ انور نے

اجادیت مسلمان مدینہ طیبہ اور اس کے گرد و پیش کو حرم مانتے اور ان مقامات کا ادب کرتے ہیں، ایسا ادب کرنے والے موصوف کے نزدیک سب مشرک۔

۴۳۔۔۔ وہاں شکار نہ کیا تو مشرک۔

۴۴۔۔۔ وہاں کے درخت نہ کاٹے تو مشرک۔

۴۵۔۔۔ وہاں کی گھاس نہ اکھاڑی تو مشرک۔

۴۶۔۔۔ وہاں مویشی نہ چگائے تو مشرک۔

۴۷۔۔۔ کسی بزرگ کی قبر کو بوسہ دیا تو مشرک۔

۴۸۔۔۔ سورج چل جھلا تو مشرک، کیونکہ یہ کام بھی موصوف کے خدا نے اپنے لیے خاص کیا ہوا ہے کہ اسی پر سورج چل جھلا جائے۔

۴۹۔۔۔ کسی بزرگ کے حزار پر شامیانہ کھڑا کر دیا کہ آئے والوں کو دھوپ کی تکلیف نہ ہو تو مشرک، کیونکہ یہ کام بھی موصوف کے خدا نے اپنے ساتھ خاص کیا ہوا ہے۔

۵۰۔۔۔ جس نے کعبہ یا بارگ میں کسی بزرگ کا ازراہ حقیدت و خدمت حصہ نہ لیا، وہ مشرک۔

۵۱۔۔۔ بھتیجی بازی میں سے جو حصہ آئے اس میں سے پہلے کچھ کسی بزرگ کی تذکرہ دیا تو مشرک۔

۵۲۔۔۔ دھن اور یوڑ میں سے ان کے نام کا جانور غنیمت اور یا تو مشرک۔

۵۳۔۔۔ ایسے جانور کا کوئی ادب لحاظ نہ کیا تو مشرک۔

۵۴۔۔۔ اس جانور کو پانی پینے سے منع نہ کیا تو مشرک۔

۵۵۔۔۔ اگر اس جانور کو کلزی یا ہاتھ سے نہ مارا تو مشرک۔

۵۶۔۔۔ کھانے پینے میں رسم و رواج کی سہ چکڑی تو مشرک۔



۵۷..... اگر کھانے یا پہننے پر کسی قسم کی مصلحت بھی پابندی عائد کی تو مشرک۔

۵۸..... اگر بی بی کی صلیب کا کھانا، شاہ ولی اللہ و شاہ عبدالغفور اور ان کے سارے خانوادے کی طرح مردوں کو نہ کھلایا تو مشرک۔

۵۹..... بچی کھانا اگر دوسرا خاوند کرنے والی عورت کو نہ کھلایا تو مشرک۔

۶۰..... شاہ عبدالغفور کا تو حرام حلقہ پہنے والے کو نہ کھلایا تو مشرک۔

۶۱..... اگر کسی نے یہ کہا یہ آدمی فلاں بزرگ کی گستاخی کرنے کی وجہ سے دیوانہ ہوا ہے تو ایسا کہنے والا مشرک۔

۶۲..... اگر کسی کی حجامی کا سبب اس کا بزرگوں کی ہار گاہ میں گستاخ ہونا پتا یا تو مشرک۔

۶۳..... اگر کہے کہ فلاں شخص کو کسی دلی یا نبی نے نوازا تھا تو ایسا کہنے والا مشرک۔

۶۴..... کسی ساعت کو بغض مانا تو مشرک۔

۶۵..... اگر کہا کہ اللہ و رسول چاہے گا تو میں آؤں گا، یا فلاں کام کر سکوں گا تو ایسا کہنے والا بھی مشرک۔

۶۶..... اگر خدا کے سوا کسی کو ناسا کہا تو مشرک۔

۶۷..... اگر خدا کے سوا کسی کو بے پروا کہہ دیا، تب بھی مشرک۔

۶۸..... اگر کسی انسان کو شہنشاہ کہہ دیا تو مشرک۔

۶۹..... کسی بزرگ کے نام کی قسم کھائی تو مشرک۔

۷۰..... اگر مسجد قطیفی کو مشرک نہ سمجھا تو اس کے خلاف قرآن و حدیث سے دلائل پیش کرنے کا تو کافر۔

۷۱..... اگر کسی بزرگ کے سامنے بے ادبی کے اعداد میں کھڑا نہ ہوا تو مشرک۔

- ۷۲..... اگر کسی بزرگ کے پاس ملے کچلے کپڑوں سے پہنچا تو مشرک۔
- ۷۳..... اگر کوئی کہے کہ یہ گائے سید احمد کبیر کی ہے تو مشرک۔
- ۷۴..... کہے کہ یہ کراچی سودا کا ہے تو مشرک۔
- ۷۵..... اگر کہہ دیا کہ یہ مرفی میری بیوی کی ہے تو مشرک۔
- ۷۶..... کہہ بیٹھا کہ یہ اونٹ میرے بڑے کا ہے تو مشرک۔
- ۷۷..... کہہ دیا کہ یہ بھیڑ میرے والد محترم کی ہے تو مشرک۔
- ۷۸..... اگر کہا کہ یہ بھینس میرے دادا جان کی ہے تو مشرک۔
- ۷۹..... جو حرمت کے لیے بوقت ذبح غیر خدا کا نام لہنا مراد لے، وہ مشرک۔
- ۸۰..... جو ایسے جانور کا گوشت کھانا حرام اور ناپاک تسلیم نہ کرے، وہ مشرک۔
- لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

آہ عالم حج حقیقت جتنے سلینے فرق ہوئے

اکڑ اپنی موج میں ڈوبے اہلوقاص سے گھرائے کم

قارئین کرام ایہ قاضی احمد اسماعیل دہلوی (المتوفی ۱۳۳۶ھ/ ۱۸۳۱ء) کا ایک سوچے سمجھے اور نیکے سکھائے منصوبے کے تحت مسلمانوں کو کافر و مشرک ٹھہرانے کا ذہانی بیج فریق۔

اس فہرست کو سامنے رکھیے، فقویۃ الایمان سے مطابقت کر کے سوچئے اگر تعلیمات قرآن و حدیث اور تصانیف علمائے دین پر نظر ہے تو بتائیے کیا موصوف کے اس خانہ ساز مشرک سے امت محمدیہ کا کوئی ایک فرد بھی بچ سکا ہے؟ بات دہا صل یہ تھی کہ موصوف

نے محمد بن مہدالوہاب (المتوفی ۱۲۰۶ھ) کی طرح مسلمانوں کو کافر و مشرک ٹھہرا کر اپنے غارتگی ہونے کا عملی ثبوت بھی پیش کرنا تھا۔ مسلمانوں سے قتل و لالہ کر کے اپنی ہوی ملک گیری کو تحسین دینی تھی۔ (انتقاس از: برطانوی مظالم کی کہانی علامہ مہدالحکیم اختر شاہ جہانپوری کی رہائی صفحہ ۷۳۳ تا ۳۵۸)

## مشرکین کی وکالت:

یہ لوگ اپنی سرکشی میں یہاں تک آگے نکل گئے ہیں کہ مسلمانوں کو مشرک بناتے بناتے جو لوگ واقعی کافر و مشرک ہیں ان کی صفائی دے کر ان کے ساتھ اپنے قلمی تعلق کا اعہاد کر رہے ہیں، مثلاً:

- ۱۔۔۔۔۔ صادق یا لکھنوی نے لکھا ہے: مسلمان کفر کو مشرک کرتے ہیں، اور بعض تو اشراک باللہ میں مشرکین مکہ کے کان کھڑے لیتے ہیں۔ (انوار التوحید صفحہ ۷۷)
- ۲۔۔۔۔۔ عطاء اللہ صاحب نے لکھا ہے:

اور اس (مشرکین عرب کے شرک) سے بھی بڑھ کر شرک آج لوگوں میں پایا جاتا ہے۔ (حاشیہ قرآنیہ علیٰ الموعودین مترجم صفحہ ۷۳)

۳۔۔۔۔۔ نور حسین گر جاکھی نے مسلمانوں پر یہ جان باعدھا ہے کہ:

آج کل مسلمان کہلانے والے تو اپنے بزرگوں کو مستقل بالذات خدائی اختیارات کے مالک سمجھ بیٹھے ہیں۔ (التوحید صفحہ ۴۳، از خالد گر جاکھی)

یہ جھوٹ، دیکھو اس، اختر اب اور شیطنیت ہے کیونکہ کوئی مسلمان ایسا گناہ عقیدہ نہیں رکھتا۔ لیکن اس شخص پر خدا کی طرف سے پہنکار یوں پڑی ہے کہ مسلمانوں کے مقابلے میں

شرکوں کی صفائی دینے کا..... لکھا ہے: مشرکین کے مستقل ہالذات اختیار سمجھ کر بزرگوں کو نہیں پوجتے تھے۔ (ایضاً صفحہ ۴۲)

مشرکین ”توں“ کو پوجتے تھے لیکن اس بدعت نے ”بزرگوں“ کا جملہ گھ کر بزرگان دین کی توہین کی ہے۔ معاذ اللہ

۴..... سرفراز گلکھڑوی دیوبندی نے مشرکین کی دکالت کا حق ادا کرتے ہوئے لکھا ہے: آج کل کے کلر گو مشرکین کے دھرب کو بھی چند قدم پیچھے چھوڑ کر ان پر بھی بہت لے گئے ہیں۔ (گلدستہ توحید صفحہ ۱۴)

۵..... مجددیں، مہدیاں، مسعودیں اور دوج بندہ یوں کے امام محمد بن عبدالوہاب مجددی نے بھی مشرکین کی اس طرح دکالت کی ہے فاعلم ان شرک الاولین اخف من شرک اہل زماننا۔ (کشف المشکات صفحہ ۷۱)

ترجمہ: پہلے مشرکین کا شرک ہمارے زمانہ کے مشرکین سے ہلکا تھا۔ ان لوگوں کی سازشوں اور بے اعتدالیوں کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم شرک اور اس کی حقیقت سے آگاہ ہوں، تاکہ ان کے مکر و طریب کا رد و ابطال کر سکیں۔ اور اپنی اور دیگر مسلمانوں کے ایمان اور عشق و محبت کا دفاع کر سکیں۔

لہذا ہم سب سے پہلے قرآن وحدیث سے شرک کی مذمت، اسلامی تعلیمات کی روشنی میں شرک کا معنی ومنہوم اور اس کی اقسام بیان کریں گے، اس کے علاوہ اشتراک نقلی کی وضاحت اور پھر ان امور کا ذکر کریں گے جنہیں مخالفین نے اپنی جہالت و کم عقلی یا سفاہت و لاشعوری کی بناء پر شرک خیال کر دکھا ہے، جبکہ اسلامی اصولوں کے تحت وہ ہرگز ہرگز شرک نہیں ہیں۔ اور آخر میں ہر عام و خاص پر یہ واضح کر دیں گے کہ مسلمانوں کو

شرک بنانے والے یہ غیر مقلد واپلی اور دوج بندی لوگ خود بہت بڑے شرک ہیں لیکن اپنی شریکات پر پردہ ڈالنے کے لیے شرک شرک کا شور مچا رکھا ہے۔

اور یہ بات ہم ان کی مسلمہ کتب سے پیش کریں گے جس سے ہر منصف حجاج شخص جان لے گا کہ ان لوگوں نے دوسروں پر شرک کا الزام عائد کرنے کے لیے جو خود سائنس معیار قائم کر رکھا ہے اس کی روشنی میں یہ لوگ اپنے نامہ اعمال کے آئینے میں خود کتنے بڑے شرک ہیں۔

ہم نے مخالفین کی کتابوں سے بڑی محنت کے ساتھ تصویر کے دونوں رخ دکھا دیئے ہیں ہمیں امید ہے کہ اہل انصاف کے پاس اس کاوش کو سراہا جائے گا اور سادہ لوح عوام کے خلاف چلائی گئی مخالفین کی ”شرک سازی کی تحریک“ کی حقیقت بھی چھپی نہیں رہے گی اگر مخالفین بھی اس تحریر کو غور و فکر کے ساتھ پڑھیں تو شاید انہیں بھی راہ ہدایت مل جائے ورنہ اہلسنت کے لیے یہ کاوش سنی مسلمانوں کو شرک کہنے والے منہ پھٹ اور زبان دھار دہانوں کے منہوں کو لگا مہینے کے لیے کافی ہے۔ واللہ العباد یوالعولق

## شرک اور اس کی حقیقت

شرک بہت بڑا جرم ہے، کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا ہے، شرک کرنے والے کی بخشش نہیں ہوتی وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ اس پر قرآن وحدیث کے بے شمار دلائل موجود ہیں۔

دور حاضر میں مسلمانوں کو شرک بنانے کی ایک سوچی سمجھی تحریک پورے زوروں پر ہے

جو اہل اسلام کے ہاتھ اسور کو بھی اپنی شرک ساز نگاہ سے دیکھتے ہیں اور سادہ لوح مسلمانوں کو مشرک بنا دیتے ہیں، منظورِ قرآن میں قرآن و حدیث کی روشنی میں ایک تحقیق قیاسی خدمت ہے۔۔۔ اسے پڑھیں، سمجھیں اور سادہ لوح عوام کو مشرک بنانے والوں کی حقیقت کا اعتراف لگائیں!

## شرک کی مذمت:

قرآن و حدیث میں جگہ جگہ شرک کی مذمت کی گئی ہے۔

ظ... ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ان الشرک لظلم عظیم... الآية (لقمانہ ۱۳)

ترجمہ: بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے۔

ظ... مزید ارشادِ فرمایا: ان لا یغفر ان یشرک بہو یغفر ما دون ذلک لمن یشاء

یومن یشرک بہا لله فقد افترى ایثما عظیماً... الآية (النساء ۴۸)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ اس چیز کو نہیں معاف کرتا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور

جو اس کے علاوہ ہو اس کو جس کے لیے چاہتا ہے بخش دیتا ہے۔ اور جس نے اللہ کے

ساتھ شرک کیا تو تحقیق اس نے بہت بڑے گناہ کا یہتان پاندھا۔

ظ... مزید ارشادِ فرمایا: ان لا یغفر ان یشرک بہو یغفر ما دون ذلک لمن یشاء

یومن یشرک بہا لله فقد ضلّلاً بعیداً... الآية (النساء ۱۱۶)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ اس چیز کو نہیں معاف کرتا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور

جو اس کے علاوہ ہو اس کو جس کے لیے چاہتا ہے بخش دیتا ہے۔ اور جس نے اللہ کے

ساتھ شرک کیا تو وہ بہت دور کی گمراہی میں پڑ گیا۔

ظ... مزید فرمایا: اِنَّهُ مِنْ بَشَرٍ كَمَا قَالَ اللهُ فَقَدْ حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ... الآية (المائدہ، ۷۲)

ترجمہ: بلاشبہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک ٹھہرائے اس پر اللہ تعالیٰ نے جنت کو حرام کر دیا اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔

ظ... حضرت ابو بکر ؓ بیان کرتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے فقال الا انيترككم يا كبر الكبار ثلاثا الا شرا كبرها الله... الحديث (مسلم جلد ۱ صفحہ ۶۴)  
آپ ﷺ نے تین بار ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں کبیرہ گناہوں میں سے سب سے بڑے گناہ کی خبر دوں؟ (وہ) اللہ کے ساتھ کسی کو شرک کرنا ہے۔

ظ... حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے:

قال رسول الله ﷺ الكبار الا شرا كبرها الله... الحديث (مشکوٰۃ صفحہ ۱۸)  
رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کبیرہ گناہوں میں (پہلا گناہ) شرک کرنا ہے۔  
ظ... حدیث پاک میں ہے:

لا تشرک بما لله وان قُتِلَتْ ذُرِّيَّتُكَ... الحديث (مشکوٰۃ صفحہ ۱۸)  
اللہ کے ساتھ شرک نہ کر اگرچہ تجھے قتل کر دیا جائے اور جلا دیا جائے۔  
ظ... جبکہ ایک روایت کا یہ مضمون ہے:

اللہ کے ساتھ شرک نہ کر اگرچہ تجھے کاٹ (قتل کر) دیا جائے یا تجھے جلا دیا جائے۔ (ابن ماجہ صفحہ ۳۰۱)





اور ہمیشہ تک رہے گا۔ اس کی اولاد نہیں، بیوی نہیں، ماں باپ، خاندان، قبیلہ اور وطن نہیں۔ وہ نسل، نسب اور برادری سے پاک ہے۔ وہ کسی کا محتاج نہیں، اس نے سب کو پیدا کیا ہے، لیکن اسے کسی نے پیدا نہیں کیا۔ اسے خیر و شر، اور موت نہیں آتی، وہ بھول چوک، جھگڑ، جھل و غیرہ سے پاک ہے۔

اب اسی طرح کسی اور کی ذات تسلیم کی جائے اور یہ باتیں اس میں مانی جائیں تو یہ شرک فی الذات ہوگا۔

الحمد للہ! کوئی عام مسلمان بھی یہ باتیں باقی مخلوق تو رہی ایک طرف، رسول اکرم ﷺ کی ذات مبارک میں بھی نہیں مانتا۔ ہمارے نزدیک ساری مخلوق سمیت آپ ﷺ بھی ممکن الوجود اور حادث ہیں، آپ اللہ تعالیٰ کے محتاج اور انسانی و بشری اوصاف سے متصف تھے، گود و مروجوں سے انتہائی شان کے ساتھ ہی آئی۔

## شرک فی الصفات:

اللہ تعالیٰ کی صفات میں شرک کرنا، مطلب یہ ہے کہ اللہ کی صفات جیسی صفتیں کسی اور میں تسلیم کرنا، اللہ کی صفات کیسی ہیں؟

ازلی، ابدی، مستقل، غیر فانی، اسے وہ صفات کسی نے عطا نہیں کیں اور نہ ہی وہ ان صفات میں کسی کا محتاج ہے۔ یہ عقیدہ کسی اور کے مطلق رکھنا شرک فی الصفات ہے۔

الحمد للہ! ہم مسلمان اس شرک سے بھی بچے ہیں، ہمارے نزدیک خود رسول اللہ ﷺ کی

صفات بھی حادث اور غیر مستقل ہیں، اللہ کی عطا کی ہوئیں، اور آپ ان صفات میں اللہ کے محتاج ہیں، آپ اپنی صفات میں بھی دوسرے لوگوں سے محتاج ہیں۔  
ان دونوں قسموں کی تردید کے لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ليس كم شئله شئ... الآية (الشورى ۱۱)

ترجمہ: اس بھی کوئی چیز نہیں۔ شذات میں اور نہ ہی صفات میں۔

..... مزید فرمایا: قل هو الله احد، الله الصمد، لم يلد ولم يولد، ولم يكن له كفواً احدہ (الاخلاص)

ترجمہ: اعلان کر دیں، وہ اللہ ایک ہے، وہ بے نیاز ہے، نہ اس نے کسی کو جنم اور نہ ہی اسے کسی نے جنم دیا اور نہ ہی اس کا کوئی ہمر ہے۔

## شُرک فی العبادۃ:

اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو عبادت کے لائق قرار دینا، کیونکہ عبادت کے لائق فقط اللہ تعالیٰ ہی ہے، مخلوق میں سے کسی نبی، ولی، بزرگ کو بھی عشاء رسول اکرم ﷺ ہی کیوں نہ ہوں عبادت کے مستحق سمجھنا شرک فی العبادۃ کہلاتا ہے۔

الحمد للہ! مسلمان صرف اللہ کی عبادت کرتے ہیں کسی نبی، ولی، فرشتے اور جن وغیرہ کی عبادت نہیں کرتے، مسلمان آج بھی یہی کہہ پڑھتے ہیں لا الہ الا اللہ۔  
شرک کی اس قسم کی تردید کے لیے ارشاد فرمایا:

ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا... الآية (الکہف ۱۱۰)

ترجمہ: اور وہ اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔

ظ..... مزید فرمایا تو الھکم الموحد... الآية (البقرہ، ۱۶۳)

ترجمہ: اور تمہارا معبود (صرف) ایک ہی معبود

ظ..... مزید فرمایا تو قضیٰ ربک لا تعبدوا الا ایاہ... الآية (الاسراء، ۲۳)

ترجمہ: اور تمہارے پروردگار کا فیصلہ ہے کہ صرف اسی کی عبادت کرو۔

## لفظی اشتراک کی وضاحت:

اگر کسی کے ذہن میں یہ بات آئے کہ جب شرک فی الصفات منع ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کو بھی حاجت روا، مشکل کشا، مددگار، شافی الامراض اور دافع البلاء کہا جاتا ہے لیکن یہی صفتیں بندوں میں بھی ملتی جاتی ہیں، تو کیا یہ شرک نہیں؟

جواب یہ ہے کہ بعض اوقات ایک لفظ اللہ تعالیٰ پر بھی بولا جاتا ہے اور اسی لفظ کا اطلاق مخلوق پر بھی ہوتا ہے، اسے ”اشتراک لفظی“ کہا جاتا ہے۔ اور یہ چیز قرآن وحدیث اور روزمرہ کی بول چال میں بہت عام ہے۔ لیکن چونکہ ذات کے بدل جانے سے لفظ کے معنی ومنہوم میں بھی بہت ساری تبدیلی آجاتی ہے، اس لیے اسے شرک قرار نہیں دیا جاتا کیونکہ جب ایک لفظ اللہ تعالیٰ کے لیے بولا جائے اور وہی لفظ مخلوق کے لیے بولا جائے تو ذات باری تعالیٰ کے لیے اس لفظ کا اور منہوم ہوتا ہے جبکہ مخلوق کے لیے وہ لفظ اور معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ چونکہ شرک میں برابری ہوتی ہے اس لیے جب تک معنی میں برابری نہ پائی جائے شرک نہیں ہو سکتا۔

اس کی چند مثالیں قرآن مجید سے ہی پیش خدمت ہیں:

ظ..... اللہ تعالیٰ رؤف ورحیم ہے:

ان الله بالناس لرؤوف رحيم۔ (البقرہ، ۱۴۳)

اس نے حضور اکرم ﷺ کو بھی رواف ورحم کہا ہے:

بالمؤمنين رؤوف رحيم۔ (التوبة، ۱۷۸)

ظ۔۔۔ اللہ تعالیٰ ”اعلیٰ“ ہے:

صبح اسمہ ربکا لا علی۔ (الاعلیٰ، ۱)

یہی اللہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے لیے بولا گیا ہے:

انکانتا لا علی۔ (طہ، ۶۸)

تمام ایمان والوں کو بھی ”اعلیٰ“ فرمایا ہے:

وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنين۔۔۔ الایہ (ال عمران، ۱۳۹)

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

وانتم الاعلون۔۔۔ الایہ (محمد، ۳۵)

ظ۔۔۔ اللہ عظیم ہے:

وهو العلی العظیم۔ (البقرہ، ۲۵۵)

ظ۔۔۔ عزید فرمایا: فسبح باسم ربکا العظیم۔ (الواقعة، ۹۶)

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کے خلق کو بھی عظیم کہا ہے:

وانک لعلی خلق عظیم۔ (القلم، ۳)

ظ۔۔۔ اللہ کریم ہے:

یا ایہا الانسان ما غرک بہ ربکا الکریم۔ (الانفطار، ۶)

اس نے اپنے محبوب کو بھی کریم کہا ہے۔

انہ لقول رسول کریم۔ (التکویر، ۱۹)

ﷺ... اللہ مولیٰ ہے:

انت مولنا... الآية (البقرة، ۲۸۶)

حریذ فرمایا نبی اللہ مولاکم... الآية (آل عمران، ۱۵۰)

اس نے حضرت جبریل علیہ السلام اور فیک بعدوں کو بھی مولا کہا:

فان اللہ هو مولہ وجبریل وصالح المؤمنین... الآية (التحریم، ۴)

ﷺ... اللہ عظیم ہے:

ان اللہ بکل شئی عظیم۔ (البقرہ، ۲۳۱)

اس نے بعدوں کو بھی عظیم کہا ہے:

وفوق کل ذی علم عظیم۔ (یوسف، ۷۶)

ﷺ... اللہ بھی "ولی" ہے اور اس کا رسول اور ایمان والے بھی ولی ہیں۔

اتما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا... الآية (المائدہ، ۵۵)

ﷺ... اللہ تعالیٰ صراط مستقیم کی ہدایت دیتا ہے:

قل للہ المشرق والمغرب یهدی من یشاء الی صراط مستقیم۔

(البقرہ، ۱۴۴)

اور حضور ﷺ بھی صراط مستقیم کی ہدایت دیتے ہیں:

وانک فتہدی الی صراط مستقیم۔ (الشوریٰ، ۵۲)

ﷺ... اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول دونوں دیتے والے ہیں (۵۳) ہیں۔

سیؤ تینا اللہ من فضلہ ورسولہ... الآية (التوبہ، ۵۹)

ﷺ... اللہ اور اس کا رسول دونوں ٹٹنی کرنے والے (غریب لوگوں) ہیں:  
اغْلِبْهُمْ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مِنَ فَضْلِهِ... (النہد، ۷۴)  
ﷺ... اللہ شہید ہے:

وَاللَّهُ شَهِيدٌ عَلَىٰ مَا تَعْمَلُونَ۔ (آل عمران، ۹۸)  
اور رسول ﷺ بھی شہید ہیں۔

وَيَكُونُ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا... (البقرہ، ۱۴۳)  
آج ہر فرقہ اپنے لوگوں کو بھی شہید کہتا پھرتا ہے۔  
ﷺ... محمد اللہ تعالیٰ کے لیے ہے:

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ... (الفاتحہ، ۱)  
اور قرآن نے رسول کریم ﷺ کو ”محمد“ کہہ کر یاد کیا ہے:

مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ... (الفتح، ۲۹)

جس کا معنی ہے الَّذِي يُحْمَدُ حَقًّا يُفْعَدُ عَقْلًا مَثْرًا يُفْعَدُ مَثْرًا يُفْعَدُ مَثْرًا  
وہ ذات جس کی بار بار تعریف ہوتی رہے اور بھی ختم نہ ہو۔  
تو ثابت ہوا کہ محمد مصطفیٰ ﷺ کے لیے بھی ہے۔  
ﷺ... اللہ سچ و صبر ہے:

إِنَّ اللَّهَ كَانَ سَمِيعًا بَصِيرًا۔ (النساء، ۵۸)  
اس نے ہر انسان کو سچ و صبر بتایا ہے:

فَجَعَلَ السَّمِيعَ بَصِيرًا۔ (الدھر، ۲)

ﷺ... اللہ تعالیٰ موت دیتا ہے:

لَقَدْ يَتَوَلَّى الْاِنْفُسَ حِينَ مَوْتِهَا... الْآيَةُ (الزمر، ۴۲)

ملک الموت اور دیگر لڑتے بھی موت دیتے ہیں:

قُلْ يَتَوَلَّىٰكُمْ مَلَكَ الْمَوْتِ... الْآيَةُ (السجده، ۱۱)

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

اِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا... الْآيَةُ (الانعام، ۶۱)

تیسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

الَّذِينَ تَتَوَفَّيهِمُ الْمَلَائِكَةُ غَاطِبِينَ... الْآيَةُ (النحل، ۳۲)

”علاوہ ازیں قرآن مجید اور احادیث مقدسہ میں بہت ساری ایسی مثالیں موجود ہیں۔ کچھ دار لوگوں کے لیے اتنا ہی کافی ہے۔

مذکورہ الفاظ خالق اور حقوق دونوں پر پورے گئے ہیں، لیکن شرک نہیں، کیونکہ ان کے معنی و مفہوم میں برابری نہیں ہے وجہ یہ ہے کہ اللہ کی یہ صفیں ذاتی، مستقل، دائمی اور قدیم ہیں جبکہ حقوق کی یہ صفیں مطالبی، غیر مستقل، غیر دائمی اور حادث ہیں۔ ایسے ہی محبوبانِ خدا کو حاضر و ناظر، غیب جاننے والے، مددگار، مشکل کشا، حاجت روا اور دانا و غیرہ کہنا جائز ہے، شرک نہیں، کیونکہ ان تمام صفات و مراتب میں اللہ تعالیٰ کے محتاج ہیں۔

درج ذیل مضمون بغور ملاحظہ فرمائیں اور اپنے عقائد کی اصلاح کریں!

## کیا اللہ کافی نہیں؟

عوام الناس کو درغلانی کے لیے عام طور پر یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ کسی نبی دلی کو مشکل کشا، حاجت روا، غوث اور مددگار ماننے کی ضرورت نہیں کیونکہ ”ہمارے لیے اللہ

ہی کافی ہے۔“

جواب۔۔۔ گذارش ہے کہ کوئی مسلمان اللہ تعالیٰ کے کافی ہونے کا انکار نہیں کرتا لیکن اس جملے کا یہ معنی ہرگز نہیں ہے کہ ”اللہ کافی ہے“ تو اب نبیوں، ولیوں کی کوئی ضرورت نہیں ان سے رابطہ نہیں کرنا چاہیے وہ کچھ نہیں کر سکتے۔ کیونکہ اگر یہ بات درست ہوتی تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنا نائب و ترجمان بنا کر دنیا میں بھیجتا ہی کیوں؟ مخلوق کو ان سے رابطے کا حکم کیوں دیتا؟ قرآن مجید میں جگہ جگہ ان کی عظمتیں کیوں بیان کرتا؟ انہیں اپنا گروہ اور اپنی جماعت نہ کہتا۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَأَنَّكَ حِزْبٌ لِّلَّهِ الْإِنشَاءُ لَاحِقٌ لِّلْأَوَّلِ (المجادلہ، ۲۲)

ترجمہ: یہ سب اللہ کی جماعت ہے، خبردار! چونکہ اللہ کی جماعت ہی کا سیلاب ہے۔  
..... اور ارشاد فرمایا:

انصاؤ لیکم للہ ورسولہ والذین آمنوا... الاٰیۃ (المائدہ، ۵۵)

ترجمہ: تمہارا مددگار صرف اللہ، اس کا رسول اور تمام مومن ہیں۔

اگر نبیوں، ولیوں کا کوئی فائدہ نہیں تو پھر اللہ تعالیٰ تمہاری اپنی بات ہی فرمادیتا۔

حاجت ہو کہ اللہ تعالیٰ کے اذان سے انبیاء کرام اور اولیاء و مقام بھی فائدہ دیتے ہیں۔

اگر اللہ کو کافی سمجھتے ہوئے مشکل کے وقت تجھیں، دوکیوں، ہاتھروں اور حاکموں کے

پاس جانا شرک نہیں تو اسی طرح اللہ تعالیٰ کو کافی سمجھتے ہوئے اس کے نمائندوں

یعنی نبیوں، ولیوں کی بارگاہوں میں حاضری دینا بھی تو حید کے خلاف نہیں ہے۔



اگر صرف اللہ ہی کافی ہے تو کیا ہے!

نکدہ میں لا الہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ کیوں ہے؟

قرآن میں اطیعوا اللہ کے ساتھ اطیعوا الرسول کیوں ہے؟

قرآن کے ساتھ حدیث اور تفسیر وغیرہ کیوں پڑھی جاتی ہے؟

نماز، روزہ، حج، مذکورہ اور دیگر احکام شرع کی عملی صورت کے لیے رسول اللہ ﷺ کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرنے کا حکم کیوں ہے؟۔

معلوم ہوا کہ ”اللہ کافی ہے“ کا یہ معنی ہرگز نہیں کہ نبی، ولی، کچھ نہیں کر سکتے، ان کے پلے میں کچھ نہیں، وہ بے اختیار ہیں، ان سے رابطہ کرنے سے توحید کی مخالفت ہوتی ہے۔ نہیں..... اور بالکل نہیں..... بلکہ اس کا معنی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی سب کو کفایت کرتا ہے یعنی ہر ایک کو اس کے منصب و مرتبہ کے لحاظ سے نوازتا ہے، عام بندوں کو ان کی حیثیت سے اور اپنے محبوبوں کو ان کے رجبہ کے لحاظ سے نوازتا ہے۔ اور اس کے اذن سے انبیاء کرام اور اولیاء عظام بندوں کو نوازتے اور نعمتیں دیتے ہیں۔

ظ..... اور خدا ربوبی ہے:

انما انا قاسم و خازن و اللہ يعطي۔ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۴۳۹)

میں ہی (نعمتیں) تقسیم کرنے والا ہوں اور خزانے جمع رکھنے والا (خزائنچی) ہوں اور اللہ تعالیٰ مقرر فرماتا ہے۔

ظ..... مزید فرمایا: فاللہ کا ایک کم ورسول۔ پس تمہیں اللہ اور اس کا رسول کافی ہے۔

(طبرانی کبیر جلد ۲۲ صفحہ ۷۰، مجمع الزوائد جلد ۷ صفحہ ۳۵۰)

ظ..... قرآن پاک میں تو یہاں تک فرمادیا:

یا ایہا النبی حبیب اللہ ومن اتبعک من المؤمنین... الآية (الانفال ۱۲۴)

اے نبی! آپ کو اللہ (بھی) کافی ہے اور آپ کے پیروکاروں میں بھی۔  
 ”صرف اللہ کافی ہے“ نعرہ لگانے والے کیا اس آیت کو نہیں مانتے؟  
 واما نتیجہ بخش:

ہر چیز کا اصل خزانہ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، وہی ان کا حقیقی مالک و تصرف  
 ہے، مخلوق میں کوئی بھی اس کے اذن کے بغیر کسی شے کا مالک نہیں، اللہ تعالیٰ نے محض  
 اپنے کرم سے اپنے عبادوں کو خزانے عطا فرمائے ہیں اور انہیں تقسیم فرمانے کا بھی اختیار  
 دیا ہے۔

ظ..... ارشاد باری تعالیٰ ہے:

هَذَا عَطَاءُ نَا لِمَنْ ارَادَ مِنْكَ... الآية (حق، ۳۹)

(اے سلیمان!) یہ ہماری عطا ہے جس (چاہتو) کسی کو بخش دیا اپنے پاس رکھو۔

ظ..... مزید فرمایا تو ما کا ان عطاء، روک محظور آ (الاسراء، ۲۰)

یعنی اے محبوب! تیرے رب کی عطا پر کوئی پابندی نہیں۔

ظ..... مزید فرمایا تو لو انہم رضوا ما آتٰہم اللہ ورسولہ والوا احسبنا اللہ سیولینا

اللہ من فضلہ ورسولہ... الآية (التوبہ، ۵۹)

اور اگر یہ لوگ راضی ہو جائیں اس پر جو اللہ انہیں عطا کرے اور اس کا رسول عطا کرے  
 اور کہیں ہمیں اللہ ہی کافی ہے۔ مقرب ہمیں اللہ تعالیٰ دے گا اپنے فضل سے اور اس کا

رسول (بھی) دے گا۔

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اس کو کافی ہوتا ہے جو اس کے رسول کی عطا کو بھی مانتا ہے۔

ظ..... حرید فرمایا: اعلیٰہم اللہ ورسولہ من فضلہ... (الآئۃ) (التوبہ ۷۴)

اللہ اور اس کے رسول نے انہیں اپنے فضل سے غنی فرما دیا ہے۔

حرید ارشاد فرمایا: ناعم اللہ علیہ وانعمت علیہ... (الآئۃ) (الاحزاب ۷۷)

اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نعمت عطا فرمائی اور آپ نے بھی اسے نعمت عطا فرمائی ہے۔

ظ..... ارشاد فرمادی ہے:

وانی قد اعطیت مفاہیح خزائن الارض... الحدیث۔

(بخاری جلد ۱ صفحہ ۵۰۸، مسلم جلد ۱ صفحہ ۲۵۰)

اور بے شک مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں دے دی گئی ہیں۔

ظ..... حرید ارشاد فرمایا: نقبنا انا تانم او تبت مفاہیح خزائن الارض فوضعت فی

یدی۔ (صحیح البخاری کتاب الجہاد باب قول النبی ﷺ نصرت بالو عی مسیرا

شہر ۱/۲۸۱)

ترجمہ: اس دوران کہ میں سورہا تھا میرے پاس زمین کے خزانوں کی چابیاں لائی گئی اور

میرے ہاتھوں میں رکھ دی گئیں۔

فائدہ: یاد رہے کہ یہ عقیدہ یہودیوں کا تھا کہ اللہ تعالیٰ معاذ اللہ کہیں اور بٹھل ہے، وہ کسی

کو کچھ نہیں دیتا، اللہ رب العزت نے اس عقیدے کا رد کرتے ہوئے فرمایا:

وقالت الیہود ید اللہ مفلو لمت غلت یدہم ولعنوا بما قالوا بہل ہذا

میسو طہان... (الآئۃ) (المائدہ ۶۴)

اور یہودیوں نے کہا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں (یعنی وہ کچھ نہیں ہے) ان (یہودیوں) کے ہاتھ بندھے ہوں گے وہ اپنی اس بات کی وجہ سے ملعون ہوئے بلکہ اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ کھلے ہیں (یعنی اللہ تو ہمارا ولیا مض ہے)۔  
جانتے ہو کہ اللہ رب العالمین اپنے محبوبوں کو خزانے اور عطائیں عطا فرماتا ہے۔

## مشکل کشا و دھنگیری:

حقیقی مددگار، مشکل کشا، حاجت روا، غوث، دھنگیر فقط اللہ تعالیٰ ہے، کسی دوسرے کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا شرک ہے، یہاں اس کے فضل و عطا سے محبوبان خدا بھی مشکل کشا اور دھنگیری فرماتے ہیں۔ جیسا کہ  
..... ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَيَضَعُ عَنْهُمْ أَصْرَهُمْ وَاغْلَاظَ أَلْسِنَتِهِمْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ... الآية

(الاعراف، ۱۵۷)

اور آپ ﷺ مسلمانوں سے دشواریاں دور کرتے اور سختی کی زنجیریں توڑ دیتے ہیں۔

..... مرید فرماتا: فاشبهوا الذين آمنوا... الآية (الأنفال، ۱۲)

(اے فرشتو!) تم مومنوں کی مانند بنو۔

..... مرید فرماتا: وتعاونو على البر والتقوى... الآية (المائدہ، ۴)

نیکی اور تقویٰ پر ایک دوسرے کی دھنگیری کرو۔

..... ارشاد باری تعالیٰ ہے:

انما وليكم الله ومولاهو الذين آمنوا... الآية (المائدہ، ۵۵)

اللہ تعالیٰ، اس کا رسول اور ایمان والے تمہارے مددگار ہیں۔

ظ..... ہر شے بخوبی ہے:

من كان في حاجة أخيه كان الله في حاجته ومن فرج عن مسلم كربة

فرج الله عنه كربة من كربات يوم القيامة. . . (الحديث) (صحيح البخاري أبواب المطامير

والقصص باب لا يظلم المسلم المسلم ولا يسلمه ۱/۴۳۰ واللغة صحيح مسلم كتاب التذكرة والدعاء

والتمويل الاستغفار باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن والذكر وحده ۲/۴۳۵)

جو اپنے بھائی کی حاجت دوائی کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت دوائی کرتا ہے اور جو کسی

مسلمان کی کوئی پریشانی دور کرے تو اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کی پریشانیوں میں سے

کسی پریشانی کو دور فرما دے گا۔

## مخلوق کو پکارتا:

اللہ کو پکارنا عبادت ہے، لیکن اگر مخلوق کو مخلوق سمجھ کر پکارا جائے تو جائز ہے

اگر کوئی شخص کسی کو لائق عبادت سمجھ کر پکارے، تو ضرور شرک ہوگا..... ورنہ شرک نہیں۔

۱..... جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مخلوق کو پکارا ہے، مثلاً:

ظ..... یا ایہا الناس اسعوا لکم کوکبا (البقرہ، ۱۶۸، ۲۱)

ظ..... یا بنی اسرائیل اسعوا لکم اسرا نکل (البقرہ، ۱۲۲، ۴۷، ۴۰)

ظ..... یا ایہا النبی اسع لکم نبی (الاحزاب، ۱)

ظ..... یا ایہا الرسول اسع لکم رسول (المائدہ، ۶۷، ۴۱)

۲..... اور انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قوموں کو پکارتے تھے۔

ظ..... جیسا کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام نے کہا:

یا بنی اسرائیل۔ اے بنی اسرائیل! (الصفر: ۶)

ظ..... حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

یا قوم۔ اے میری قوم! (البقرہ: ۵۴)

ظ..... حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

یا ایہا الناس۔ اے لوگو! (الاعراف: ۱۰۸)

ظ..... سیدنا نوح علیہ السلام، سیدنا حمود علیہ السلام، سیدنا صالح علیہ السلام، سیدنا شعیب علیہ السلام نے

یا قوم۔ کہہ کر اپنی امتوں کو پکارا۔ (الاعراف: ۸۵، ۸۰، ۶۵، ۵۹)

اور آج بھی روزمرہ ضروریات زندگی میں ہر انسان دوسرے انسان کو پکارتا ہے۔

کیا یہ سب شرک ہوگا؟..... اور وہ تقنین خود بھی دن رات ایک دوسرے کو پکارتے رہتے ہیں۔ پھر تو سارا جہاں ہی شرک ہو جائے گا اور اس فتوے کی زد سے خود تقنین بھی نہیں بچ سکیں گے۔

## نداء ما فوق الاسباب:

بعض لوگ کہتے ہیں کہ عام انسانوں کو پکارتا شرک نہیں کیوں کہ یہ اسباب کے تحت ہے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں ان کاموں کی طاقت دی ہے۔..... بیجیوں، ولیوں کو ایسے امور میں نہیں پکارتا چاہیے، جو بغیر اسباب کے نہیں ہو سکتے، اور جن کاموں کی انسانوں کو طاقت نہیں دی جاتی ہے۔

جبکہ ہر گاہ خدا کے پاس خدا کی عطا کردہ فیسی طاقت بھی ہوتی ہے جس سے وہ ایسے کام بھی کر گزرتے ہیں جو عام انسانوں کے بس میں نہیں ہوتے، لہذا انہیں ایسے امور میں

پکارنا جاتا ہے۔ کیونکہ عام بندوں کو عام اور خاص بندوں کو خاص نہیں، روحانی اور مادیانی اسباب و طاقتوں سے نوازا جاتا ہے۔۔۔ گویا یہ عداوت بھی درحقیقت تحت الاسباب ہی ہوتی ہے۔ اگرچہ وہ اسباب ہمیں دکھائی نہیں دیتے۔ لہذا اسباب کی رٹ لگانے والوں کو اس پکار پر شرک کے فتوے جاری کرنے سے اب تو رک جانا چاہئے۔

یہ الگ بات ہے کہ مافوق الاسباب اور ماتحت الاسباب کی اس تقسیم پر یار لوگوں کے پاس قرآن وحدیث کی کوئی نص نہیں ہے۔

حضرت سلیمان ؑ نے اپنے لشکر کو لکھ بقیس کے تخت کو حاضر کرنے کے لیے یوں پکارا تھا:

يَا أَيُّهَا الْعُلَاقُ ائِكم يَا تَيْسُ عَرَشَهَا قَبْلُ اِنْ يَا تُونُسُ مُسْلِمِينَ۔

(النمل، ۳۸)

اے گردہ اتم میں کون ہے جو اس کے تخت کو ان کے میرے پاس مسلمان ہو کر آنے سے پہلے میرے پاس لے آئے۔

یاد رہے اودہ تخت دوسرے ملک میں سات کوٹھڑیوں میں بند پڑا تھا۔ کیا حضرت سلیمان ؑ کی غیر ہماری اور مافوق الاسباب امر کے لیے یہ پکار شرک ہے؟ سنا اللہ۔ اس مسئلہ پر تفصیل کے لیے ہماری کتاب ”پکار و یا رسول اللہ ﷺ“ ملاحظہ فرمائیں۔

**وسیلہ پیش کرنا:**

بارگاہ خداوندی میں محبوبان خدا کا وسیلہ پیش کرنے کو بھی شرک کہا جاتا ہے۔ جبکہ قرآن حکیم میں وسیلہ کا حکم دیا گیا ہے:

يا ايها الذين امنوا اتقوا الله وابغوا اليه الوسيلة  
..... الآية (المائدة، ۳۵)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف جانے کے لیے وسیلہ تلاش کرو۔  
اگر بزرگوں کی دعاؤں کا وسیلہ جائز ہے تو ان کی ذات کا وسیلہ بھی درست ہے، کیونکہ  
دعا تو رد بھی ہو سکتی ہے، محبوبان خدا تو اس کے مقبول بندے ہیں اور ویسے بھی ذات اصل  
ہے اور دعا فرع ہے۔ اگر فرع کا وسیلہ درست ہے تو اصل کا وسیلہ بھی درست ہے۔  
ہذا... قرآن مجید میں نیک لوگوں سے وابستہ ہونے کا حکم دیا گیا ہے۔  
ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يا ايها الذين امنوا اتقوا الله وكونوا مع الصادقين۔ (التوبة، ۱۱۹)

ترجمہ: ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور نیکوں کے ساتھ ہو جاؤ۔  
اس آیت میں پہلی آیت کے مضمون کو بھی واضح کر دیا گیا ہے، کہ وسیلہ سے مراد اللہ  
والوں کی ذات سے تعلق قائم کرنا ہے۔ اور انہیں اپنے اور خدا کے درمیان وسیلہ بنانا  
ہے۔

ہذا... حضور اکرم ﷺ نے ایک نابینا صحابیؓ کو اپنے وسیلہ سے دعا مانگنے کا غور حکم دیا  
تھا آپ ﷺ نے انہیں ارشاد فرمایا:

اچھے طریقے سے دُعا کرے اور دو رکعتیں پڑھنے کے بعد یہ دعا کرے اللھم  
انی استغثک واتوجہ الیک بمعہد نبی الرحمة یا محمد انی قد توجہت الیک  
الی ربی فی حاجتی هذه لتقضی اللھم فشفعہ فی۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور رحمت والے نبی محمد ﷺ کے وسیلے سے



تیری طرف توجہ ہوتا ہوں یا رسول اللہ! میں آپ کے واسطے سے اپنی اس حاجت میں اپنے رب کی طرف توجہ کرتا ہوں تاکہ اسے پورا کر دیا جائے۔ اے اللہ! آپ کی شفاعت کو میرے حق میں قبول فرما۔

(ہذا حدیث صحیح، سنن ابن ماجہ صفحہ ۱۰۰، مسند احمد جلد ۱ صفحہ ۱۳۸، المستدرک جلد ۱ صفحہ ۵۲۶، ۵۱۹، ۳۱۳، عمل اليوم والليلة لابن السنی صفحہ ۲۰۲، دلائل النبوة للبيهقي جلد ۱ صفحہ ۱۶، السنن الکبریٰ للنسائی جلد ۶ صفحہ ۱۶۹، الاذکار للثوری صفحہ ۱۶، عمل اليوم والليلة للنسائی صفحہ ۲۸۱، الترغیب والترہیب جلد ۱ صفحہ ۴۴، صحیح ابن خزیمہ جلد ۱ صفحہ ۲۲۵، ترمذی جلد ۱ صفحہ ۱۹۸، البدایہ والنهاية جلد ۱ صفحہ ۱۳۰، مطبوعہ دار ابن حزم الخصائص الکبریٰ جلد ۱ صفحہ ۲۰۲، الجامع الصغير جلد ۱ صفحہ ۲۹، صحیح کہا)

واضح رہے اس حدیث کو حیدرآبادی دہلوی نے (حدیۃ المصدی صفحہ ۷۳) نو اب صدیق حسن خان بھوپالوی دہلوی نے (نزل اللہ برار صفحہ ۳۰۳)

غیر مقلد مجددین کے ”بہتہ“ قاضی شوکانی نے فتاویٰ الذکرین صفحہ ۷۳ پر نقل کیا اور یہ بھی لکھا ہے کہ اس حدیث نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

غیر مقلد دہلیوں اور دیوبندیوں کے ”بزرگ“ ابن تیمیہ حمانی نے فتاویٰ ابن تیمیہ جلد ۵ صفحہ ۲۷۵ پر نقل کیا اور ساتھ یہ بھی لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

وان كانت لك حاجة فافعل مثل ذلك

جب بھی کوئی حاجت درپیش ہو تو اسی طرح کر۔

اسی حدیث کو اشرف علی تھانوی دیوبندی نے تکرر الطیب صفحہ ۲۵۳۔

اور شہید احمد ریح بدای نے یا حرف محبت اور باعث رحمت ہے صفحہ ۳۲ پر نقل کیا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ یہ عمل صرف اس وقت کے ساتھ خاص نہیں بلکہ قیامت تک کے لیے عام ہے۔

..... اور دور قاروقی میں قلم سالی کے وقت حضرت قاروقی اعظم ؒ عرض کرتے ہیں:  
 اللہم انا کنا نتوسل الیک جنیننا ؑ فتسقینا وانا نتوسل الیک جمع  
 نبینا فاسقنا قال فیسقون۔ (صحیح البخاری باب الاستسقا، باب سواقی الناس  
 الامام الامتسقا اذا قحطوا۔ ۱/۱۳۔ کتاب المناقب، باب ذکر عباس بن عبدالمطلب  
 رضی اللہ عنہم ۱/۵۲۶)

اے اللہ اہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی ؐ کا وسیلہ پیش کرتے تھے اور تو ہمیں میرا  
 کر دینا تھا اب کی بار ہم اپنے نبی ؐ کے بچا کا وسیلہ پیش کرتے ہیں، لہذا تو ہم پر  
 باران رحمت کا نزول فرما۔ راوی بیان ہے تو انہیں میرا پ کر دیا گیا۔  
 معلوم ہوا کہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور دیگر صالحین کا وسیلہ پیش کرنا بھی درست  
 ہے۔

## محبوبان خدا کی تعظیم:

خلوق میں کسی کو عبادت کے لائق قرار دے کر قائل تعظیم سمجھنا شرک ہے البتہ  
 نبیوں و ولیوں کو اللہ تعالیٰ کے حبیب اور قریب سمجھ کر ان کی تعظیم کرنا شرک نہیں، بلکہ عزم  
 قرآنی ہے۔

..... اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

وقال الله اني معكم بالناس الصلوة واتيمم الزكوة وامنتم برسلي وعزرتهم... الآية (المائدة، ۱۲)

اور اللہ نے فرمایا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں اگر تم نماز قائم رکھو، زکوٰۃ ادا کرو، میرے رسولوں پر ایمان لاؤ اور ان کی تعظیم کرو۔

ظ... عریض فرمایا: التؤمنوا بالله ورسوله وتعزروه وتوقروه... الآية (الفتح، ۹)  
 تاکہ تم اللہ و رسول پر ایمان لاؤ اور اس (نبی) کی تعظیم و توقیر کرو۔

ظ... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور اکرم ﷺ کی تعظیم و توقیر اور ادب کی انتہاء کر دیتے تھے:

ما ننخم رسول الله ﷺ الخامة الا ولعت في كف رجل منهم فذلک بها وجهه وجلده واذا امرهم ابتدروا امرأه واذا توجسأ كادوا يقتتلون علی وضوئه واذا تكلم خفضوا اصواتهم عندہ وما يحلون اليها النظر تعظيماً له

(اصحيح البخارى، كتاب الشروط، باب الشروط في الجهاد والمصالحة مع اهل الحرب وكتابا الشروط مع الناس بالقول۔ ۱/۳۷۹)

یعنی اگر آپ ﷺ تمہارے تو وہ لعاب مہارک زمین پر نہ گرنے دیتے بلکہ اپنے ہاتھوں پہ اٹھا کر چہرے اور جسم پر مل لیتے، اگر آپ ﷺ کوئی عہد دیتے تو اس کی بھیا آوری کے لیے سب دوڑ پڑتے، آپ ﷺ وضو فرماتے تو آپ کے وضو کے پانی کو حاصل کرنے کے لیے ہوں گنا گنا کھانسی میں لڑ پڑیں گے، آپ ﷺ جب بولتے تو سب اپنی آوازیں بست کر لیتے اور فرط تعظیم میں آنکھ بھر کر آپ کو دیکھتے نہ تھے۔

کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی یہ حدود و حد کی تعظیم شرک ہے یا توحید؟

ذرا سوچیں! توحید کے ٹھیکیداروں سے۔

## بعد از وصال پکارنا:

بعض حضرات اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ نمودوں کو پکارنا جائز ہے وفات یافتہ حضرات کو پکارنا شرک ہے، حالانکہ معبود کبھ کر جس کو بھی پکارا جائے شرک ہے، خواہ وہ زعمہ ہو یا وفات یافتہ، جبکہ مخلوق کبھ کر کسی کو پکارنا نہ زندگی میں ممنوع ہے اور نہ ہی بعد از وصال..... جیسا کہ حدیث پاک میں ہے:

ع۔ رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ کی قبروں کے پاس سے گزرے تو ان کی طرف چہرہ کیا اور کلمۃ السلام علیکم یا اہل القبور... الحدیث۔ اے صاحبانِ قبور اتم پر سلام ہو، (ترمذی اور ابی الجناز باب ما یقول الرجل اذا دخل المقابر ۱/۱۲۵، مشکوٰۃ صفحہ ۱۵۳)  
ع۔ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام کو تعلیم دی کہ جب وہ قبرستان جائیں تو یہ کہیں:  
السلام علیکم یا اہل الدیار من المؤمنین والمسلمین۔

یعنی اے قبروں میں آنے والے مومن اور مسلمانوں اتم پر سلام ہو۔

(الصحيح لمسلم كتاب الجنائز فصل في التسليم على اهل القبور والدعاء والاستغفار لهم ۱/۲۴۱ واللفظ للمصنفين امين داود جلد ۱ صفحہ ۱۰۵، مشکوٰۃ صفحہ ۱۵۴)

ع۔ زمانہ فاروقی میں حضرت بلال بن حارث المزنی رضی اللہ عنہ نے طلبِ بارش کے لیے حضور اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا:

یا رسول اللہ استسقی للہ لا متک لنا انہم قد ہلکوا... الحدیث

یا رسول اللہ اپنی امت کے لیے اللہ سے بارش طلب فرما میں قہقہے وہ ہلاکت کے قریب پہنچ چکی ہے۔

(البدایہ والنہایہ، خلافتِ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما ورضاء، ثم دخلت سنة ثمانی عشرة، المجلد الاول صفحہ ۹۳، ۱۳ طبع دار ابن حزم وقال هذا اسناد صحيح د و سرائخہ ۹۱، ۹۲/۱، مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۲ صفحہ ۳۲، الاستعاب علی ہامش الاصابہ جلد ۲ صفحہ ۶۲، الکامل فی التاريخ جلد ۲ صفحہ ۳۸۹، ۳۹۰، فتح الباری جلد ۲ صفحہ ۹۵، ۹۶، موقال صحيح الاسناد، دلائل النبوة جلد ۲ صفحہ ۴)

ظ..... حضرت عثمان بن حنیف ؓ نے ایک آدمی کو زمانہ عثمانی میں حضور اکرم ﷺ کے وسیلہ والی دعا (جو رسول اللہ ﷺ نے اپنا صحابی ؓ کو سکھائی تھی) سکھا کر ہارگاہ خداوندی میں اپنی مشکل کے حل کے لیے دعا مانگنے کی تلقین فرمائی تھی۔

(طبرانی کبیر جلد ۹ صفحہ ۳۰، دلائل النبوة جلد ۲ صفحہ ۱۶۸، الصائغ، الکبیری جلد ۲ صفحہ ۲۰۲، التزیب والتزیب جلد ۱ صفحہ ۴۷، ۴۸، مجمع الزوائد جلد ۲ صفحہ ۷۹، طبرانی صغیر جلد ۱ صفحہ ۱۸۳، ۱۸۴، اس روایت کو شافعی تھانوی نے تخریط علیہ صفحہ ۱۳۰ اور شیر احمد دیوبندی نے یا حرف محبت صفحہ ۳۳ پر درج کیا ہے)

نوٹ: اس حدیث کا امام منذری، امام طبرانی اور امام حثی نے صحیح قرار دیا ہے۔

ظ..... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بن ہو گئے تو ان سے کہا گیا جس سے تمہیں سب سے زیادہ پیار ہے اسے یاد کرو تو انہوں نے کہا ”یا محمدؐ“ یعنی یا رسول اللہ ﷺ کہتے۔ ملاحظہ ہو الادب المفرد صفحہ ۵۰، الاذکار للہودی صفحہ ۸۷، حسن حسین صفحہ ۳۰، شرح شفا جلد ۳ صفحہ ۵۵، من حل الصفا للسیوطی صفحہ ۶۳، الاثنا جلد ۲ صفحہ ۱۸، نقاد فی عزیزی صفحہ ۲۹، القول الہدی صفحہ ۲۲۵، عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی صفحہ ۷، معجم ابن جہ صفحہ ۶۹، حدیث نمبر ۲۵۳۹۔



اے جوتے والے اجوتے آجا رو۔

ظ..... ایک صاحب، قبر کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھے تھے آپ نے فرمایا:

قبر والے کو تکلیف نہ دو۔ (فتح الباری جلد ۳ صفحہ ۲۲۲)

ظ..... متعدد احادیث مبارکہ میں زیارت قبور کا حکم دیا گیا ہے مثلاً:

ارشاد نبوی ہے:

كنت نهيتكم عن زيارة القبور فزورها... الحديث.

(مسلم جلد ۱ صفحہ ۳۱۴ واللفظ لغالبرداؤد جلد ۲ صفحہ ۱۰۵، نسائی جلد ۱ صفحہ

۲۸۵ باب ماجاء صفحہ ۱۴، مشکوٰۃ صفحہ ۱۵۲)

میں تمہیں قبروں کی زیارت سے روکتا تھا، پس تم ان کی زیارت کرو۔

ظ..... زیارت قبور کے فوائد بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اس سے آخرت یاد آتی ہے اور دنیا کی رغبت ختم ہو جاتی ہے۔

(ابن ماجہ صفحہ ۱۱۳، ابوداؤد جلد ۲ صفحہ ۱۰۵، مشکوٰۃ

صفحہ ۱۵۲)

## قبروں کا بوسہ لینا بھی شرک نہیں:

کسی چیز کا بوسہ لینا شرک نہیں ہوتا..... کیونکہ بوسہ مخلوق کا لیا جاتا ہے، خدا کا

نہیں، ہاں اگر کوئی کسی کو معبود الٰہ سمجھ کر یہ کام کرے گا تو یقیناً شرک ہو گا ویسے قبروں

کا بوسہ لینا ہرگز ہرگز شرک نہیں ہے۔ ملاحظہ ہوا

ظ..... حضرت ابوالعباس انصاری رحمہ اللہ ایک مرتبہ اپنا چہرہ، روئے نبوی پر رکھے ہوئے تھے

کہ مردان (گورنر) آپ اور ان کی گردن سے بکڑ کر کہا: چائے ہو کیا کر رہے ہو؟ انہوں نے فرمایا: ہاں!..... پھر اس کی طرف چہرہ کیا تو وہ حضرت ابوالیوب انصاری ؓ تھے۔ آپ نے فرمایا:

جنت رسول ﷺ ولم أت الحجر... الحديث (مجمع الزوائد

جلد ۵ صفحہ ۵۱ المستدری جلد ۵ صفحہ ۵۱، مستد احمد جلد ۵ صفحہ ۲۲۲)

میں اللہ کے رسول ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا ہوں کسی (بے جان) بھتر کے پاس نہیں آیا

یاد ہے اقبروں پر دیئے وغیرہ جلاتا ایک فضول رسم ہے لیکن شرک نہیں۔

**دم اور تعویذ:**

جادو ٹونا کرنا حرام ہے لیکن شرک نہیں بلکہ کسی نبوی کی بات کی تصدیق کرنا سخت ممنوع ہے۔ ایسے آدمی کی چالیس دن تک عبادت قبول نہیں ہوتی۔

(مشکوٰۃ صفحہ ۳۹۳)

ایسے ہی دم اور تعویذ اگر شرک کے الفاظ پر مبنی ہوں تو شرک اور نہ جائز اور مست ہیں۔ جیسا کہ حدیث نبوی میں موجود ہے کہ:

..... حضور اکرم ﷺ غری دونوں گل پڑھ کر خود کو دم لڑاتے اور اپنا ہاتھ مبارک اپنے جسم مقدس پر پھیرتے۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۸۵۳، مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۲۲)

..... اور اگر کوئی اہل خانہ میں سے بیمار ہو جائے تو آپ ﷺ اپنی دونوں سورتیں پڑھ کر دم لڑاتے۔ (مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۲۲)



ظ۔... صحابہ کرام علیہ السلام نے ایک قہقہے کے سردار کو سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کیا اور بکریاں عوض میں لیں۔ جس کی رسول اللہ ﷺ نے ہر پور تصدیق اور تائید فرمائی۔

(بخاری جلد ۲ صفحہ ۸۵۵، مسلم

جلد ۲ صفحہ ۲۲۳)

ظ۔... حضور اکرم ﷺ حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما کو تعویذ کیا کرتے تھے۔ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۷۷۳، ابوداؤد جلد ۲ صفحہ ۲۹۶)

ظ۔... رسول اللہ ﷺ نے چند کلمات کے متعلق فرمایا: اپنی جانوں کو، اپنی عورتوں اور اپنی اولاد کو یہ تعویذ کیا کرو۔ (کنز العمال جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۸)

ظ۔... حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما درج ذیل دعا لکھ کر تالیخ بچوں کے گلوں میں لٹکا دیتے تھے: اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ النَّاسِئَةِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هُمْزَاتِ الشَّيْطَانِ وَانْ يَحْضُرُوْنِ۔ (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۱۹۱، ابوداؤد جلد ۲ صفحہ ۱۸۷، مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۱۸۱، مشکوٰۃ صفحہ ۱۲)

تفصیل کے لیے ہماری کتاب ”دم اور تعویذ کی شرعی حیثیت مع روایت اور متاخرہ تعویذ“ ملاحظہ فرمائیے!

## مخلوق کو سجدہ کرنا:

سجدہ فقط اللہ تعالیٰ کو لائق ہے، البتہ ساجد شریعتوں میں تقسیم کے لیے مخلوق کو سجدہ کرنا جائز تھا، جیسے حضرت آدم علیہ السلام کفر فتنوں نے سجدہ کیا۔ (البقرہ، ۳۳) اور حضرت یوسف علیہ السلام کو ان کے والدین اور بھائیوں نے سجدہ کیا۔ (یوسف، ۱۰۰)

لیکن ہماری شریعت میں یہ سجدہ بھی حرام ہے، شرک نہیں۔  
ہاں اگر کسی کو عبادت کی نیت سے سجدہ کیا جائے تو شرک ہے۔

## ستاروں کی تاثیر:

دنیا کے کاروبار میں ستاروں کی تاثیر کا عقیدہ رکھنا اس وقت شرک ہوگا جب انہیں موثر حقیقی مانا جائے، مگر کوئی یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ ستارے نظام عالم میں اللہ کی قدرت کی علامات ہیں تو درست اور ہیں مجھے کہ فلاں ستارے کی وجہ سے بارش ہوئی تو یہ کفر نہیں، البتہ مکروہ ہے۔ (نودی علی السلم جلد ۱ صفحہ ۵۹)

مسئلہ شرک پر یہ جامع تحریر ان لوگوں کی آنکھیں کھولنے کے لیے کافی ہے جو دن رات شرک، شرک کے فتوے جاری کرتے بھرتے ہیں..... اور محام الکاس کے لیے بھی یہ مضمون ایسے لوگوں کی حقیقت کو جان لینے کے لیے نافع اور مفید ہے اگر وہ اسے اذیر کر لیں تو کوئی نقص بھی انہیں مگر نہیں کر سکتا۔ انشاء اللہ العزیز

کاش کوئی سمجھا دے تو حید کے تمکیدیوں کو  
ہم جھوٹ تمہارا جان بچے، مت پھول کعبہ خاروں کو  
اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے دامن کو شرک کی آلودگیوں سے محفوظ رکھے اور مخالفین کو حق بات  
قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین! بحر مہسدا المرسلین علیہا الصلوٰۃ والسلام۔

وأخرد عوانا ان الحمد لله رب العالمین۔



پرنہ اٹھتا ہے

# مشرک کون؟

ایک حیرت انگیز انکشاف

مسلمانوں کو مشرک بنانے والوں کے لیے  
ایک کھلا چیلنج

نہ بچ سکو گے تم، نہ ساتھی تمہارے  
 اگر ناؤ ڈوبی تو ڈوبو گے سارے



## مجدی وہابیوں کے شرک

غیر مقلد، مجدّی، وہابی نام نہاد احمدیٹ عوام الناس پر رعب بھاڑنے کے لیے نام تو قرآن و سنت کا استعمال کرتے ہیں لیکن ان کا طریقہ کار اس کے برعکس ہے یہ لوگ دن رات سادہ لوح مسلمانوں کو محض اپنی ہدگانی اور بے وقوفی کی بناء پر کافر و مشرک بناتے پھرتے ہیں۔۔۔ حالانکہ کسی مسلمان کو کافر و مشرک کہنے، اور اس پر شرک و کفر کا فتویٰ لگانے والا خود کافر و مشرک ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ درج ذیل روایات اس پر دلالت کرتی ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: من کفر مسلماً فقد کفر۔ جس نے کسی مسلمان کو کافر کہا وہ خود کافر ہو گیا۔ (مسلم جلد ۱ صفحہ ۱۰۸، مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۲۳)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

ان مما اخاب علیکم رجل قرأ القرآن حتی اذا وثبت به جنة علیه  
وکان ردائه الاسلام اعتراء الی ما شاء اللہ ان یسفل منہ ونیذہ وراء ظهرہ و یسعی  
علی جاریہ بالسیف ورماء بالشرب قال قلت یا نبی اللہ ایہما اولی بالشرب  
العرمی او الرامی؟ قال یل الرامی۔ (جامع الاحادیث الکبیر جلد ۳ صفحہ ۱۲۱)

برقم ۸۱۳۲، التفسیر ابن کثیر جلد ۲ صفحہ ۲۱۵ وقال هذا اسناد جيد اس کی اسناد عمدہ ہے، الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان جلد ۱ صفحہ ۲۹، الرقم الحديث ۸۱، شرح مشکل الآثار جلد ۲ صفحہ ۳۲۳، طبرانی کبیر جلد ۲۰ صفحہ ۸۸، رقم ۱۶۹، جامع المسانید والسنن لابن کثیر جلد ۴ صفحہ ۳۵۳، ۳۵۴، رقم ۸۲۲، مسند الشاميين للطبرانی جلد ۲ صفحہ ۵۴، رقم ۱۲۹۱، کنز العمال جلد ۴ صفحہ ۸۷۲، وغیرہ۔

یعنی مجھے تم پر ایک ایسے آدمی کا اندیشہ ہے جو قرآن پڑھے گا حتیٰ کہ اس کی روشنی اس پر دکھائی دینے لگے گی، اور اس کی چادر (کاہری روپ) اسلام ہوگا۔ یہ حالت اس کے پاس رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا، پھر وہ اس سے نکل جائے گا اسے پس پشت ڈال دے گا، اور اپنے (مسلمان) ہمسائے پر کھوار اٹھائے گا اور اس پر شرک کا فتویٰ جڑے گا، مادی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: یا نبی اللہ! دونوں میں شرک کا ہتھار کون ہوگا؟ جس پر فتویٰ لگا یا فتویٰ لگانے والا، آپ نے فرمایا: فتویٰ لگانے والا (شرک ہوگا)

**وہابیوں کی شرک و کافر سازی مہم:**

وہابیوں کا مسلمانوں کو شرک کہنا اور بات بات میں ان پر کافر و شرک ہونے کے فتوے جاری کرنا، کوئی دشمنی چھیچھی نہیں ہے۔ ہم حقیقت کو آفتاب نصف النہار کی طرح روشن کرنے کے لیے اس پر غیر مطلقہ، مجددی وہابی حضرات کے چند حوالہ جات درج ذیل ہیں:

**اعتراف حقیقت:**

وہابی حضرات کا کام مسلمانوں کو مشرک بنانا اور موقع بموقع ان پر کفر و شرک کے فتوے لگانا ہے، یہ ایک ایسی اہل حقیقت ہے جس کا اعتراف ان کے اکابر نے بھی کر رکھا ہے۔۔۔ چنانچہ:

۱۔۔۔ ترجمان وہابیہ اخبار المحدث امرتسری ہے:

امامیہ (وہابیوں کی ایک پارٹی کے) اراکین جن کے نزدیک صرف دھوکے مباحث بھی کتاب و سنت کے خلاف ہیں، علمائے اہل حدیث کو گالیاں دینے اور تمام اہل اسلام کو جہالت و کفر کی موت مارنے میں کسی مرزائی سے پیچھے نہیں ہیں۔

(اخبار المحدث امرتسری، صفحہ ۷، کالم نمبر ۱۔ ۲ مئی ۱۹۳۸ء)

(۱۹۳۸ء)

گویا وہابی مسلمانوں کو کافر بنا رہے ہیں اور اس کام میں وہ مرزائی طریقہ پر ہیں۔

۲۔۔۔ نواب وحید انزلیاں حیدرآبادی نے لکھا ہے:

ہمارے بعض مخالفین مالک الحدیث نے احکام شرک میں بہت تلخ و سہ کام لیا ہے اور دائرہ اسلام کو ان لوگوں نے تنگ کر دیا ہے۔ اور اسود مکروہ اور عجز کو شرک قرار دے رکھا ہے۔ (حدیث المحدثی ص ۲۶)

ہمارا دعویٰ ثابت ہو گیا کہ یہ لوگ بلا وجہ مسلمانوں کو مشرک بناتے پھرتے ہیں، گویا ان لوگوں نے اس سلسلہ میں ایک نئی شریعت گھڑ رکھی ہے۔ اور اللہ و رسول (ﷺ) سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ معاذ اللہ

۳۔۔۔۔۔ شیخ مالک امرتسری نے اپنی جماعت کے علماء کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا ہے:

آپ کا یہی فیہدہ ہمیشہ سے ہے کہ مسلمانوں کا خارج از اسلام کرتے ہوئے

ہزلیات، مشکلات (گالی گلوچی) سے کام لےنا، اور آپ کا خطاب بد نصیب کوئی ایسا خدا کا بندہ نہیں دیکھا کیا جس کو کافر، مرتد، لہو، زندقہ، بدعتی، وہابی، متافقی، پنجری، نقاد یا فیروہ خطاب سے آپ نے ملوث نہ فرمایا ہو، اگر یوں بھی اور چند بے آپ کو موقع مل جائے تو نہایت حدود کے ساتھ اہل اسلام پر آفت ڈھائیں گے اور مسلمانوں کو خارج از اسلام کر کے کفر کا نمبر بڑھانے میں سامی رہیں گے۔

(اخبار اہل حدیث امرتسر صفحہ ۱۱ کالم نمبر ۱۵، نومبر ۱۹۵۱ء)

۳۔۔۔ فقیر اللہ مدد اسی نے لکھا ہے:

افسوس ہے اس زمانہ کے علماء اہلحدیث میں ایسا اختلاف ہے کہ بجائے کفار کو اسلام میں لانے کے مسلمانوں کو کافر، بدعتی، لہو وغیرہ کے خطاب عوام میں بذریعہ رسالہ یا اشتہار منتشر کر رہے ہیں۔ (اخبار اہلحدیث امرتسر ص ۱۰-۱۱ اگست ۱۹۵۱ء)

## وہابیوں کے فتوے

اب اس کے بعد ملاحظہ فرمائیے وہابیوں کی طرف سے مسلمانوں کو مشرک بنانے کے فتوؤں کا ایک طویل سلسلہ۔

۱۔۔۔۔۔ حنیف الرحمن لکھوی نے لکھا ہے:

ویسے تو مشرک پاکستان کے چپے چپے پر ہو رہا ہے مگر جس قدر وسیع پیمانے پر پنجاب کے دل لاہور شہر میں ہوتا ہے، اس کی کوئی نظیر اور مثال نہیں ملتی۔ حضرت علیؑ بھڑی (جنہیں لوگ داتا گنج بخش کہتے ہیں) کے حرار کی حیثیت وہی ہے جو مکہ میں ہبل (بت) کی تھی، ہبل مکہ میں مشرکین کا سب سے بڑا کاغذی الحاجات تھا، مشکلات اور



صاحب میں اہل کی ہے پھرتے تھے یاہیں کہہ لیجئے کہ اہل پاکستان کے لیے مرقہ  
 جھویری اسی طرح قبلہ حاجات ہے جس طرح اہل اسلام کے لیے بیت اللہ شریف ۔  
 پاکستان کا شاید ہی کوئی سربراہ ہوگا جس نے کسئی اقتدار کو مضبوط کرنے کے لیے  
 جھویری حزار پر جنمیں سائی خکی ہو۔ (داتا کون؟ صفحہ ۲۵۳)

اس مجددی عبارت کے مطابق پاکستان کا ہر سربراہ، تمام سرکاری و غیر سرکاری لوگ اور  
 حراز حضور داتا صاحب پر حاضری دینے والے دیگر محام سب مشرک ہیں اور وہ بھی  
 مشرکین کی طرح۔ معاذ اللہ۔

۲۔۔۔ یاہیں کے مسلم پیشوا اسماعیل دہلوی کی عبارت سے واضح ہے کہ ان کے نزدیک  
 روئے زمین کے تمام مسلمان کافر و مشرک ہیں۔ (تقویۃ الایمان ص ۸۷، ۸۸)

۳۔۔۔ شام اللہ امرتسری نے محفل میلاد اور اس کے قیام کو بدعت اور مشرک قرار دے کر ان  
 کے عاملین کو بدعتی اور مشرک کہہ دیا ہے۔ (الاجلہ ص ۳۳، ۳۵)

۴۔۔۔ اور اسی شخص نے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھنے کو صریح مشرک  
 قرار دیا ہے۔ (ایضاً صفحہ ۳۴)

۵۔۔۔ اسماعیل دہلوی کے نزدیک انبیاء و اولیاء کے لیے اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا علم، اختیار،  
 قدرت، طاقت اور تصرف داتا بھی مشرک ہے۔ (تقویۃ الایمان صفحہ ۳۶)

۶۔۔۔ اس کے نزدیک انبیاء و اولیاء کے حضرات کی چوکت کو بوسہ دینا بھی مشرک  
 ہے۔ اگرچہ انہیں خدا کا برگزیدہ بندہ ہی کہے۔ (تقویۃ الایمان صفحہ ۳۷، ۳۸)

۷۔۔۔ صادق یا کلوٹی نے حضور کو نور داتا بھی مشرک لکھا ہے۔ (انوار التوحید ص ۱۱۵)  
 ظ۔۔۔ اور مزید لکھا ہے:



قبر پر پھول پاشی خالص شرک ہے۔ (عقیدہ مسلم ص ۱۵۶)

۱۳۔۔۔ مہدیوں کے نام انصاف محمد جانا گڑھی سے سوال ہوا:

کیا یہ صحیح ہے کہ جس وہابی کا باپ حق ہو کر مرا ہو وہ یہ دعا نہ پڑھے قرب  
اغفر لی والوالدی۔۔۔ تو اس نے جواب دیا: ”مشرکین کے لیے دعائے مغفرت  
ناجائز ہے۔۔۔ اے۔۔۔ (سراج محمدی صفحہ ۳۶)

یہاں نہایت بے شرعی سے ”حق“ کو شرک قرار دے کر اپنی ماقبت برباد کر ڈالی۔  
۱۴۔۔۔ ان کے مجہول محقق نے لکھا ہے:

مقلد خواہ کتابی موجد کیوں نہ ہوں وہ شرک ضرور ہوتا ہے۔

(اصلی الجنت صفحہ ۲۷ طبع شدہ کراچی)

۱۵۔۔۔ عطاء اللہ خاقان مہدی نے اپنے شیوا عبدالرحمن بن حسن آل شیخ کی عبارت کی  
توضیح کرتے ہوئے لکھا ہے:

شجرہ ہجر سے برکت حاصل کرنا شرک ہے۔ (قرۃ العیون السعودیہ مترجم صفحہ ۱۷۱)

۱۶۔۔۔ مزید لکھا ہے: شجرہ ہجر اور قبروں کی عبارت کرنا مشرکین عرب کا شرک تھا۔ یہ اور  
اس سے بھی بڑھ کر شرک آج لوگوں میں پایا جاتا ہے۔ (ایضاً صفحہ ۱۷۳)

۱۷۔۔۔ نذیر حسین دہلوی نے لکھا ہے:

حاضر و ناظر۔۔۔ عقائد رکھنے والا راس المشرکین ہے، ان سے معاملہ ترک

کرنا چاہیے۔ (فتاویٰ نذیریہ جلد ۲۵، بحوالہ فتاویٰ ثنائیہ جلد ۱ صفحہ ۳۶۳)

۱۸۔۔۔ ابو سعید شرف الدین دہلوی نے لکھا ہے:

حاضر و غاظر وغیرہ متنازعہ کہتے دلائل مشرک ہے، اس کی التقدادہا کو نہیں۔

(شرفیہ برتقدائی ثنائیہ جلد ۱ صفحہ ۳۶۳)

۱۹۔ عید اللہ واپانی نے لکھا ہے:

(یہ کہنا کہ) اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر کمال اور تمام صلوات و سلام نازل فرما جن کی ذات کے ذریعہ مشکلات حل ہوتی ہیں، مگر ہیں کھلتی ہیں، مصائب دور ہوتے ہیں، حاجتیں پوری ہوتی ہیں، مقاصد اور تمنا میں برآتی ہیں، اور حسن خاتمہ ہوتا ہے۔۔۔ الخ چونکہ یہ الفاظ موصوم شرک ہیں اس لیے نہیں پڑھنے چاہئیں۔

(مصباح جلد ۱ صفحہ ۱۰ بحوالہ تقدائی ثنائیہ)

جلد ۱ صفحہ ۳۶۶)

۲۰۔ اس مجاہد نے وسیلہ نبوی سے کی گئی ادعیہ کو ”موصوم شرک“ قرار دے دیا۔ اور یہی گوندلوی نے وسیلہ ذات کو یہودیوں کا عقیدہ قرار دیا ہے۔ (عقیدہ مسلم صفحہ ۱۲)

۲۱۔ وہابیوں کے خصوصی ترجمان ”ہفت روزہ تحفیم الہدیٰ لاہور“ نے لکھا ہے:

”بریلوی مشرک ہیں اور مشرک آدمی مسجد لڑکی کا کفو نہیں ہو سکتا، اور نہ بیٹا ہونے والی اولاد بھی مشرک اور بدعتیہ ہوگی۔“ (تحفیم الہدیٰ لاہور ۱۲ اگست ۱۹۹۸ء)

۲۲۔ اہلسنت کو مشرک بناتے ہوئے حریہ لکھا ہے:

کلمہ کو مشرک۔۔۔ (ایضاً یکم دسمبر ۱۹۹۵ء)

۲۳۔ حریہ لکھا ہے:

اللہ دیت لڑکیوں کا نکاح بریلوی لڑکوں سے حرام ہے۔ (بریلوی فتی خارج  
از اسلام ہیں) جس طرح رافضیوں اور مرزائیوں سے نکاح حرام ہے، ایک اسی طرح  
بریلویوں سے بھی نکاح حرام ہے۔ بریلوی شرعی دلائل سے کافر مشرک ہیں۔ (مخلص)  
(ہفت روزہ عظیم اللہ دیت، لاہور ۱۳ جولائی)

(۲۰۰۱ء)

۲۴..... جواب صدیق حسن خان بھوپالوی نے لکھا ہے:

جو کوئی کسی درخت، پتھر، قبر پر شیعہ، جن مانسان زندہ یا فوت شدہ، نبی یا  
ولی، استاد، شیخ یا پھر کوئی کھنچ یا نقصان دینے والا، اللہ کا مقرب یا دینی، دنیوی حاجات میں  
اللہ کی بارگاہ میں سفارشی مانے، بلکہ صرف انہیں اللہ کی بارگاہ میں وسیلہ سفارشی یا اس  
تک پہنچانے والا مانے تو بھی مشرک ہے۔ (عداۃ السائل قاری صفحہ ۸۰۸ بھوپال)

۲۵..... تقریباً ایسا ہی تذکرہ حسین دہلوی نے بھی لکھا ہے۔ (فتاویٰ تدریسیہ جلد ۱ صفحہ ۱۵۱)

(

۲۶..... خاصی شوکانی نے بھی لکھا ہے کہ:

ایسا اعدا اگر کوئی اللہ کو تفع یا ضرر دینے والا مانے تو اس کا یہ عمل کفر ہے۔

(الدر المنضیہ)

صفحہ ۵۳)

۲۷..... نور حسین وہابی گر جاکھی نے مسلمانوں کو مشرک بنانے والوں میں اپنا نام درج  
کرنے کی خاطر لکھا ہے:

آج کل مسلمان کہلانے والے تو اپنے بزرگوں کو مستعل بالذات عبادی

اختیارات کے مالک سمجھ بیٹھے ہیں۔ (الخواجہ صفحہ ۳۳) (ازخالد مرچا کھی)  
بہ صحت ہے کسی مسلمان کا ایسا عقیدہ نہیں۔

۲۸۔۔۔ شہزادہ یحییٰ نے میلا و منانا شرک و بدعت قرار دیا۔

(الارشاد صفحہ ۳۸، فتاویٰ تدریجی جلد ۱ صفحہ ۱۰۰ مطبوعہ دہلی، فتاویٰ ستاریہ)

(02/11/2014)

۲۹۔۔۔۔۔ وہابیوں کے نزدیک یا رسول اللہ کہنے والا کافر و مشرک اور اس کا خون بھانا مسیح  
ہے۔ (فقہ وہابی ص ۶۸)

۳۔۔۔ بلکہ واپس آجمل کے برابر شریک ہے۔ (فقہ الامامان صفحہ ۲۸)

۱۔... چھٹی شہزادی نے کہا ہے کہ:

جو خلقائے راشدین کو بکارے وہ مشرک اور حواصان کے کفر میں خلک کرے وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۳۲۔ عبدالستار دہلوی نے کہا ہے:

خداوند تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کا نعروں کا شریک اور حرام ہے۔

(صحیفہ الاحدیت مطبوعہ ۱۳۲۳-۱۵ محرم ۱۳۷۳ھ)

۳۳۔۔۔ مزید لکھا ہے: یا رسول اللہ، یا شیخ عبد القادر رحمہ اللہ دیا علی مشکل کشا وغیرہ

نعرے کا اثر ہے۔ (لاٹینی ساری جلد ۳ صفحہ ۹)

۴۳۔ وہابیوں کے کلام نے لکھا ہے:

انبیاء کرام اور صالحین کی قبروں کی زیارت کے لیے سفر کا شرک ہے۔

(فتح المجید صفحہ ۲۱۵)

۳۵۔۔۔ ابراہیم سیالکوٹی نے بھی اہلسنت کو شرک باور کرایا ہے۔ ملاحظہ ہوا کتابچہ رسالت و بشریت صفحہ۔

## اہلسنت بریلوی برحق ہیں

مذکورہ حوالہ جات میں وہابیوں، غیر مقلدوں، مجددیوں نے اہلسنت بریلوی حضرات کے خلاف شرک، مشرک کی رٹ لگا رکھی ہے اور بات بات میں انہیں بے دریغ شرک و کفر بتانے کا دھوا اٹا رکھا ہے۔ لیکن آئیے اہم وہابیوں کے حوالہ جات سے ثابت کر دیں کہ اہلسنت و جماعت حنفی بریلوی برحق اور ان کے اسلام، ایمان، توحید اور صراطِ مستقیم پر گامزن ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ تاکہ واضح ہو جائے کہ وہابیوں نے سنی مسلمانوں کو مشرک قرار دے کر اپنے مشرک ہونے کا ثبوت خود ہی پیش کر دیا ہے۔

ظ۔۔۔ وہابیوں کے شیخ النکلی ایما لبرکات احمد نے لکھا ہے:

بریلوی۔۔۔ اہل قبلہ مسلمان ہیں۔ (فتاویٰ برکات صفحہ ۱۷۸)

ظ۔۔۔ ترجمان وہابیہ جلد اول حدیث سو و ردہ ج ۱۵ شمارہ ۲۰ میں ہے:

یہ (بریلوی) لوگ اہل سلام سے ہیں (فتاویٰ علائے حدیث

جلد ۲ صفحہ ۲۶۳)

ظ۔۔۔ سرور وہابیہ ثناء اللہ امرتسری نے لکھا ہے:

مولانا احمد رضا بریلوی مرحوم (مجدد ملکہ حاضرہ)۔

(نکاحی شائعہ جلد اول)

(۲۲۳، ۲۶۴)

یعنی اعلیٰ حضرت قاضی بریلوی کو رحمت خداوندی کا حقدار (مرحوم) بھی لکھا اور مجدد اسلام بھی مانا۔ والحمد للہ علی ذالک  
خ۔۔۔ امرتسری مذکور نے مزید لکھا:

اسی (۸۰) سال پہلے قریباً سب مسلمان اسی خیال کے تھے جن کو آج کل بریلوی خفی خیال کیا جاتا ہے۔ (فتح ترجمہ صفحہ ۵۳، مکتبہ عربیہ جدیدہ، صفحہ ۲۰، امرتسر و گوجران) یعنی انگریز کی آمد سے پہلے تمام مسلمان خفی بریلوی مسلک کے تھے۔ اگر بریلوی مشرک ہیں تو گویا وہابیوں کے نزدیک پوری امت مسلمہ ہی مشرک ہے۔ العیاذ باللہ

تخصیص: بعض وہابیوں نے مذکورہ عبارت کو کاٹ کر حقیقت کو مسخ کرنے کی ناپاک کوشش کی ہے حالانکہ حقیقت چھپ نہیں سکتی، وہ نمایاں ہو کر رہتی ہے۔  
خ۔۔۔ احسان الہی ظہیر نے مانا:

کہ بریلوی عقائد مشرق و مغرب تک تمام اسلامی ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں  
(البریلویت صفحہ ۱۰ عربی)

نوٹ: مترجم البریلویت سے اس عبارت کا ترجمہ چھپا کر بعض باطن اور بیہودیانہ صفت کا اکتہار کیا گیا ہے۔ العیاذ باللہ  
خ۔۔۔ حافظ محمد گوہر لوی نے لکھا ہے:

کہ ہندوستان کے اکثر حصہ میں اہلسنت ہیں۔ (خفی اور البریلویت صفحہ ۲)



ظ۔...نواب صدیقی حسن نے مانا ہے:

کہ وہ اکثر حصہ اہلسنت خلی لوگوں کا تھا، جنہوں نے ہندوستان میں اسلام

پھیلا یا اور اس کی لازوال خدمات سرانجام دیں۔ (ترجمان وہابیہ صفحہ ۱۳، ۱۰)

ظ۔...حلیف یزدانی: نے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی خدمات کو سراہتے ہوئے

[[ تعلیمات شاہد احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ، کے نام سے کتاب لکھی اور تسلیم کیا

کہ آپ کا راستہ بدعت سے دور اور صراطِ مستقیم ہے۔

یاد رہے اس کتاب پر حدود پانچوں کی تقریظیں بھی موجود ہیں۔

ظ۔...اسامیل سٹلی: نے اصحاب رائے کہ کرا حناف کو بھی اہلسنت قرار دیا ہے۔

(حیات النبی صفحہ ۲۸، ۲۰، نقاوی سلفیہ

صفحہ ۱۳۸، ۱۳)

ظ۔...ابراہیم سیالکوٹی: نے بھی مقلدین، احناف کو اہلسنت میں شامل مانا ہے۔

(تاریخ الجہد صفحہ ۶۶)

اگر بریلوی حضرات اہلسنت نہیں تو انہیں مسلمان، اہل قبلہ، مجدد اور اہلسنت ماننے والے

کون ہیں؟..... اگر وہ اہلسنت ہیں اور بھیجے ہیں تو پھر انہیں مشرک و بدعتی قرار دینے

والے کون ہیں؟ کیونکہ کافر کو مسلمان کہنا بھی کفر ہے اور مسلمان کو کافر قرار دینا بھی

کفر۔ بتائیے ان وہابیوں میں سے کفر و شرک کا حقدار کون ہے؟

## وہابیوں کے شرک

یہ قدرتی انتقام ہی کہہ لیجئے کہ دوسروں کو مشرک کہنے والے وہابیوں نے خود اپنے ہی

شرک ہونے کی بھی تصریح کر دی ہے۔ دوق دوق پر پھیلی ہوئی ان کی داستان شرک  
ملاحظہ فرمائیں!

## عبدالوہاب دہلوی کے شرک:

حرمین شریفین کے مہدی مفتیوں نے پاک و ہند کے وہابیوں کے امام، عبد  
الوہاب دہلوی کے حلقہ تکسایا ہے:

یہ شخص یعنی عبد الوہاب کس قدر جاہل اور کتنا بڑا گمراہ ہے۔ عبد الوہاب کے لکھائی تو شرک  
کو حاجت کرنے والے اور حدیث کے مخالف ہیں۔ بلکہ یہ شخص تو شرک اور اسباب شرک  
کے دروازے کھول رہا ہے۔ (فیصلہ حرمین شریفین صفحہ ۹)

..... ایک اور گواہی ملاحظہ فرمائیں!

اعبار محمدی دہلی میں لکھا ہے:

فرق امامیہ (وہابی) کا دین ایمان سمٹ کر صرف اسی میں آ گیا ہے کہ ان کے  
گمراہ کے ہاتھ پر عیست کر کے جو اس کا چہلہ ہو جائے ملارڈ کوئٹہ ان کی جھولی میں جا کر  
ہر سال ڈال آیا کرے، اور ان کے بتائے ہوئے ہر مسئلہ کو دین و ایمان کہے، شرکیہ منتر  
سے بوقت ضرورت و بھجوری جھاڑ پھونک جا کر کہے وغیرہ وہ تو مسلمان و مومن، وارث  
جنت (ہے)۔ (اخباری محمد دہلی ص ۱۲-۱۵ نومبر ۱۹۳۹ء)

”شرکیہ منتر“ کو دہابی امام نے جائز قرار دے کر کیا شرک کا دروازہ نہیں کھولا۔

..... عبد الوہاب دہلوی پر ساٹھ معتبر دہابی علماء نے کفر و شرک کا فتویٰ صادر کیا، جسے ان  
کے شاگرد اسماعیل نے ”علمائے الجہدیت کا حلقہ فتویٰ“ کے نام سے شائع کیا تھا۔

طاہر محمد عبداللہ مفتی صاحب مدظلہ العالی ۱۸۰۱ھ از صحت الشہادۃ۔

..... (ابوالخیر محمد عبدالصمد جو دہلوی نے اپنی جماعت کے ”امام“ عبدالستار دہلوی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا ہے:

آپ کے نزدیک حکم (حادث) بتانا شرک ہے۔ مگر خود تم نے اور تمہارے والد (عبد الوہاب) نے اختلاف سے مناظرہ کے وقت ایک غیر مسلم پادری ہلی۔ ہلی مارٹ صاحب کو حکم تسلیم کر کے فیصلہ لیا ہے۔ جس کا اپنے مجھے بابت ماہ ذی الحجہ ۱۲۷۷ھ میں ذکر کیا ہے تو پھر تم اور تمہارے والد بقول خود اعلیٰ شرک ہوئے۔

(اخبار محمدی دہلی صفحہ ۱۷۱-۱۵ اکتوبر

۱۹۳۵ء)

..... عبداللہ روپڑی مشرک:

عبداللہ روپڑی کے چچا اور وہابیوں کے ”مجتہد العصر“ عبداللہ روپڑی کے تعلق احمد اللہ دہلوی نے صاف صاف لکھا ہے:

فخص مذکور مشرک ہے، اس سے پرہیز کرنا لازم ہے، جو پرہیز نہ کریں گے وہ دوزخی ہیں۔ (مظالم روپڑی صفحہ ۳۹ مطبوعہ امرتسر)

اس فتویٰ میں جہاں روپڑی کو مشرک کہا وہاں ان سے تعلق رکھنے والے سینکڑوں وہابی مولویوں اور عوام کو دوزخی بھی قرار دے دیا ہے۔ اس فتوے کی روشنی میں اگر ان لوگوں کے نام لکھے جائیں جو روپڑی سے تعلق رکھتے ہیں تو ایک دفتر تیار ہو سکتا ہے۔

بتائیے! مشرک سے محبت کرنے والے اور اسے اپنا امام ماننے والے تمام وہابیوں کے

حقوق کیا فیصلہ ہے؟۔

خط..... عید الرحمن مگانی نے بھی روپڑی صاحب کے حقوق لکھا ہے:

ہے علم ہے، عقیدہ شرک رکھتا ہے۔ اس کو تو پہ کر کے مسلمان ہونا چاہئے، ورنہ وہ

مسلمانوں میں داخل نہیں اور جس سے سب کو بچنا چاہئے۔ (مظالم روپڑی صفحہ ۴۹)

خط..... یوسف نبھاوری نے یہ فتویٰ صادر کیا ہے:

بلا شک و شبہ ایسا عقیدہ رکھنے والا شخص (عبداللہ روپڑی) مرتد و لحد خارج من

الاسلام ہے، اور پکا مشرک ہے، اس پر جنت حرام ہے۔ اور اس کی کوئی عبادت قبولی

و بدنی و مالی قبول نہیں، ایسے شخص کی کوئی عبادت، و عبادتیں قبول نہیں۔

(مظالم روپڑی صفحہ ۵۱)

ایک اور شرک:

عبداللہ روپڑی کا ایک اور شرک ملاحظہ ہوا..... اس نے ایک مقام پر حقوق کو

”بندہ پرور“ لکھا ہے۔ (فتاویٰ الہدیٰ جلد ۱ صفحہ ۸۰)

”بندہ پرور“ کا معنی ہے ”بندوں کو پالنے والا“ یہ جملہ خدا کی صفت کے طور پر استعمال

ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ وہ اپنی اصول کے مطابق ایسی صفت کو حقوق کے لیے ثابت کرنا

شرک ہے، اور استعمال کرنے والا مشرک۔

نوٹ: نور حسین گر جاکھی نے لکھا ہے: بعض تو ایسے بیوقوف ہوتے ہیں وہ جسے چاہے

کہہ دیتے ہیں ”بندہ نواز“ یا ”بندہ پرور“۔ بندہ اللہ کا ہی ہوتا ہے۔

(الوحید صفحہ ۸۵، از خالد گر جاکھی)

عبداللہ روپڑی وہابی کی حریدہ شریکات:

عبداللہ روپڑی وہابی کے چند حریدہ شریکات ملاحظہ فرمائیں!

ظ۔۔۔ وہابی مذہب میں ”کلی علم“ کے حاصل ہے؟..... کیا یہ لفظ مخلوق کے لیے اور بالخصوص حضور اکرم ﷺ ذات باریکات کے لیے بھی یوں ادا دست ہے یا نہیں؟..... یہ بات کسی دلیل کی محتاج نہیں ہے کہ ”کلی علم“ کا عقیدہ ان کے نزدیک صرف خدا کے لیے ہے۔ اور مخلوق کے لیے ایسا عقیدہ شرک ہے۔ جبکہ روپڑی وہابی نے لکھا ہے:

”حدیث نویسہ مختصم الا علی سے صرف آسمان و زمین میں موجود اشیاء کا علم کلی معلوم ہوتا ہے“۔ (فتاویٰ الہدیٰ جلد ۱ صفحہ ۲۲۱)

نوٹ: یہاں روپڑی صاحب نے حدیث کا جملہ بھی بدل ڈالا ہے حدیث میں اصل؟  
الاصلی ہے۔ ملاحظہ ہوا ترمذی جلد ۲ صفحہ ۱۵۶

ظ۔۔۔ روپڑی وہابی لکھتے ہیں:

”حجرک باثار صالحین سے کسی کو انکار نہیں“۔ (فتاویٰ الہدیٰ ج ۱ ص ۳۴)

یعنی نیک بندوں سے نسبت رکھنے والی اشیاء اور اس کے آثار سے حجرک (برکت حاصل) حاصل کرنا ہاتر ہے اس کا کوئی انکار نہیں کرتا۔

جبکہ اسماعیل دہلوی اور جبکہ صادق سیالکوٹی وغیرہ کے نزدیک یہ چیزیں شرک ہیں۔  
ملاحظہ ہوا فتویٰ اسلامیہ صفحہ ۷۰ اور انوار التوحید صفحہ ۱۵۷، ۱۵۹، ۱۶۱۔

بلکہ وہابیوں نے تو درویش کو کھانا دے کر ثمر و ثمر سے برکت حاصل کرنا شرک ہے۔

(قرآن مجید الموعود میں مترجم صفحہ ۱۷۱)

## عبدالستار دہلوی ڈبل مشرک:

ابوالخیر محمد عبدالصمد جو دہلوی نے اپنی جماعت کے ”امام“ عبدالستار دہلوی کو طالب کرتے ہوئے کہا ہے:

آپ کے نزدیک حکم (لاٹ) بنانا شرک ہے۔ مگر خود تم نے اور تمہارے والد (عبد الوہاب) نے احناف سے منظرہ کے وقت ایک غیر مسلم پادری لی۔ لی سارٹ صاحب کو حکم تسلیم کر کے فیصلہ لیا ہے۔ جس کا اپنے صحیفے بابت ماؤ ذی الحجہ ۱۲۷۷ھ میں ذکر کیا ہے تو پھر تم اور تمہارے والد بقول خود ڈبل مشرک ہوئے۔

(اخبار محمدی دہلی صفحہ ۱۷۱-۱۵ اکتوبر

۱۹۳۵ء)

..... اسی فرق امامیہ (عبد الوہاب دہلوی ملہ عبدالستار دہلوی کی پارٹی) کے حلق محمد جوہ گرامی نے لکھا ہے:

”ان کی رنگ رنگ میں شرک کی محبت رہی ہوئی ہے“۔ (رحمت محمدی صفحہ ۳)

## ثناء اللہ امرتسری کے شرک

دہابیوں کے ”شیخ الاسلام“ ثناء اللہ امرتسری نے لکھا ہے:

”رسول خدا علیہ السلام خدا کے نور ہیں“۔ (فتاویٰ ثنائیہ ج ۲ ص ۹۲)

حضور اکرم ﷺ کو ”خدا کا نور“ ماننا دہابیوں کے نزدیک شرک ہے جس کا وہ عام اقرار کرتے رہتے ہیں، اور فضل الرحمن صدیقی دہابی نے لکھا ہے:

”آپ نور خالق (پیدا کرنے والے کے نور یعنی خدا کے نور) ہیں اس کا مطلب سوائے اس کے اور کیا ہو سکتا کہ آپ خود خدا ہیں۔ معاذ اللہ معاذ اللہ۔ (عید میلاد النبی صفحہ ۶۸)

اگر حضور اکرم ﷺ کو نور خالق کہنے کا یہ مطلب ہے کہ آپ ”خود خدا ہیں“ تو آپ ﷺ کو ”خدا کے نور“ کہنے سے بھی تو یہ شرک لازم آئے گا لہذا اس فتویٰ کی روشنی میں خود بخود اللہ امر تسریٰ مشرک ثابت ہوئے۔

ظ..... یعنی گوید لوی نے حضور کی ذات کو نور ماننا خلاصہ مشرکانہ عقیدہ لکھا ہے۔

(عقیدہ والحمدیٹ صفحہ ۲۸۸)

دوسرا شرک: ثناء اللہ امر تسریٰ نے لکھا ہے:

”مقلدین کو شفاعت رسول ہوگی“ (فتاویٰ ثنائیہ جلد ۱ صفحہ ۱۸۶)

وہابیوں کے نزدیک تقلید کرنا شرک اور مقلدین مشرک ہیں ملاحظہ ہوا طریق محمدی صفحہ ۳۴، مراجع محمدی صفحہ ۱۰۱۲، امین الکاظمی کا تعاقب صفحہ ۳۲، مقرر الجہین صفحہ ۷۴ وغیرہ۔

اب اگر مقلدین مشرک ہیں تو انہیں شفاعت رسول کا مستحق قرار دینے والا کون ہے؟

تیسرا شرک: ”قدیم“ اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔

جبکہ ثناء اللہ امر تسریٰ نے بھی صفت ”اسلامی للزچہ“ کے لیے استعمال کی ہے۔ ملاحظہ ہوا فتاویٰ ثنائیہ جلد ۱ صفحہ ۲۴۴، ۲۴۶۔

اور نور حسین گر جاکھی نے اپنے کتابچے کا نام رکھا ”قداست مذہب الحمدیٹ“ ملاحظہ ہوا التوحید صفحہ ۱۰، از خالد گر جاکھی۔ ایسے ہی یعنی گوید لوی نے ”قداست اہل حدیث“ لکھ

کہ اپنی جماعت کو قدیم بتایا ہے۔ (مقیدۃ الجہد ص ۲۳)

چوتھا شرک: بزرگوں کو خدو دیاز میں کرنا وہابی مذہب میں شرک ہے۔  
وہابیوں کے حکیم صادق سیالکوٹی نے لکھا ہے:

”غیر اللہ کی خدو دیاز شرکوں کا فعل تھا“۔ (انوار الحق ص ۲۵۷)

جبکہ مولوی شامہ اللہ امرتسری نے لکھا ہے:

بزرگوں سے دعا کرنا سنت ہے اور ان کی ”خدو“ کو کوئی پسندیدہ چیز لے جانا

جائز ہے۔ (آزادی شامیہ جلد ۱ ص ۲۶۵)

..... اور شریف بلغاری نے اپنی کتاب کو قارئین کی خدو کے طور پر پیش کیا ہے۔ اس  
کتاب کے ترجمہ و اضافہ کے ساتھ اردو کا قالب دے کر خدو قارئین کیے دیتا ہوں۔

(مصر حاضر میں نوجوانوں کی ذمہ داریاں ص ۲)

(۱۱)

## صادق سیالکوٹی کے شرک:

ایک جگہ پر اس شخص نے رسول کریم ﷺ کو نور مجسم، تمام بیکر نور اور دوسرے  
مقام پر رسول اللہ ﷺ کو ”نور حق نور“ لکھ دیا ہے۔ ملاحظہ ہوا بحال مصلحتی ص ۴۱۸،  
۱۳۶۷ اس مقیدہ کو سخی گوئلوی نے خالصہ شرکاً نہ مقیدہ لکھا ہے۔ (مقیدۃ الجہد ص ۲۳)  
(۲۸۸) گویا یہ آدی اپنے حق تو ہے سے ڈال شرک ہو گیا ہے۔

حکیم عبداللہ کا شرک:



وہاں کے حکیم مہد اطراف جہاں مٹھی خانہ والے لکھا ہے:

”تہا کوئی مشکل کشائی“..... ایک دن میں اپنے اصحاب کے ساتھ دریائے  
تھکر پر پھلیوں کا کارخانہ کھینٹنے کے لیے چلا گیا، پانچ گھنٹے کی دیر میں سخت درد  
ہونے لگا، خشک سالی اور خزاں کا دور تھا، دریائے کوئی پانی میسر نہ آ سکی عجیب کسمپوشی اور  
پریشانی میں اچھا تھا کہ کیا کیا جائے..... خیال پیدا ہوا کہ کیوں تہا کو کے گل سوختہ سے  
مشکل کشائی کا کام لیا جائے، چنانچہ حق کی جلم سے گل سوختہ نکال کر دائرہ پر ملوایا، پانی  
نکل کر بالکل آرام آیا۔ (خاص تہا کو ص ۸۳، ۸۵)

## فضل الرحمان صدیقی کا شرک:

فضل الرحمن وہابی نے اپنی ایک کتاب ”جشن دہلوی عید میلاد النبی ﷺ غلو  
فی الدین“ کے آخری صفحے پر حضور اکرم ﷺ کے متعلق لکھا ہے:

”شہنشاہ دہلی دہا“۔

یہ لقب حضور اکرم ﷺ کے لیے درج کیا گیا، جو کہ وہابی اصولوں سے شرک ہے، مثلاً:

۱..... اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے:

”ہونے میں (مخلوق کو) معبود یاد آتا ہے پروردگار خداوند خدا انجائیں مالک  
الملک، شہنشاہ ہونے..... سوال تمام باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے۔“

(تقریبہ ایمان ص ۳۳، مطبوعہ مکتبہ سلفیہ لاہور)

۲..... خالد گر جاکھی نے لکھا ہے:

مالک الملک (باشاہوں کا بادشاہ) یعنی شہنشاہ..... یہ صفت اللہ تعالیٰ کے

ساختہ ہے۔ (الفرع ۱۵)

ان مہارات کی روشنی میں واضح ہوتا ہے کہ فضل الرحمن دہلوی نے ”شہنشاہ“ کا لفظ حضور اکرم ﷺ کے لیے بول کر شرک کا ارتکاب کیا ہے۔

خواجہ قاسم کا ڈیل شرک:

اسامیل سلفی کے چہیتے شاکر اور رحیم علیوی کے فائدہ و امام بخاری کا نام  
وہابی، غیر مقلد نے اپنی کتاب ”تین ملاحقین“ کے بارے میں لکھا ہے:

یہ کتاب ان پریشان بھائیوں کے بے ”نجات دہندہ“ اور ”مشکل کشا“ عبت ہوئی۔ (تین حلاقیں صفحہ ۳)

اس عبارت سے قاسم وہابی مجددی اعلیٰ مشرک ہو چکا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو "نجات دہندہ" اور "مشکل کشا" کہنا وہابی مذہب میں شرک ہے۔۔۔ ان کے واعظین، خطباء اور مقررین دن رات چلا چلا کر یہ کہتے نہیں سمجھتے کہ "مشکل کشا" صرف اللہ ہے، نجات دہنے والا صرف اللہ ہے۔

خالد گرجا کی نے لکھا ہے: اللہ تعالیٰ کی صفات دو طرح کی ہیں، پہلی خاص صفات دو جو کسی دوسرے پر بولی ہی نہیں جاسکتیں مثلاً:..... (مشکل کشا)۔ (اتحاد صفحہ ۵۷) اگر یہ لٹونی درست ہے تو خواجہ قاسم کا اپنی کتاب کو اور حکیم عبداللہ کا تہا کو کو مشکل کشا کہہ کر مشرک قرار پائیں گے۔ ولا شک فیہ۔

زیر علی کی مہر تصدیق: وہاہیں کے (بزم نمود) محقق و محدث زبیر علی دینی نے لکھا ہے

محقق اہل حدیث دمام، مآخذ المستحسن المقتبہ، شیخ الاسلام، الخطیب حافظ خواجہ محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ۔۔۔۔۔ (حدیث المسلمین صفحہ ۸۷)

اب اس خود ساختہ وہابی محقق دمام اور شیخ الاسلام نے انبیاء و اولیاء کو رہے ایک طرف خود اپنی کتاب کو ”مشکل کشا“ کہا ہے اور لطف کی بات تو یہی ہوگی کہ اس ذہیر طبری کے قلم سے ہی اس کا شرک ہونا ثابت کر دیا جائے۔ تو لیجئے!۔۔۔۔

۱۔۔۔۔۔ ذہیر علی زئی نے ”دع بند یوں کے چند خطرناک عقائد“ کے تحت دوسرے نمبر پر ”شرکیہ عقائد“ کی سرخی بھا کر دع بند یوں کے چند ایسے اشعار نقل کیے ہیں، جن میں انہوں نے اپنے مرشد اور رسول اکرم ﷺ کو ”مشکل کشا“ کہا ہے۔ اور حاشیہ میں ایک دع بندی کی مہارت نقل کر کے مزید وضاحت کردی ہے کہ لفظ ”مشکل کشا“ مخلوق کے لیے بولنا دع بند یوں اور بریلویوں کا عمل ہے۔ اور یہ ”شرکیہ عقائد“ ہیں ملاحظہ ہوا بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم صفحہ ۱۶۔

۲۔۔۔۔۔ یہی ذہیر علی زئی ایک دوسرے مقام پر اس بحث کو نقل کر کے دع بند یوں کو یوں مخاطب کرتے ہیں:

”بریلویوں پر شرک کا فتویٰ لگانے والوں کا بھی اپنے گمراہی کی خبر لی ہے؟  
 حامی اعداء اللہ صاحب بھی رسول اللہ ﷺ ”مشکل کشا“ کہہ کر مد کے لیے پکارتے ہیں اور آل بریلی بھی اسی عقیدے پر گامزن ہیں“۔ (ماہنامہ ساجد صفحہ ۴۳، شمارہ ۲۳)  
 لہذا اب ہمیں ذہیر طبری کے اعداء میں کہنے دیا جائے کہ دع بند یوں پر مخلوق کو ”مشکل کشا“ کہنے کی وجہ سے شرک ہونے کا فتویٰ لگانے والوں!۔۔۔۔۔ یہی عقیدہ آل مجدد وہابیوں

غیر مقلدوں کے ”امام“ خراجہ کا سم اور حکیم عبداللہ کا بھی ہے۔  
 اگر اس عقیدہ کی وجہ سے وہ مشرک ہیں تو تم مسلمان کیسے رہ گئے ہو۔۔۔ دوسروں پر  
 نعرے لگانے والو۔۔۔ کبھی اپنے گھر کی بھی خبر لو۔۔۔ وہ سرکستان بن چکا ہے۔

## قاروق یزادنی کے شرک:

اس شخص کو حقیقت کے خلاف دن رات شیطانی دوسے آتے رہتے ہیں جس  
 کی وجہ سے وہ احناف کو مشرک اور یہودی کہنے سے بھی نہیں شرمانا۔ ملاحظہ ہوا احناف کا  
 رسول اللہ ﷺ سے اختلاف صفحہ ۴۲، ۴۰، ۴۱۔

جبکہ خود اپنی حالت یہ ہے کہ ان کے وجود مرا پا فسود پر شرک کے بدلہ از داغ جبکہ جبکہ واضح  
 دکھائی دیتے ہیں۔ صرف تین کی شکاعت ہی حاضر خدمت ہے:

۵۔۔۔ قاروق نے شریعت کو رسول اللہ ﷺ کا امر قرار دیتے ہوئے لکھا ہے:

”شریعت ہی آپ کے امر کو قرار دیا“۔ (احناف کا اختلاف ص ۲۹)

جبکہ امام ابو ہبیبہ اسماعیل دلموی نے لکھا ہے:

خود بخیر ہی کو یہیں کہے کہ شرع (ان) کا حکم ہے۔ اور ان کا جوئی چاہتا تھا اپنی  
 طرف سے کہہ دیتے تھے اور وہی بات ان کی امت پر لازم ہو جاتی تھی ہوا کسی باتوں  
 سے شرک ثابت ہوتا ہے۔ (تقریرہ الامان ص ۶۹ مطبوعہ مکتبہ سلفیہ لاہور)  
 ۵۔۔۔ قاروق نے مزید لکھا ہے:

”رسول اللہ کا حکم ہے“۔ (ماخوذ)۔ (ایضاً ص ۲۸)

جیکہ دہلوی جی لکھتے ہیں:

کسی کی راہ و رسم کو ماننا اور اسی کے حکم کو اپنی سند سمجھنا، یہ بھی انہی باتوں میں سے ہے کہ خاص اللہ نے اپنی تعظیم کے واسطے ضروری کیا۔ پھر جو کوئی یہ معاملہ کسی مخلوق سے کرے تو اس پر بھی شرک ثابت ہوتا ہے۔ (تقویۃ الایمان صفحہ ۶۹)

اسی کے حاشیہ میں مطاء اللہ حنیف نے لکھا ہے:

مطلب یہ ہے کہ اللہ کے حکم کے سوا کسی کا حکم سند نہیں بن سکتا، جو شخص مخلوق میں سے کسی کے حکم یا راہ و رسم کو سند سمجھے اس پر شرک ثابت ہوتا ہے۔  
 ج۔ ۱۰۰۰ اسامیل دہلوی نے بڑے خود شرک کے راستہ کو بند کرتے ہوئے وہابیوں کے لیے یہ قانون بتایا ہے کہ:

کسی بزرگ کی تعریف میں زبان سنبھال کر یوں اور جو بشر کی سی تعریف ہو سو وہی کرو، سو اس میں بھی اختصار ہی کرو۔ (تقویۃ الایمان صفحہ ۹۶)  
 جیکہ فاروق دہلوی نے ہم سنی مسلمانوں کے بزرگ تو رہے ایک طرف اپنے مولویوں کی تعریف میں بھی مبالغہ سے کام لیا ہے۔ (کتاب مذکور صفحہ ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶)

**داؤد ارشد کا شرک:**

یہ بات واضح ہے کہ عظیم بذات الصدور خدا کی صفت ہے۔ وہ سنوں اور باطن کی باتوں کو جانتا ہے۔ لیکن داؤد ارشد نے خود کو اس صفت کا مصداق بتاتے ہوئے لکھا ہے:

اگر آپ کے باطن میں کوئی دلیل ہے بھی تو وہ بھی فضول و بے کار اور دلیل بننے

کے قابل نہیں۔ (حمود حنفیہ صفحہ ۲۲۰)

باطن میں کیا ہے؟..... بتایا جائے اس فیہ کا علم داد کو کب حاصل ہوا تھا؟

## سچی گوند لوی کا شرک:

اگر یہ کہا جائے کہ ہر فعل رسول اللہ ﷺ دیکھتے ہیں تو اس حاضر و ناظر کے عقیدہ کو شرک اور صاحب عقیدہ کو اس المشرکین تک کہہ دیا جاتا ہے۔ لیکن سچی گوند لوی نے اپنے متعلق لکھا ہے:

جانتا ہوں سب مجھے غافل نہ جانے  
ان کی ہر بات میری نظر نظر میں ہے

(مطرقہ اللہ ید)

(صفحہ ۱۲)

بتایا جائے یہ کس درجے کا اس المشرکین ہے؟۔

## گوند لوی واثری کا شرک:

لوگوں کی ہر بات کو جانتا یہ عقیدہ وہابی و حرم میں رسول اللہ ﷺ کے حق میں بھی شرک ہے۔ لیکن

سچی گوند لوی کہتا ہے: جانتا ہوں سب مجھے غافل نہ جانے (مطرقہ اللہ ید صفحہ ۱۲)  
اور عبد الغفور اثری نے لکھا ہے: دور ہوں لیکن بتا سکتا ہوں ان کی بزم میں کیا ہوا، کیا  
ہو رہا ہے اور کیا ہوئے کو ہے۔ (عمائے یامہ کی تحقیق صفحہ ۱۱۹)

اب بتائیے ایہ ”عالمِ اکل“ اور ”عالمِ ماکان و مائکون“ کے دھوا بیدار شرک و کفر کے کس طبقے میں ہیں؟۔

## ابراہیم سیالکوٹی کی مشرک پسندی:

نبی بخش نام رکھنا وہابیوں کے خود یک شرک ہے، دیکھیئے! ان کی معتبر کتاب تفسیر القرآن بیان صفحہ ۳۲، ۷۷۔

جبکہ ابراہیم سیالکوٹی نے اپنے عقیدے کے مطابق مشرک ہونے والے اسی ”نبی بخش“ سے وحدتی قائم رکھی ہے۔ اس نے غور دکھا ہے:

یہ سارا نقشہ ہم سے ہمارے دوست حاجی نبی بخش صاحب بزاز سیالکوٹی نے بیان کیا۔ (تاریخ احمدیہ ص ۷۱)

اب بتائیے!..... مشرک کا نام رکھنے والے کو دوست بنانا مشرک پسندی اور شرک کو عام کرنا نہیں تو اور کیا ہے؟۔

## صفدر عثمانی کے شرک:

صفدر عثمانی نے اپنے لیے، عربین محمد صدیق کے لیے اور صادق سیالکوٹی کے لیے لفظ ”مولانا“ استعمال کیا (حقیقی جائزہ، ابتدائی، جزائی ص ۷) حالانکہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کو ”مولانا“ کہا گیا ہے۔ ملاحظہ ہو انٹ مولانا فانصرنا علی القوم الکافرین۔ (البقرہ ۲۸۶)

تو ہی مولانا (ہمارا مددگار ہے) پس تو کافر قوم پر ہماری مدد فرما! کیا جو لفظ اللہ کے لیے بولا گیا ہوا اسے مخلوق کے لیے استعمال کرنا وہابی مذہب میں شرک

نہیں؟ ہم حضور ﷺ کو حاضر و ناظر یا فیہ جاسنے والا کہیں تو پوری ادھائی پارٹی آسمان سرچ  
 اٹھالیتی ہے کہ دیکھو! شرک کر بیٹھے، جو لفظ اللہ کے لیے استعمال کیا گیا اسے نبی ﷺ کے  
 لیے بولتے ہیں۔ اب کیا خیال ہے یا تو یہ لوگ جہاد عقیدہ تسلیم کریں ورنہ (اپنے قانون  
 کے مطابق) شرک ہونے کے لیے تیار ہو جائیں۔

پوچھیے! وہ کون سی چیز قبول فرمائیں گے۔

ظ..... ”مولانا“ جملے میں لفظ ”مولا“ کا معنی ہے مددگار تو گویا حکیم مصدقؑ ثانی مولویوں کو  
 مددگار مان کر بھی شرک ہوئے۔

ظ..... اور یہ بھی ذہن نشین رہے کہ اسی طرح انہوں نے اپنے ”مخلص ساتھی“ محمد  
 صدیق سے کتاب کی اشاعت میں صرف تمنا بہت نہیں بلکہ بھرپور تعاون لیا ہے جس کا  
 ذکر کتابچے میں ہے ملاحظہ ہوا تحقیقی جائزہ جڑاوا، ابتدا ہیہ۔

اب اگر سنی لوگ حقوق سے مدد لے کر شرک ہو جاتے ہیں تو حکیمؑ ثانی اس شرک سے کیسے  
 بچ سکتا ہے؟

ظ..... مصدقؑ ثانی صاحب اپنے آپ کو بڑے غر سے حکیم بھی گردانتے ہیں (گو نعم حکیم  
 ہی کیا!)۔ جبکہ قرآن پاک میں کئی مقامات پر لفظ حکیم اللہ تعالیٰ کے لیے استعمال کیا گیا  
 ہے دیکھیے! ان کی کتب کے ٹائٹلز پر ان کا نام، لہذا ادھائی اصولوں کے مطابق مصدقؑ ثانی  
 نے لفظ ”حکیم“ استعمال کر کے بھی شرک کا ارتکاب کیا ہے۔

ظ..... حکیم کا نام جو مصدق اور نسبت (ثانی، ثانی کی طرف نسبت ہے) بھی قرآن و سنت  
 سے ثابت نہیں اور ادھائی مذہب کے گرو، مولوی اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے ”منکھوت





بھی اٹھا کر دیکھ لیں تو انہیں اس میں اللہ تعالیٰ کے لیے لفظ ”خدا“ کا استعمال مل جائے گا جبکہ ابو عبد اللہ و کتور محمد زاہد قریشی نے لکھا ہے:

خدا کا لفظ غیر اسلامی اور مشرکانہ ہے، جیسے مشرک آتش پرستوں نے اسلام کے خلاف ضد و بدعات کی وجہ سے مانج کیا ہے۔ اس مشرکانہ لفظ خدا کا استعمال قرآن کے مطابق کبروی اور مکرہی بھی اور گناہ و شرک بھی۔ (اللہ تعالیٰ کافی ہے صفحہ ۲، ۳)۔  
یعنی اللہ تعالیٰ کے لیے ”خدا“ کا لفظ استعمال کرنا شرک ہے۔ اس فتویٰ کی رو سے اللہ تعالیٰ کے لیے لفظ ”خدا“ استعمال کرنے والے تمام وہابی مشرک قرار پاتے ہیں۔

نوٹ: ہمارے نزدیک فقط خدا کا صرف اللہ تعالیٰ کے لیے استعمال درست ہے، کسی اور کے لیے نہیں، کیونکہ اس کا معنی ہے وہ ذات جو خود بخود ہو، اور اسے کسی نے بنایا نہ ہو، اور یہ صرف اللہ تعالیٰ کی شان ہے۔ ا کا بر علماء مفسرین کا بھی یہی موقف ہے۔ بطور مثال تفسیر کبیر جلد ازب، تفسیر سورۃ فاتحہ ص ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶

و در اثر شکست خود را اعلام

غیر مقلدین میں کتنے ایسے افراد ہیں کہ جن کے نام منگھولات اور خود ساختہ اور الفاظ کے جس مجموعہ کو وہ نام کا درجہ دیتے ہیں، ابھی ہم وہ مجموعہ قرآن و حدیث سے ثابت نہیں ہوتا۔۔۔ مثلاً: شمس الدہلوی، نذیر حسین دہلوی، نواب صدیقی حسن بھوپالوی، وحید انور ماہی، سعید حائلی، بشیر الرحمن سہلی، طالب الرحمان زیدی، حافظ محمد ابراہیم میر، پرویز مسعود میر، امیر حمزہ، بشیر ربانی، محمد زبیر علیزئی، دادا داد شہ، غلام مصطفیٰ ظہیر، احسان الہی ظہیر، اجتہاد الہی ظہیر، حبیب الرحمن زرداری، حلیف ربانی، نذیر حسین دہلوی،

سچی گوندلوی وغیرہم۔

جبکہ اس طائفہ کے گروہ سائیل دہلوی نے لکھا ہے:

”من معذرت نام شرک تھا۔“ (تقریب تلاویح صفحہ ۶۸)

اگر معذرت نام شرک ہے تو ایسے نام رکھنے والے کون ہیں؟ فیصلہ خود کیجئے!

تیسرا اور چوتھا شرک: تصویر سازی و تصویر آویزی

مبشر ربانی مفتی جمال الدعوہ (کالعدم فکری طبع) نے لکھا ہے:

بعض ائمہ دین نے بھی اپنے علماء کی تصاویر اتر دیا کر اپنی دکانوں پر آویزاں کر رکھی ہیں، جو کہ سراسر ناجائز و حرام ہیں۔ (مقالات دہائیہ صفحہ ۱۵)

حریہ لکھا ہے:

”اس طرح شرک اولاد آدم میں بذریعہ تصویر داخل ہوا۔“ (ایضاً ص ۱۵)

ایک مقام پر تصویر کے محل کو شرک، حرام اور یہودیوں جیسا محل قرار دیا ہے۔ ملاحظہ ہو مقالات ص ۱۴، ۱۵۔

مبشر ربانی کے نزدیک جب تصاویر بننا اور لٹکانا شرک ہے اور ان کے وہابی، غیر مقلد، انگریزی ”ائمہ دین“ افراد نے ایسا کیا ہے تو ظاہری بات ہے اس فتویٰ کی رو سے وہ ذلیل شرک قرار پائے۔

صرف یہی بات نہیں بلکہ اب تو وہابیوں کی طرف سے متعدد ایسی کتب مخر جام پر آنچلی ہیں، جن میں وہابی مولویوں کی باقاعدہ اور بے شمار تصاویر موجود ہیں مثلاً:

سر دلبران۔۔۔ از عزیز الرحمن یزدانی، برادر حبیب الرحمن یزدانی۔

یزدانی کی موت اہل دل پر کیسی گزری ہاقصور۔ وغیرہ۔

پانچواں شرک: تصویر فرودشی

ماہنامہ ”الدمعہ“ کے مدیر امیر حمزہ نے اپنے وہابیوں کی توحید کو چھوڑنے اور شرک کو قدم بھانے کی دعوت بھری تحریک کے حعلق لکھا ہے:

اچھا اب تو کوئی توحید کے نعرے لگانے والے اور اقامت دیں گا پر جم بلند کرنے والے بھی شیطان کے اس تصویرری جال میں بری طرح پھنسے دکھائی دے رہے ہیں۔ وہ اپنے بڑوں اور شہیدوں کی تصاویر کو گمروں کی زینت بنائے بیٹھے ہیں۔ ان کاغذی جتوں کو رنگین چھپا کر اپنے جلسوں میں فروخت کر کے طریق آزری کو تقویت دے رہے ہیں۔ اس باطل فعل کے ساتھ حق کے کچھ نکلات گئے کہ حق و باطل کی ملاوٹ کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ ایسا اس لیے کیا گیا ہے کہ باطل اس وقت تک پنپ نہیں سکتا۔ جب تک اسے حق کا کچھ سہارا نہ دیا جائے۔ (شاہد، بیشت صفحہ ۳۲)

اس جیگراف کا مطلب یہ ہے کہ وہابیوں کا تصاویر کو رنگین چھپا کر اپنے جلسوں میں فروخت کرنا ”کاغذی جتوں“ کو بیچنا اور ”طریق آزری“ کو تقویت دینا ہے۔

اب بتائیے!۔۔۔ جتوں کو فروخت کرنے والا اور آزری پرست کے طریقے کو مضبوط کرنے والا یہ بانی فرقہ کیا ہے؟۔ مسلمان یا مشرک اور بت پرست؟۔

چھٹا شرک: علیحدہ قبر بنانا

امیر حمزہ نے مزید لکھا ہے:

کسی بزرگ کی قبر کو قبرستان سے الگ بنانا شرک کو قدم بھانے کی دعوت دینا ہے۔

(شاہراہ بہشت صفحہ ۳۱)

یہ شرک بھی وہاں ہیوں نے اپنا کر شرک کو قدم بھانے کی دعوت دی ہے جس پر متعدد شواہد ہیں، چلیے!۔۔۔ ہم اپنی طرف سے نہیں، خود اس امیر حمزہ سے ہی ثابت کر دکھاتے ہیں۔۔۔ چنانچہ لکھا ہے:

ط۔۔۔ احمدیٹ حضرات نے امیر المہاجرین مولانا مہدائے کوان کے مد سے میں دفن کر دیا۔۔۔ (شاہراہ بہشت صفحہ ۳۱)  
ط۔۔۔ مزید لکھا ہے:

اور اب مولانا مہدائے حیا نوی کو بھی عام قبرستان سے الگ دفن کر کے ان کی قبر کو منفرد بنادیا گیا ہے۔ (ایضاً صفحہ ۳۱)  
یہ صرف دو مثالیں ہیں۔ تلاش کرنے سے اور بھی شواہد مل سکتے ہیں، مثلاً:  
ابراہیم میر سیالکوٹی کی قبر بھی قبرستان سے الگ وہاں ہیوں نے ایک مید گاہ کی عمارت میں بنا رکھی ہے۔ جن سے واضح ہے کہ وہاں ہیوں نے اپنے مولویوں کو قبرستان سے الگ دفن کر کے شرک کو قدم بھانے کی دعوت دی اور شرک کے گیت کھول دیئے ہیں۔  
ساتواں شرک: غلام رسول وغیرہ نام رکھنا  
وہاں کا فتویٰ ہے:

”آج کل جو لوگ غلام فلاں، مہد فلاں نام رکھتے ہیں، انہیں شرک ہے۔“

(احمدیٹ امرتسر ۲۵ جولائی ۱۹۷۲ء مولانا شاہد الدین امرتسری لٹریٹری طائے حدیث جلد ۹ صفحہ

(۱۳۶)

لٹریٹری طائے جلد ۹ صفحہ ۷۳ پر بھی غلام نبی، غلام فلاں وغیرہ ناموں کو شرک مانا ہے۔



اور آج وہابیوں کے محسوس میں ”غیر اٹھ“ کے نعروں کی بڑی دھوم دھام ہوتی ہے۔ نتیجہ صاف ظاہر ہے۔

دسواں شرک: قبر پرستی  
امیر حمزہ نے لکھا ہے:

قبر پرست اپنے اپنے بزرگوں کے شاندار محرابات کی تصاویر کو اپنے گھروں کی زینت بنائے ہوئے ہیں۔ یعنی قبر پرستی کی یہ مختلف شکلیں اور صورتیں ہیں جو وہابیوں کی پابجی ہیں۔ (شاہراہ بہشت صفحہ ۳۳)

یعنی محرابات کی تصاویر بنانا، قبر پرستی ہے اور ایسا کام کرنے والے قبر پرست، مشرک۔ اب ملاحظہ فرمائیے!..... کہ قبر پرستی کے اس شرک کو وہابیوں نے کس حد تک اپنا کر غلو کو قبر پرست اور مشرک ثابت کر دیا ہے۔

۱..... ہر اہم میرزا گلپانی کی کتاب ”تاریخ احمدیہ“ مطبوعہ سرگودھا کے ناشر علی گڑھ پر روضہ رسول ﷺ کی تصویر بنائی گئی ہے۔

۲..... صادق سیالکوٹی کی کتاب ”صلوٰۃ الرسول“ کے ناشر علی گڑھ پر بھی گنبد حضرت ا کی تصویر

ہے۔

۳..... غلام رسول قلعوی کی ”سوانح حیات“ کے ناشر علی گڑھ پر بھی روضہ پاک کی تصویر موجود

ہے۔

۴..... عبداللہ بہاولپوری کے رسالہ ”کھامروے سنتے ہیں؟“ کے ناشر علی گڑھ پر بھی قبروں کی

تصویریں ہیں۔

۵۔۔۔۔۔ مہر رہائی کے کتابچے ”عید میلاد النبی“ کا ناٹکل گنبد خضرآباد سے آراستہ ہے۔

۶۔۔۔۔۔ ماہنامہ ”صراطِ مستقیم“ آف کراچی کے جلد بابت ستمبر ۱۹۹۳ء اور اگست ۱۹۹۵ء کے فرسٹ پیج پر درودِ پاک کی تصویریں نمایاں ہیں۔

۸۔۔۔۔۔ فضل الرحمن مدنی کے کتابچے ”جشنِ مجلسِ عید میلاد النبی ﷺ مخلوقِ اللہ ہیں“ کے ناٹکل پر بھی فوٹو موجود ہے۔

۹۔۔۔۔۔ عبدالرشید عراقی کی تالیف ”الحمدیٹ کے چار مراکز“ کے ناٹکل پر روحانی مرکز (امرتسر) لکھ کر نیچے مسجد نبوی اور گنبد خضرآباد کی تصویریں دی ہیں۔

نوٹ: امرتسر لکھ کر مسجد نبوی اور گنبد مبارک کا نقشہ دینا اس بات کی غمازی کر رہا ہے کہ وہاہوں کے نزدیک امرتسر مسجد نبوی اور گنبد خضرآباد کا نام ہے، یا ان مقدس مقامات کو امرتسر قرار دیا ہے دونوں میں کوئی بھی صورت حال ہو بہر حال قابلِ مذمت اور لائقِ مذمت ہے کیونکہ کہاں امرتسر اور کہاں ”شہرِ رسول ﷺ“ مدنیہ طیبہ اور گنبد خضرآبادی؟.....

۔۔۔۔۔ چہ نسبت خاکِ درِ بے عالمِ پاک

۱۰۔۔۔۔۔ ”تھے اور مزارات کی تعمیر ایک شرعی جائزہ“ (مؤلف محمد بن ابراہیم بن عبد العلیف آل فیل)۔ (مترجم مفتی الرحمن مبارکپوری) کے ناٹکل پر مزار کی تصویر ہے۔

۱۱۔۔۔۔۔ عید میلاد النبی ﷺ اور اسلام کا تقابلی جائزہ (از قلم حافظہ مصباح ضیاء تائید قاری عبداللطیف دہانی فیصل آبادی) کے پہلے صفحہ پر گنبد خضرآباد کا نقشہ ہے۔

۱۲۔۔۔۔۔ ”نماز نبوی احادیثِ صحیحہ کی روشنی میں“ (تالیف ڈاکٹر الدین الہابی ترجمہ و تہذیب صادق غلیل) کے ناٹکل پر مسجد نبوی اور درودِ مقدس کا فوٹو موجود ہے۔



۱۳..... زیرِ طبری کے کتابچے ”بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم“ کے ناسل پر ایک حوالہ کا نقشہ دیا گیا ہے۔

۱۴..... ابراہیم سیالکوٹی کی کتاب ”سیرت مصطفیٰ“ پر بھی گنبدِ نضرہ کی تصویر دی گئی ہے۔

یہ چند مثالیں ہیں، کوشش کرنے سے متعدد شواہد مل سکتے ہیں، امیرِ حمزہ کے فتویٰ سے یہ ساری کاروائی بت پرستی ہے اور ایسا کرنے والے سب کے سب بت پرست۔

## زیرِ طبری کی خوش فہمی کا زالہ :

زیرِ طبری دوسروں کو قبر پرست قرار دے کر اپنے حشاک کہتے ہیں:

”اہلِ حدیث حق پرست تو ہیں، لیکن اکابر پرست، قبر پرست اور خود پرست نہیں۔“

(ماہنامہ المسالحدیث، صفحہ ۳۱ شمارہ نمبر ۲۳)

جبکہ حقائق و واقعات اور مذکورہ حوالہ جات نے ثابت کر دیا ہے کہ وہابی لوگ مشرک، قبر پرست اور بت پرست ہیں، بلکہ مشرک کے دروازے کھولنے والے مشرک کو قدم بچانے کی دعوت بھی یہی لوگ دیتے ہیں اور طریقِ آزری کو بھی انہی لوگوں نے جاری کر رکھا ہے، مشرک کی تمام صورتیں ان میں رائج ہیں۔

مبشرِ ربانی اور امیرِ حمزہ (زیرِ طبری کے جانی دوستوں) نے اس حقیقت کو بے غلاب کر کے ان کے منہ پر ڈانٹے دار چھڑا دیا ہے۔ کسی تیسرے آدمی کی ضرورت ہی نہیں چھوڑی۔

کیا خوب جو ”یار“ پردہ کھولے  
چاند وہ جو سر چاند کر پو لے

## زبیر علی زئی کی اکابر پرستی:

زبیر کی ”اکابر پرستی“ کی ایک عمدہ مثال خود اسی کے قلم سے ملاحظہ ہوا۔۔۔ لکھا ہے:۔۔۔۔۔ سید نذیر حسین دہلوی رحمہ اللہ نے صحیحین کے راوی محمد بن فضیل بن غزوہ ان پر جرح کی۔ (معیار الحق صفحہ ۳۹۶)۔ (ماہنامہ ایٹ صفحہ ۱۱، شمارہ نمبر ۲۳)

اور بطور وضاحت لکھا ہے: ”کوئی یہ نہ کہے کہ میں نذیر حسین وغیرہ میرے نزدیک متروک ہیں۔“ (ماہنامہ ایٹ صفحہ ۳۰، شمارہ نمبر ۲۳)

یعنی صحیحین کے راویوں پر جرح کرنے کے باوجود وہ اپنی مجددی ملاں، نذیر حسین دہلوی ”رحمہ اللہ“ کے جملے کا بھی مستحق ہے اور متروک بھی نہیں۔

جبکہ اسی زبیر طبریزی نے لکھا: ”اس پر تین دور میں بعض ”اہل الرائے والا ہوائی“ نے بے شمار وسیع کاریں، شعبہ بائیں اور مخالفہ دینوں کے علاوہ انہوں نے صحیحین اور محدثین کا مرتبہ و عزت کمٹانے کی نامساعد اور قابل مذمت کوشش کی ہے۔۔۔۔۔ کے معلوم تھا کہ ایک ایسا دور آنے والا ہے جب مسلمانوں کی راہ کے خلاف چلنے والے بدعتی صحیحین (بخاری و مسلم) کی احادیث اور راویوں پر اتنے عداوتیں چلے کریں گے۔

(نور البصائر صفحہ ۳۰ طبع سوم)

نذیر حسین دہلوی نے صحیحین پر جرح کی اس لیے وہ ان عبارات کا پورا پورا مصداق ہے۔ وہ اہل الرائے والاحواء کے طریقہ پر گامزن ہو کر شعبہ بائیں، وسیع کاری اور



کو "قادوق اعظم" کہتی ہے۔ صدیق اکبر کا معنی "سب سے بڑا سچا" اور قادوق اعظم کا مطلب "سب سے بڑا حق و باطل کا فرق کرنے والا" ہے۔

اب یہ صفتیں اپنے حقیقی معنی کے اعتبار سے صرف اور صرف ذات خداوندی کے لیے ہی خاص ہو سکتی ہیں۔۔۔ کیونکہ درحقیقت خدا ہی سب سے زیادہ سچا اور سب سے بڑا حق اور باطل میں فرق فرمانے والا ہے۔۔۔ لیکن امت کے اعتبار سے اور کل گونگوں میں حضرات اہل کرم و مرضی اللہ جنہا کو یہ خاص صفتیں ملی ہیں۔ جبکہ وہابی توحید کے اعتبار سے ویسے بھی "اکبر" (سب سے بڑا) اور اعظم (سب سے اونچا) صرف خدا کے لیے ہی ہونا چاہئے۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ان صفتوں کو مخلوق کے لیے بھی استعمال کرتے ہیں۔ گویا نوالہ میں ایک وہابی مولوی کا نام "محمد اعظم" ہے۔۔۔ حافظ محمد گوندلوی کی دکان کا نام مطلب اعظم (درس صحیح بخاری صفحہ ۲۲، ۳۱) اور تقریر کا نام "درس اعظم" ہے۔ (درس صحیح بخاری صفحہ ۱۳، ۱۵، ۲۰) اور اس لہذا اصل نام اعظم ہے۔ (ایضاً صفحہ ۱۰) اور "اکبر" نام کے آدمی بھی دیکھنے سنے میں آئے ہیں اور پھر صدیق اکبر اور قادوق اعظم کو عام طور پر بولتے بھی ہیں اور ان کی کتب میں بھی جگہ جگہ مرقوم ہیں۔ ملاحظہ ہوا تو نوی کتابیہ ج ۲ صفحہ ۵۲۹، تاریخ الجہد ۷ صفحہ ۲۰۵، ۲۷۴، طریق حمیری صفحہ ۳۲، ۳۸، ۴۶، سر دلیراں صفحہ ۷۲۴ وغیرہ۔

اب وہابیوں کے اصول کے مطابق خدا کی صفتیں مخلوق کے لیے تسلیم کرنا شرک ہے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو "صدیق اکبر" اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو "قادوق اعظم" کہنے والے مشرک ہونے چاہئیں۔ لیکن وہ یہاں چشم پوشی ہی نہیں پوری مسلمانانہ دعاوت اور کالت سے کام چلاتے ہیں، انکو تو صرف سنی مسلمانوں کے لیے بھار کھے ہیں۔

بارہواں شرک: لفظ مولانا کا استعمال

لفظ ”مولانا“ ایک تو یہ قرآن مجید میں صرف اللہ تعالیٰ کے لیے استعمال ہوا ہے مثلاً: انت مولانا (البقرہ، ۲۲۶) صرف توحی ”مولانا“ ہے۔

اور دوسرے اس کا معنی ہے ”مددگار“۔ اب جو لفظ صرف اللہ کے لیے بولا گیا ہو اور جس کا معنی بھی ”مددگار“ ہو اسے مخلوق کے لیے بولنا دہائی مذہب میں شرک ہے۔

لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ دہائی حضرات اپنے ہر اے، غیرے، تقویٰ خیرے، مولوی ملاں اور جاہل و اجمل خلیفہ کو بھی ”مولانا“ (ہمارا مددگار) کہتے ہیں، جو کہ ان کے اصول کے مطابق سراسر شرک بلکہ ظل شرک ہے۔

تیسرے ہواں شرک: بہت کی صدارت میں تقریر

غیر مقلد وہابیوں کی انجمن مفاد المسلمین یا لکھنؤ کے صدر نے وہابیوں کی مرکزی جمعیت الحمد للہ کے سابق ناظم اعلیٰ جو کے بعد میں جمعیت کے امیر بھی مقرر ہوئے یعنی اسماعیل سلی آف گوجرانوالہ کے ایک شرمناک کارنامے بلکہ ان کے اصول کے مطابق ایک شرک کا تذکرہ کرتے ہوئے ان کا تعارف یوں کر کیا ہے:

”مولوی محمد اسماعیل صاحب وہ گائری ہیں جو مردہ سہاش چند بوی کے فوٹو کی صدارت میں تقریر کر چکے ہیں۔ ایسے موجد ہیں جو بہت کی صدارت میں تقریر کریں۔“  
(حافظ محمد شریف صاحب کی تھابازیں صفحہ ۶)

واضح بات ہے کہ اس شرک میں ان کے ساتھ دوسرے دہائی بھی ضرور شریک ہوں گے۔ وہابیوں نے توحید کے نام پر گستاخیوں کا دروازہ کھول رکھا ہے:

وہابیوں کے مشہور خاتمان غزنوی کے ”چشم و چراغ“ پر دلیسرا ابو بکر غزنوی نے اس حقیقت سے پردہ اٹھاتے ہوئے وہابیوں کو وصیت کی ہے کہ وہ موصد کھلا کر گستاخیوں کو ارتکاب مت کریں۔ اصل مہارت ملاحظہ ہوا

موصد ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آدمی بے مہار ہو جائے اور رسیاں تڑا بیٹھے، بے ادب اور گستاخ ہو جائے اہل اللہ کی شان میں گستاخیاں کرے، محسنوں کا گریبان پھاڑے اور کبے کے میں تو حید کے تقاضے پورے کر دہا ہوں۔  
(جماعت احمدیہ سے خطاب مطبوعہ انجمن تقویۃ الاسلام ۴ فیصل محل روڈ لاہور)

## وہابیوں کے خلاف تو حید کا رٹا ہے:

سطور ذیل میں وہابیوں کے نامور عالم عبدالقادر حساردی کی چند مہارات بلا تہرہ پیش خدمت ہیں، جن سے ہر آدمی بخوبی اندازہ لگا سکتا ہے کہ وہابی کیا ہیں اور ان کے تو حید تو حید کے نعروں میں کتنی حقیقت کا رفا ہے؟

عبدالقادر حساردی نے ”سیاحۃ الہمان بمناکۃ اہل الایمان“ کے نام سے ایک رسالہ لکھا، اس کے آغاز پر آیت ”وَلَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَلَا لِلشَّيْءِ مِمَّا خُلِقَ مِنْ دُونِ اللَّهِ سَجْدًا“ کے نام سے ایک رسالہ کرتے ہیں: یعنی شرک کرانے والی عورتیں جب تک شرک نہ چھوڑیں ان سے نکاح مت کرو۔ بہت ہی کم ایسے اہل تو حید، احمدیہ، اہلسنت و جماعت ہوں گے جو خدائے تعالیٰ کے اس فرمان پر عمل کرتے ہوں گے، لہذا یہ اپنے کسی عزیز کا نکاح کسی موصد لڑکی سے کرتے ہوں گے اور اپنی یا اپنے کسی عزیز کی دیندار لڑکی کا نکاح کسی موصد قبیح سنت لڑکے سے کرتے ہوں گے، ورنہ اکثر تو حید، تاج سنت کا دم بھرنے والے حضرات

خدا تعالیٰ کے اس فرمان کی کچھ پروا نہیں کرتے، بدین، مشرک، مجتہد، محدثوں سے کٹاج کر لیتے ہیں، اور مشرکوں، بدعتیوں، بدعتیوں کے حوالے اپنی دھندل لڑکیاں کر دیتے ہیں جو پرلے حد جہاں کا ظلم، بے انصافی اور بے غیرتی ہے۔

۵۔۔۔۔۔ حریذ لکھا ہے: انا الحمد للہ کی کیسی بے غیرتی اور بے شری ہے کہ ان سب فرقوں کو گمراہ بھی جانتے ہیں اور پھر ان سے مناکحت بھی کرتے ہیں، جب یہ مشرک اور بدعتی ہیں تو پھر ان سے محبت کی مجالست اور مناکحت کس طرح روا ہو سکتی ہے؟ کچھ غیرت سے جواب دو؟۔ (ایضاً صفحہ ۱۰)

۵۔۔۔۔۔ حریذ لکھا ہے: حنفیوں کی لڑکیاں مراسم شرک کرنے والیاں چنگھہ مصداق شرع کا فرہ ہیں لہذا مسعود بن احمد عیث کہ ان کا نکاح میں لانا اور ان کے نکاح پر اقامت رکھنا حرام ہوا۔ (ایضاً صفحہ ۱۱)

۵۔۔۔۔۔ حریذ لکھا ہے: جو لوگ ایسی کھوار قوموں ذاتوں کا کھوار عقائد کے بے دینوں گمراہوں کا فردوں مشرکوں بدعتیوں کو نکاح دیتے ہیں اور ان سے لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ہمارے تقدس کی ”ساک“ ہیں وہ حاصل خود بے دین بدعتی اور کافر ہیں، اگر مسلمان ہوتے تو ایسا حرام نہ کرتے۔ ان سے تو مرزائی اس میں کچھ ہمار ہیں کہ وہ غیر مرزائیوں سے نہیں کرتے، شیعہ بھی غیر شیعہ کے سنیوں سے نہیں کرتے اسی طرح بہت سے فرقے ہیں جو اپنے مذہب سے باہر نہیں کرتے۔ لیکن یہ نام لہا انا الحمد للہ ایسے بے وقوف ہیں اور کچھ غیرت مذہبی نہیں رکھتے۔۔۔۔۔ پھر ان بے وقوفوں سے بڑھ کر اسحق وہ طاہر مولوی ہیں جو ان مخالف مذہب مرد و عورت کا نکاح پڑھتے ہیں، وہ صرف چار روپیہ کے بدلے

اپنا ایمان فروخت کر رہے ہیں حالانکہ یہ جانتے ہوئے کہ اہل بدعت سے مناکحت ٹھیک نہیں ہے۔ غم ہائیل۔ مولوی اب طالب دنیا چھوڑ ہو گئے۔ وارث علم و سیر کا پتہ لگائیں۔  
(ایضاً صفحہ ۱۹، ۲۰)

۵۔۔۔ مزید لکھا: آج اسلام کے درمیان کا یہ حال ہے کہ شان کو اصل ایمان کی خبر ہے نہ دین کی نہ قرآن کی نہ سنت کی بس چاروں طرف بدعات ہی چھا گئی ہے حتیٰ کہ اہل حق پر بھی اہل بدعات کی کثرت نے اثر ڈال دیا۔۔۔۔۔ آج اہلحدیث کہلانے والے اہلخاص بھی احادیث نبویہ سے فحشت اور بے پرواہی اس طرح کر رہے ہیں جس طرح اہل بدعت کیا کرتے تھے۔۔۔۔۔ اہلحدیث کہلانے والے آج اہل بدعت کے ساتھ ہر دینی کام نماز، سلام، جنازہ، نکاح، بھالست وغیرہ میں اشتراک کر کے ان میں ایسے جذب ہوئے ہیں کہ ان کا عین بن گئے ہیں۔ (ایضاً صفحہ ۱۳)

کیا ان مہارات میں حصاروی صاحب نے اپنے ہم غصب وہابیوں کو بے وقوف، بے غیرت، بے شرم، ظالم، نام نہاد اہلحدیث، ماحق قرآن و سنت کے مخالف، حرام کار، شرک پسند، مشرکوں سے تعلقات قائم کرنے والے، بے دین، کافر، بدعتی اور ایمان فروخت کرنے والے نہیں کہہ دیا؟

ع جو کچھ کیا اس نے کیا بے خطا ہوں میں

**بدعت کی تقسیم، وہابیوں کا ایک اور شرک:**

نواب صدیق حسن بھوپالوی لکھتے ہیں:

علامہ نووی نے بدعت کی واجب، مستحب، مکروہ اور مباح کی طرف تقسیم کی



ہے اور ان کے علاوہ دیگر نے حسد اور سب کے طرف تقسیم کی ہے جیسا کہ اہل بدعت کی اس جماعت نے کہا ہے جن کے دلوں میں پھلے (شرک) کی محبت چا دی گئی اور اس تقسیم کے ثبوت میں کتاب ہے نہ سنت مجھ ہے ان لوگوں نے اس تقسیم کو اپنی طرف سے گھڑ لیا ہے اور اہل حق نے ان کا شدید رد کیا ہے۔

(السراج الوہاج جلد ۲ ص ۱۶۹ دارالکتب المصریہ)

(بیروت ۱۳۲۵ھ)

اب دیکھیں اس وہابیہ نہ فتوے کی رو سے کون کون شرک اور پھلے کی محبت پہنے والا قرار پاتا ہے۔

۱۔۔۔ وہابیوں کے شیخ الاسلام ابن تیمیہ حرامی لکھتے ہیں:

دین میں بدعت کا نکالنا اگر چاہل میں نہ صوم ہے، جیسا کہ کتاب اور سنت کی اس پر دلالت ہے، اور اس میں بدعات قولیہ اور فعلیہ برابر ہیں، کیونکہ نبی ﷺ نے ہر طریق عموم فرمایا: ہر بدعت گمراہی ہے۔ اور اس حدیث کے عموم پر عمل کرنا واجب ہے، اور جس نے بدعت کی دو قسمیں کی ہیں: حسن اور قبیح اس نے خطا کی ہے، جیسا کہ فقہائے متکلمین اور صوفیاء نے کیا ہے اور ہر وہ طریقہ جو نص نبوت کے خلاف ہو وہ گمراہی ہے

اور جس کام کا نام بدعت حسد رکھا گیا ہے اور اس کا حسن دلائل شریعہ سے ثابت ہے تو اس کے لیے دو چیزوں میں سے ایک لازم ہے:

(۱) یا تو یہ کہا جائے گا کہ وہ کام دین میں بدعت نہیں ہے، مگر چاہاں کو اہل حق کے اعتبار سے بدعت کہا جائے گا جیسا کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا: "نعم البدعة هذه"۔

(۲) پایہ کیا جائے کہ حدیث ہر بدعت گم راہی ہے، اس کا حکم عام ہے، مگر اس سے بعض بدعات خاص کر لی گئی ہیں کیونکہ اس عموم کا معارض مانع ہے اور جیسا کہ کتاب اور سنت کے اور عموماً، تخصیص کے بعد اپنے عموم پر باقی رہتے ہیں، اسی طرح یہ حکم عام بھی ہے۔ (مجموع الفتاویٰ، جلد ۱۰ صفحہ ۲۱۵، ۲۱۴، دارالکلیل، ریاض، ۱۴۱۸ھ)

ظ۔۔۔ ابن حیب نے بدعات سنیہ کا ذکر کرتے ہوئے حریف لکھا ہے:

اسی معنی کی وجہ سے فطرنج اور جوئے کی دیگر اقسام مکروہ ہیں کیونکہ یہ آپس میں عداوت اور بغض پیدا کرتی ہیں۔ اسی طرح غنا ہے کیونکہ یہ دل میں نفاق پیدا کرتا ہے اور زنا کی طرف ابھارتا ہے اور قلب کو علم بافح اور عمل صالح سے روکتا ہے اور برائیوں کی دعوت دیتا ہے اور نیکیوں سے منع کرتا ہے۔

اسی طرح بدعات اعتقاد یہ اور علیہ ہوتی ہیں، جو کمالات طیبہ اور اعمال صالحہ سے روکتی ہیں اور وہ حق کے ذک کو متضمن ہوتی ہیں اور ان میں اعتقاد اور عمل کا نساہت ہوتا ہے۔

(مجموع الفتاویٰ جلد ۲۰)

صفحہ ۱۰، دارالکلیل، ریاض، ۱۴۱۸ھ)

ظ۔۔۔ ابن حیب نے بدعت حسد کی تعریف میں لکھا ہے:

جو علماء بدعت کی حسد اور سنیہ کی طرف تقسیم کے حاکم ہیں، ان کے نزدیک بدعت حسد کے لیے یہ ضروری ہے کہ جن اہل علم کی اقتدا کی جاتی ہے، انہوں نے اس کو مستحب قرار دیا ہو اور اس کے احتباب پر دلیل شرعی قائم ہو۔

(مجموع الفتاویٰ جلد ۲)

صفحہ ۸، دارالکلیل، ریاض، ۱۴۱۸ھ)

خط..... لیکن جیسے نے بدعت حسنا اور بدعت سیئہ کی مزید مثالیں دیتے ہوئے لکھا ہے:  
 یہ کام جس کو حضرت عمرؓ نے کیا (تراویح کی جماعت) یہ سنت ہے، لیکن  
 انہوں نے کہا: ”نعم البدعة هذه“ یہ اچھی بدعت ہے کیونکہ یہ لغت کے اعتبار سے  
 بدعت ہے اور صحابہ نے وہ کام کیا جس کو وہ رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں نہیں کرتے  
 تھے، یعنی اس کی مثل کے لیے مجتمع ہونا اور یہ شریعت میں سنت ہے۔

اسی طرح یسوع و نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے نکالنا اور یہ قاز، یمن اور یاسر ہے اور ہر شہر  
 جس پر فارس اور روم نہیں پہنچا، وہ جزیرہ عرب ہے اور شہروں میں سے ایک شہر  
 ہے، جیسے کوفہ اور بصرہ اور قرآن کو مصحف واحد میں جمع کرنا اور دکانک مقرر کرنا اور جمعہ  
 کے دن کھلی اذان دینا، اور عید کے دن شہر سے باہر نماز پڑھنے کے لیے امام مقرر کرنا اور  
 اس قسم کے اور بہت کام جن کو خلفاء راشدین نے سنت قرار دیا، کیونکہ ان کاموں کو  
 انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے حکم سے سنت بنایا، لہذا یہ تمام کام سنت ہیں، اگرچہ  
 لغت کے اعتبار سے ان کاموں کو بدعت کہا جاتا ہے۔

رہا بآواز بلند نیت کرنا اور اس کو بار بار دہرانا تو وہ بدعت سیئہ ہے اور اس پر مسلمانوں کا  
 اتفاق ہے کہ یہ مستحب نہیں ہے کیونکہ یہ وہ کام ہے جس کو رسول اللہ ﷺ نے کیا ہے نہ  
 خلفاء راشدین نے۔ (مجموع الفتاویٰ جلد ۲۲ صفحہ ۳۲، دارالکلیلیہ، ریاض، ۱۳۱۸ھ)  
 ۲۔۔۔ وہ باتیں کے مجدد قاضی شوکانی نے لکھا ہے:

حضرت عمرؓ نے فرمایا: ”نعم البدعة“۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے ”فتح  
 الباری“ میں کہا: بدعت اصل میں اس نئے کام کو کہتے ہیں جس کی پہلے کوئی مثال نہ ہو اور  
 شریعت میں اس نئے کام کو کہتے ہیں جو سنت کے مقابل ہو، پس بدعت مذموم ہوتی ہے

اور تحقیق یہ ہے کہ وہ نیا کام اگر اس اصول کے تحت درج ہو، جو شریعت میں مستحسن ہو تو وہ بدعت حسنہ ہے اور اگر وہ نیا کام اس اصول کے تحت درج ہو، جو شریعت میں قبیح ہے تو وہ بدعت قبیحہ ہے ورنہ وہ مباح کی قسم سے ہے اور بدعت پانچ احکام کی طرف منقسم ہوتی ہے۔ (نیل الاوطار جلد ۲ صفحہ ۱۲، دارالافتاء، ۱۳۲۱ھ)

..... وجماعی مبارک پوری نے لکھا ہے:

بدعت غلطی سے مراد وہ بدعت ہے، جس کی شریعت میں کوئی اصل نہ ہو، جو اس پر دلالت کرے، وہ بدعت لغوی ہے اور سلف صالحین کے کلام میں جس بدعت کو حسن کہا گیا ہے، اس سے مراد یہی بدعت ہے، جیسے حضرت عمرؓ نے تراویح کے متعلق کہا: یہ اچھی بدعت ہے۔

(مرآۃ المفاتیح جلد ۱ صفحہ ۲۶۳، مکتبۃ الرحمان سلفیہ، مرگودھا، طبع

جانی)

نواب صدیق حسن خان نے بدعت کی تقسیم کرنے والوں کے متعلق کہا ہے: ان کے دلوں میں شرک کی محبت چلا دی گئی ہے، کیا نواب صدیق کے اس نوابانہ وہابیانہ فتوے کی روشنی میں یہ تمام منادی وہابیہ بھی شرک کے عین ہیں اور شرک نہیں قرار پاتے۔

وحید الزمان حیدر آبادی نے لکھا ہے:

بدعت لغوی کی یہ تقسیم ہوتی ہے، مباح، مکروہ، حسنہ اور سنیہ (حدیثہ المصدی صفحہ ۷۱) علامہ ابن اثیر کے حوالہ سے بھی بدعت حسنہ و سنیہ کی تقسیم لکھی ہے۔ (الاعتات المحدث، کتاب: "ب" جلد ۱ صفحہ ۲۹۳)

## ایک اور شرک غیر مقلد وہابی مولوی اور علوم خمسہ:

انبیاء و مرسلین علیہم السلام کے لیے بھائے الٰہی علوم خمسہ کو کفر و شرک قرار دینے والے وہابی غیر مقلد اپنے مولویوں کے لیے یہ علوم کھلے سینے اور خوشی خوشی مانتے ہیں۔ مگر ماؤں کے پیٹ میں کیا ہے، کون کب مرے گا۔ ان کے اپنے بقول وہابی مولوی بھی یہ تمام باتیں مانتے ہیں۔ لہذا اپنے فتووں کی رو سے کافر و شرک خود ہوئے۔

کافر ہوئے جو آپ تو میرا قصور کیا

جو کچھ کیا تم نے کیا بے خطا ہوں میں

## ایک اور شرک غیر مقلد وہابی مولویوں کا خدائی دعویٰ:

امام اہلسنت اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے حکیم نواب رام پور کے رام پور میں مرنے کی خبر دی تو وہابی مجددی نے ”امام بریلویہ اور خدائی دعویٰ“ کی سرشتی بنا کر سورہ لقمان میں علوم خمسہ کی نفی کی رو سے اس کو کفر و شرک قرار دیتے ہوئے خدائی دعویٰ قرار دیا ملاحظہ ہو کتاب ”تین غلطی رہ گئے“ صفحہ ۱۱۔

مگر آج ہم ثابت کرتے ہیں یہ علوم خمسہ تو وہابی اپنے مولویوں کے لیے بھی مانتے ہیں اور بقول خود اقراری کافر و شرک بنتے ہیں۔ غیر مقلد وہابی عہد النجید خادم سوہدودی، قاضی محمد سلیمان منصور پوری کی کرامات کے ذیل میں لکھتے ہیں:

”چنایال میں ایک گیندے شاہ نامی مستاد فقیر تھا جو ہر وقت شراب میں مخمور رہتا

تھا۔۔۔ ایک بار قاضی جی کا دھر سے گزر ہوا وہ احرام کے طور پر اٹھ بیٹھا آپ نے فرمایا

سائیں جی شراب حرام ہے اس سے تائب ہو جائے اب آپ کے آخری دن ہیں۔۔۔۔۔  
چنانچہ اس واقعہ سے تین دن بعد وہ الکال کر گیا اور شیر نوالہ گیٹ کے پاس مدفون  
ہوا۔“ (کرامات الہدیٰ صفحہ ۲۲، ۲۳)

بتائیے!۔۔۔ وہابیوں کا اپنے بقول یہ خدائی دعویٰ ہے یا نہیں؟  
اور وہابی اپنے ہی فتویٰ سے کافر و شرک ہوئے یا نہیں۔۔۔۔۔؟

**وہابی مولویوں کا ماں کے پیٹ اور علم کل کا دعویٰ:**  
عبدالمجید خادم سوہدروی نے لکھا ہے:

”فضل الدین دہلوی کا بیان ہے میرے پاس کوئی بھی نہیں تھی کہ گمراہوں  
کو دودھ بھی مل سکتا پاس کوئی رقم بھی تھی کہ گائے بھینس خریدی جا سکتی ایک بوڑھی بھینس  
تھی جس سے ہم ماہی ہو چکے تھے کہ اب وہ گاہن نہیں ہو سکتی کیوں کہ بہت بوڑھی اور  
کمزور ہو چکی ہے۔ میں نے مولانا (غلام رسول قلعوی دہلوی) سے عرض کیا کہ دعا کریں  
خدا کوئی دودھ بھی کا انتظام کر دے آپ (مولوی غلام رسول قلعوی) نے فرمایا تمہاری  
دعیٰ بھینس کا گاہن ہو چکی ہے اور غریب بچہ دینے والی ہے وہ مدت تک دودھ دیتی رہے  
گی تم گھر مت کرو فضل الدین دہلوی کا بیان ہے کہ کچھ بچے کہ تھوڑے ہی دنوں بعد وہ بھینس  
دودھ دینے لگی اور تقریباً گیارہ دن بعد اس کے بعد سوئی (بچہ دیا) اور مدت دراز تک دودھ  
دیتی رہی۔“ (کرامات الہدیٰ صفحہ ۱۶)

تاریخیں کرام خود فرمایاں کہ:

۱۔۔۔۔۔ فضل الدین دہلوی نے اپنے مولوی غلام رسول قلعوی دہلوی سے دودھ بھی کے لیے

دعا کرائی وہ ڈائریکٹ (براہ راست) بھی اللہ تعالیٰ سے مانگ سکتا تھا، یہ وسیلہ ہوا۔

۲۔۔۔ وہابی مولوی نے غیب کی خبر دی کہ وہابیوں کی بھینس گا بھن ہے مقرب بچہ دینے والی ہے اور مدت دراز تک دودھ دیتی رہے گی یہ غیب کی خبریں تھیں اس بات کا علم ہے کہ ماں کے پیٹ میں کیا ہوگا اور مدت (طویل عرصہ) تک دودھ دینے کا علم ہے۔ معلوم ہوا کہ۔۔۔ وہابی لوگ اپنے مولویوں کو وسیلہ بھی مانتے ہیں اور مشکل کشا بھی جانتے ہیں اور حضرات انبیائے کرام اولیائے عظام کے علوم غیبیہ کا انکار کرنے والے اپنے مولویوں کے لیے علوم غیبیہ اور کل کی خبر اور ماں کے پیٹ میں کیا ہے کے علم کا بھی عقیدہ رکھتے ہیں:

### وہابی مولوی کو کل کی خبر اور غیب کا علم:

بھی خادم صاحب لکھتے ہیں، ”میں محمد پنڈت لاہور میں ایک مشہور (وہابی) سوداگر تھا بیان کرتا ہے کہ: ”میں نے بہت سے گھوڑے، بخر، فروخت کشمیر روانہ کئے مگر تین مہینے گزر گئے کوئی گھوڑا فروخت نہ ہوا میں مولانا (غلام رسول قلعوی وہابی) کی خدمت میں حاضر ہوا کہ حضرت دعا کیجئے، بہت نقصان ہو رہا ہے اور ملت کا روزانہ خرچ پڑ رہا ہے (گھوڑے اور ملازم راشن کھا رہے ہیں) آپ (وہابی مولوی) نے فرمایا: (کل کی غیب کی خبر دی) ”میں اترے گھوڑے والی کشمیر نے خرید لیے ہیں تین ہزار منافع ملا ہے۔۔۔ دوسرے دن خط آ گیا کہ سب گھوڑے فروخت ہو گئے اور تین ہزار منافع ہوا۔“ (کرامات الہدیٰ صفحہ ۱۶)

کل کی خبر دے کر کل کی خبر مان کر مشرک ہو گئے۔

## وہابی مولوی کا علم غیب اور مشکل کشائی:

وہابیوں کا وہابیت فلسفہ ایک واقعہ سنئے!

”فضل الدین نمبردار خلیج گوجرانوالہ کا بیان ہے کہ میں نے ایک ساہوکار (دولت مند) سے بارہ سو روپے قرض لیا تھا وہ مجھے بہت تنگ کرد ہا تھا چنانچہ ایک بار تو اس نے مجھے (مقدمہ کرنے کا) نوٹس دے دیا میں مولانا (غلام رسول وہابی) کی خدمت میں حاضر ہوا اپنی غریب و ناداری کا ذکر کیا۔۔۔۔۔ آپ نے فرمایا: گھبراؤ نہیں جاؤ چار آدمی ساتھ لے کر اس سے حساب کرو ہائیس روپے نکلیں گے۔۔۔۔۔ فضل الدین وہابی حیران ہوا میں نے ابھی تک اسے دیا لیا تو کچھ نہیں، بھلا ہائیس روپے کیوں کر نکلیں گے؟ آپ (وہابی مولوی) نے فرمایا جاؤ تو ہائیس روپے سے زیادہ نہیں نکلیں گے وہ چند دوستوں کو ساتھ لے کر گیا اور ساہوکار (سیٹھ) سے کہا ابھی کھاتہ لاؤ اور میرا حساب صاف کر لو تو ساہوکار (سیٹھ) نے بھی نکالی تو دیکھا تو اس کے حساب میں کھس نکلا ہے فلاں تاریخ کو اتنی گندم لی۔ اتنا تंबا کو وصول ہوا اتنی کپاس آئی علیٰ ہذا القیاس سارا حساب لگایا تو بھایا صرف ۲۲ روپے نکلے ساہوکار بھی حیران تھا کہ یہ کیا ماجرا ہے۔۔۔۔۔ (مخلصا)۔

(کرنامات الجہد ص ۱۵)

کارنمین کرام غور فرمائیں یہ حقوق العباد کا معاملہ تھا وہابی اپنی نام نہاد کرامت (جادوگری) سے بارہ سو روپے ہضم کر گئے یہ طبعہ بات ہے۔ لیکن وہابی مولوی کو کل کی بات دور دال رکھے ہوئے بھی کھاتوں میں بارہ سو کا صرف ہائیس روپے ہونے کا علم غیب کیسے ہو گیا؟ یہ سب خاص شرک اور کفر ہے یا نہیں؟۔



کاش کہ یہ وہابی مولوی صاحب آج زندہ ہوتے تو پاکستان کے دس ٹنک ممالک کا اربوں ڈالر کا چین الاتقویٰ قرضہ اور اس کا سود ایک جھگے میں گھر بیٹے بغیر ادا کئے ہے پاک کرادیے اور تمام بھی کھاتوں اور رجسٹروں میں ۲۲ / ۲۲ روپے لکھ کر صاف کر دیتے اگر اسی رنگ ڈھنگ کا کوئی دوسرا مولوی ہو تو وہابیوں کو پیش کر دینا چاہئے تاکہ ملک اور اہل ملک پر بار احسان ہو۔

## ماں کے پیٹ کا علم:

وہابی مولوی قاضی محمد سلیمان منصور پوری کی کراہتوں کے ذیل میں لکھا ہے:

”جب آپ حج کو جا رہے تھے تو فرمایا کہ عبدالمعز کے ہاں لڑکا پیدا ہوگا (یعنی اپنا پوتا) اس کا نام محرز الدین رکھنا چنانچہ ایسا ہی ہوا (یعنی لڑکا پیدا ہوا)۔ (کرامات الہدیٰ صفحہ ۲۵)

## موت کا علم:

وہابی مولوی کو اپنے بقول موت کا علم فیہ بھی ہے کہ کون کہاں مرے گا،

ملاحظہ ہو:

”جب آپ (قاضی سلیمان) سن ۱۳۳۰ھ میں حج کو روانہ ہونے لگے تو نماز جمعہ کے بعد فرمایا کہ میرا یہ آخری جمعہ ہے اگر اس اثنا میں کسی کو تکلیف پہنچی ہو تو کہہ دے میں معافی مانگ لوں گا۔ کئی لوگ جاؤ گئے اب آپ واپس نہیں آئیں گے آپ کو کشف کے طور پر اپنی موت کا علم ہو چکا ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا وہابی پر آپ جہاز میں انتقال کر گئے۔“ (کرامات الہدیٰ صفحہ ۲۵)

مولوی سلیمان روڑوی وہابی کو موت کا علم : کسا ہے :

”تحصیل سرسہ (ضلع حصار) میں ایک بہت بڑے رئیس اور نواب تھے ان کی صاحبزادی بیمار ہو گئی علاج کئے الا قدرہ ہوا انہوں نے چاہا کہ مولوی صاحب کو بلا دیا جائے وہ دم کر دیں گے تو شفا ہو جائے گی چنانچہ آپ کی طرف آ دی آیا آپ جانے کے لیے چار ہوئے سواری منگوائی گئی مگر آپ نے فرمایا اب ہانا فضول ہے لوکی کا تو انتقال ہو گیا چنانچہ آ دی جب واپس گیا تو معلوم ہوا کہ ٹھیک اسی وقت اسی وقت جب مولوی صاحب نے فرمایا تھا اس کی روح نفس حضری سے پرواز کر گئی تھی۔“

(کرامات الہدیٰ صفحہ ۳۱)

اس سے معلوم ہوا کہ نفس قرآنی کے خلاف وہابی مولوی کو موت کا علم تھا۔  
ایک اور واقعہ ملاحظہ فرمائیے :

”ایک روز علی الصبح آپ فرمانے لگے تو بھائی آج ہمارے ہی مرشد (مولوی عہدالہبار صاحب فرزئی) بہشت میں پہنچ گئے۔۔۔۔۔۔ چنانچہ بعد میں جو اطلاعات آئیں ان سے معلوم ہوا کہ ٹھیک اسی وقت اسی دن امام (مولوی عہدالہبار صاحب) کا انتقال ہوا جس دن مولوی (سلیمان روڑوی) صاحب نے علی الصبح ہم سے کہا تھا۔“

(کرامات الہدیٰ صفحہ ۳۱)

ملاحظہ فرمائیں۔۔۔۔۔۔ وہابی مولوی کو نہ صرف موت کا علم ہو گیا بلکہ قبور و جہنم و نماز جنازہ و تدفین و عذاب و قیام قیامت ہی صراط و میزبان کی منزلیں طے کئے بغیر ایک دم جنت میں بھی دیکھ لیا یہ ہے وہابی مولوی کی وسعت علم غیب کا حال !

## مہدی سعودی مفتی

### عبدالعزیز بن باز کی مشرک سازی اور اس کا رد

حضرت تہان بن مالک کا رسول اللہ ﷺ کو مکہ میں نماز کے لیے جگہ مخصوص کرنے کی خاطر بلانے والی حدیث کی شرح میں حافظ ابن حجر عسقلانی نے یہ تصریح کی ہے کہ جس جگہ نبی ﷺ نے نماز پڑھی ہو یا جس جگہ نبی ﷺ چلے ہوں، اس جگہ سے تبرک حاصل کرنا چاہئے اور اس سے یہ مستفاد ہوتا ہے کہ صالحین میں سے اگر کسی کو اس جگہ سے تبرک حاصل کرنے کے لیے دعوت دی جائے تو اس کو دعوت قبول کرنی چاہئے۔ (فتح الباری جلد ۲ صفحہ ۸۰، دارالعرف، بیروت ۱۳۰۶ھ، فتح الباری جلد ۱ صفحہ ۵۲۲، دار الفکر، اکتب الاسلامیہ، لاہور ۱۳۰۱ھ)

لیکن مہدیوں، سعودیوں، وہابیوں کے مرکزی مفتی عبدالعزیز بن عبد اللہ بن باز نے حاشیہ میں اس پر اعتراض کیا ہے اور لکھا ہے: صحیح یہ ہے کہ حصول برکت کے لیے جانا صرف نبی ﷺ کے ساتھ خاص ہے اور کسی دوسرے کو نبی ﷺ پر قیاس نہیں کیا جاسکتا، کیونکہ دونوں میں بہت بڑا فرق ہے اور اس چیز کا دروازہ کھولنا ظلو اور شرک کی طرف لے جاتا ہے، جیسا کہ بعض لوگوں سے ایسا واقع ہوا ہے، ہم اللہ سے عافیت طلب کرتے ہیں۔ (حاشیہ فتح الباری جلد ۱ صفحہ ۵۲۲، مطبوعہ لاہور ۱۳۰۱ھ)

یہ سعودی، مہدی مفتی کی کم عقلی ہے کیونکہ اس میں تو کسی کا اختلاف نہیں ہے کہ کوئی دوسرا مرد صالح نبی ﷺ کے برابر نہیں ہو سکتا اور دونوں میں فرق عظیم ہے، لیکن ابن باز کا یہ لکھنا صحیح نہیں ہے کہ حصول برکت کے لیے جانا نبی ﷺ کے ساتھ خاص ہے، کیونکہ

خصوصیت تب ثابت ہوتی ہے جب نبی ﷺ نے دوسروں کو حصول برکت کے لیے بلانے سے منع کیا ہوتا اور جب آپ نے اس سے منع نہیں کیا تو انہیں باز کا از خود اس سے منع کر کے شریعت سازی کرنے کا کیا جواز ہے!

نیز شیخ نے لکھا ہے کہ اس چیز کا دروازہ کھولنا غلط اور شرک کی طرف لے جاتا ہے اس کا مطلب یہ ہوگا کہ نبی ﷺ کے علاوہ کسی اور کو حصول برکت کے لیے گھر بلانا اور اس سے نماز پڑھوانا شرک ہو تو پھر نبی ﷺ کو گھر بلانا اور آپ سے نماز پڑھوانا بھی شرک قرار پائے گا اور کیا انہیں باز کو یہ معلوم نہیں کہ جو کام اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہو، اس کو غیر کے لیے کیا جائے تب وہ شرک ہوتا ہے جیسے عبادت عبودیت اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے، سو اگر عبادت عبودیت غیر اللہ کے لیے کیا جائے تو یہ شرک ہوگا، انہیں باز کسی مرد صالح کو گھر بلانے اور اس سے نماز پڑھوانے کو شرک قرار دے رہے ہیں، اس کا معنی یہ ہے کہ گھر بلانا اور نماز پڑھوانا اللہ کے ساتھ خاص ہے، تنہی تو غیر اللہ کے لیے یہ کام شرک ہوگا، انہوں نے ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی تعظیم اور اس کی تقدیر و منزلت نہ کی۔

یہ درست ہے کہ جس جگہ نبی ﷺ نے نماز پڑھی ہو، اس سے جو برکت حاصل ہوگی وہ بے مثل ہوگی، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ دوسرے صالحین کسی جگہ نماز پڑھیں گے تو اس سے بالکل برکت حاصل نہیں ہوگی، لاریب ان کے نماز پڑھنے سے بھی اس جگہ برکت حاصل ہوگی، اگرچہ نبی ﷺ سے حاصل شدہ برکت سے کم ہوگی:

انہیں باز کی یہ سوچ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل کے بھی مخالف ہے۔ ملاحظہ ہو!

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمرؓ نے کہا:

اے اللہ! پہلے ہم اپنے نبی ﷺ کے وسیلے سے بارش طلب کرتے تھے تو ہم پر بارش نازل

کہتا تھا اب ہم اپنے نبی ﷺ کے بچا کے وسیلہ سے بارش طلب کرتے ہیں جس ہم پر بارش برسا۔ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۱۳)

اس دعا کے بعد حضرت عمرؓ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: رسول اللہ ﷺ حضرت عباسؓ کا اس طرح لحاظ کرتے تھے جس طرح اولاد اپنے والد کا لحاظ کرتی ہے، جس اے لوگو! رسول اللہ ﷺ کے ہم محترم کے معاملہ میں رسول اللہ ﷺ کی اقتداء کرو اور ان کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وسیلہ بناؤ اس کے تھوڑی دیر بعد بارش ہو گئی۔

حافظ مستقلانی لکھتے ہیں: حضرت عباسؓ کے اس قصہ سے یہ مستفاد ہوتا ہے کہ اہل خیر و اصلاح (یعنی صالحین) اور اہل بیت نبوت سے شفاعت طلب کرنی چاہئے، یعنی ان کے وسیلہ سے دعا کرنی چاہئے۔

(فتح الباری جلد ۲ صفحہ ۴۹، مطبوعہ دار الفکر المکتب

الاسلامیہ، لاہور، ۱۴۰۱ھ)

حضرت عمرؓ نے فرمایا: پہلے ہم نبی ﷺ کے توسل سے بارش کی دعا کرتے تھے، اب ہم نبی ﷺ کے ہم محترم حضرت عباسؓ کے وسیلہ سے بارش کی دعا کرتے ہیں، اس سے معلوم ہوا کہ جو کام نبی ﷺ کی عظمت کی وجہ سے آپ کے ساتھ کیا جاتا ہے وہ دیگر صالحین کے ساتھ بھی کیا جاسکتا ہے حالانکہ آپ میں اور دیگر صالحین میں بہت فرق ہے اور اس حدیث کی شرح میں بھی حافظ مستقلانی نے یہی لکھا ہے کہ صالحین اور اہل بیت نبوت کے توسل سے دعا کرنی چاہئے، بلکہ انہوں نے تو یہ لکھا ہے کہ صالحین اور اہل بیت نبوت سے استکفاح کرنا چاہئے اور استکفاح کا معنی ہے: شفاعت طلب کرنا یعنی ان سے شفاعت طلب کرنی چاہئے اور یہ مہارت تو انہیں پاز اور ان کے ہم مشرب لوگوں

پڑ یا وہ باعث قبر اور ان کے لیے نہ ہر گناہ ہے، اس کے باوجود یہاں فتح الباری کے حاشیہ میں ابن باز نے حلقہ مستقلانی پر کوئی اعتراض نہیں کیا، اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے نزدیک یہ عبادت صحیح ہے اور اس سے شرک کا کوئی خطرہ نہیں ہے تو پھر اسی اسلوب پر دیگر صالحین سے حصول برکت کے لیے ان کو گھر بلانے اور ان سے نماز پڑھوانے میں شرک کا خطرہ کیوں ہے۔

ح۔۔۔ حافظ شہاب الدین احمد بن علی بن حجر عسقلانی شافعی متوفی ۸۵۲ھ، اس حدیث کی شرح میں مزید لکھتے ہیں:

اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ جب امام یا عالم کسی کے گھر میں آئے تو اس محلہ کے لوگوں کو اس سے استفادہ کرنے کے لیے اور اس سے برکت حاصل کرنے کے لیے اس کے پاس مجتمع ہونا چاہئے۔ (فتح الباری جلد ۵ صفحہ ۵۲۳، دار الفکر المکتب الاسلامیہ ، لاہور، ۱۳۰۱ھ، فتح الباری

جلد ۲ صفحہ ۸۰، دار المعرفۃ، بیروت، ۱۳۲۶ھ)

اس عبادت پر عبدالحزیز بن باز نے فتح الباری کے حاشیہ پر یہ اعتراض لکھا ہے:

یہ عبادت غلط ہے اور صحیح یہ ہے کہ نبی ﷺ کے غیر کے لیے اس سے منع کیا جائے گا تا کہ شرک تک پہنچانے کا ذریعہ نہ ہو جائے، جیسا کہ اس سے پہلے گزر چکا ہے یہ عبادت بھی ان ہی دلائل سے مردود ہے، جو ہم اس سے پہلے لکھ چکے ہیں، جب نبی ﷺ سے استفادہ کرنا اور آپ سے برکت حاصل کرنا شرک نہیں تو علماء اور ائمہ سے استفادہ کرنا اور اس سے برکت حاصل کرنا شرک کیوں ہوگا، شرک تو صرف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو واجب الوجود مانا جائے یا اس کی کسی صفت کو قدیم اور مستقل بالذات

مانا جائے یا اس کو عبادت کا مستحق قرار دیا جائے، اس کے سوا کوئی قول اور فعل شرک نہیں ہے، ہم پوچھتے ہیں کہ ابن باز اور ان کے ہم مشرب اصحاب نے دوران تعلیم اپنے اساتذہ اور اپنے امام محمد بن عبدالوہاب اور ان کے سلسلہ کے علماء سے استفادہ نہیں کیا؟۔ ضرور انہوں نے اس سے استفادہ کیا ہے۔ تو اپنی اس عبادت کے مطابق وہ خود شرک ہو گئے اور کیا کبھی وہ اپنے اکابر علماء اور اساتذہ سے پڑھنے کے لیے نہیں گئے اور ضرور گئے ہیں تو وہ اپنے قاعدہ سے ضرور شرک ہو گئے اور یہ ان پر دوسری گامری ضرب ہے۔

### نہی (ﷺ) کے غیر سے برکت حاصل کرنا:

ابن باز نے اپنے دونوں اعتراضوں میں نہی (ﷺ) کے غیر سے برکت کے حصول کو شرک قرار دیا ہے۔ آئیے اب دیکھتے ہیں کہ کیا احادیث میں نہی (ﷺ) کے غیر سے برکت کے حصول کا ثبوت ہے یا نہیں؟ اس سلسلہ میں حسب ذیل احادیث ہیں:

۵۔۔۔۔۔ جب آیت تم نازل ہوئی تو حضرت اسید بن الحخیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا:

ماہی ماولہ رکعتکم یا آلہی مکر اے آل ابوبکر یا آپ کی کوئی پہلی برکت تو نہیں ہے۔ (صحیح البخاری: ۳۴۳ صحیح مسلم: ۳۶۷)

قیامت تک کے مسلمانوں کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے برکت ہوئی اور ان کو ہم کی سہولت مل گئی۔

۵۔۔۔۔۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نہی (ﷺ) نے فرمایا:

ان من الشجر لما برکتہ کبرکۃ المسلم۔ بعض درخت ایسے ہیں کہ ان کی برکت ضرور مسلمان کی برکت کی مثل ہے۔ (صحیح البخاری: ۵۳۴۴)  
اس سے مراد کھجور کا درخت تھا اور اس حدیث میں کھجور کے درخت اور عام مسلمان دونوں میں برکت کا ثبوت ہے۔

۵۔۔۔ حضرت البراء بن عازب ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے بکریوں کے ہاڑے میں نماز پڑھنے کے حلقی سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: "صلوا فیہا فاناہا برکۃ" اس میں نماز پڑھو کیونکہ اس میں نماز پڑھنا برکت ہے۔

(سنن ابوداؤد: ۱۸۴، سنن ترمذی: ۸۱، سنن ابن

ماجہ: ۴۹۴)

یعنی بکریوں کے ہاڑے میں نماز پڑھ کر برکت حاصل کرو۔

۵۔۔۔ حضرت انس بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

البرکۃ فی نواصی الخیل۔ گھوڑوں کی پیشانیوں میں برکت ہے۔

(صحیح البخاری: ۲۸۵۱، صحیح مسلم: ۱۸۷۴)

۵۔۔۔ حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے دعا کی:

اللہم اجعل بالمدينة قنصلی ما جعلت بمکرمین البرکۃ۔

(صحیح البخاری: ۱۸۸۵، صحیح مسلم: ۴۶۶۹)

اے اللہ! تو نے جتنی برکتیں مکہ میں رکھی ہیں، اسی سے دو چہرہ برکتیں مدینہ میں رکھ

دے۔

۵۔۔۔ حضرت ابو سعید الخدری ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے منبر پر کھڑے ہو کر



فرمایا:

انما الخس علیکم من بعدی ما یفتح علیکم من برکات الارض۔  
(صحیح البخاری)

(۲۸۴۲)

مجھے تم پر صرف یہ خوف ہے کہ میرے بعد تم پر زمین کی برکتیں کھول دی جائیں گی۔  
۵۔۔۔ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہمیں یہ حکم دیا جاتا تھا کہ ہم مہینہ کے دن پر دوا درموزتوں کو اور حیض والی موزتوں کو گھرلوں سے نکالیں اور لوگوں کے پیچھے رہیں اور ان کی ٹھیکیر کے ساتھ ٹھیکیر پڑھیں اور ان کی دعا کے ساتھ دعا کریں "ویرجون برکتہ ذلک الیوم" اور اس دن کی برکت کی امید رکھیں۔ (صحیح البخاری: ۹۷۱)

۵۔۔۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

برکۃ الطعام الوضوء قبلۃ والوضوء بعدہ (سنن

ابوداؤد: ۶۹۸، ۷۳۶، ۱۸۴۶)

کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا اور کھانے کے بعد ہاتھ دھونا کھانے کی برکت ہے۔

۵۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

تسحروا فان فی السحور برکۃ۔ (صحیح البخاری: ۱۹۲۳، صحیح

مسلم: ۱۰۹۵)

سحری کیا کرو کیونکہ سحری کرنے میں برکت ہے۔

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے برکت حاصل ہوئی، بخیر کے درخت میں برکت ہے، عام مسلمانوں میں برکت ہے، بکریوں کے پاؤں میں

برکت ہے، گھوڑوں کی پیشانیوں میں برکت ہے، مدینہ منورہ میں مکہ کرمہ سے دینی برکتیں ہیں، زمین میں برکتیں ہیں، عید کے دن برکت ہے، کھانے کے اول و آخر ہاتھ ہاتھ دھونے میں برکت ہے، سحری کھانے میں برکت ہے، اور اگر کسی میں برکت نہیں ہے تو عبدالعزیز بن باز کے نزدیک صالحین میں برکت نہیں ہے اور ان سے برکت کے حصول کے لیے جانا یا ان کو بلانا شرک کی طرف لے جاتا ہے مانتا اللہ وانا الیہ راجعون اس سے بڑھ کر اولیاء اللہ سے عداوت اور کیا ہوگی!

۵..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: "من عادی لی ولینا فقد اذنتہ بالحرب۔" (صحیح البخاری: ۲۶۵۰۲، صحیح ابن حبان: ۳۷۳، مسند ابی یوسف: جلد ۱، صفحہ ۱۵، مسند احمد: جلد ۶، صفحہ ۲۵۶) جو میرے ولی سے عداوت رکھتا ہے، میں اس سے اعلان جنگ کر دیتا ہوں۔

(اقتباس از نکتۃ الہادی شرح صحیح بخاری جلد ۲ صفحہ ۱۸۳ تا

(۱۸۷)

## دوسرا محاسبہ:

ایک حدیث کی شرح میں حافظ شہاب الدین احمد بن علی بن حجر عسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ نے لکھا ہے: "الیضادی نے کہا ہے کہ جب یہود اور نصاریٰ انبیاء علیہم السلام کی تعظیم کے لیے ان کی قبروں کو سجدہ کرتے تھے اور ان کی قبروں کو اپنی نمازوں کا قبلہ قرار دیتے تھے اور ان کی قبروں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے اور انہوں نے ان کی قبروں کو بت بنالیا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو ایسا کرنے سے منع فرمایا، لیکن

جن لوگوں نے صالحین کی قبر کے جوار اور قرب میں مسجد بنائی اور ان کے قرب سے حصول برکت کا قصد کیا نہ ان کی تعظیم کا اور ان کی طرف نہ کر کے نماز پڑھنے کا تو وہ اس وعید میں داخل نہیں ہیں۔ (فتح الباری جلد ۱ صفحہ ۵۲۵، دار الفکر اکتب الاسلامیہ لاہور، ۱۳۰۱ھ، فتح الباری جلد ۲ صفحہ ۸۲، دار المعرفۃ بیروت، ۱۳۸۶ھ)

عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز اس کے حاشیہ میں لکھتے ہیں:

اس عبارت کا غلط ہونا واضح ہے کج یہ ہے کہ یہ حرام ہے اور یہ بھی ان احادیث کے تحت داخل ہے، جن میں قبروں کو مسجد بنانے سے منع فرمایا ہے۔  
(حاشیہ عبدالعزیز بن باز، فتح الباری جلد ۱ صفحہ ۵۲۵، مطبوعہ

لاہور)

میں کہتا ہوں کہ عبدالعزیز بن باز نے جو لکھا ہے وہ صراحتاً اور بجاہذا غلط ہے، قبر پر مسجد بنانے کا معنی یہ ہے جیسا کہ علامہ مہنی نے علامہ ابن الدبیجی سے نقل کیا ہے کہ قبر کو ہموار کر کے اس کے اوپر مسجد بنائی جائے اور اس پر نماز پڑھی جائے۔

(مجموع الفتاویٰ جلد ۴ صفحہ ۲۵، دار اکتب الصلیہ

بیروت)

اور یہ ہمارے نزدیک بھی جائز نہیں ہے اور حافظ ابن حجر عسقلانی نے جس کو جائز کہا ہے وہ یہ ہے کہ کسی مرد صالح اور ولی اللہ کے قرب میں مسجد بنائی جائے اور نماز میں اس کی تعظیم کا قصد کیا جائے نہ اس کی طرف نہ کیا جائے اور حدیث میں اس کی ممانعت نہیں ہے۔ حدیث میں اس بات کی ممانعت ہے کہ قبر کی طرف نہ کر کے صاحب قبر کی تعظیم کے قصد سے نماز پڑھی جائے اور اس کی ممانعت نہیں ہے کہ نہ صاحب قبر کی طرف نہ کیا

جائے اور نہ اس کی تعظیم کے قصد سے نماز پڑھی جائے۔ کیا عہدِ معرہ بن ہار کے نزدیک ابن دونوں باتوں میں فرق نہیں ہے؟..... قبر کی طرف نہ کرنے اور نہ کرنے، یعنی اثبات اور نفی میں کوئی فرق نہیں ہے، رسول اللہ ﷺ نے صرف قبر والے کی تعظیم کے قصد سے اس کی طرف نہ کر کے نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے اور قبر والے کی تعظیم کے قصد کے بغیر اس کی قبر کی طرف نہ کیے بغیر اس کے نزدیک بنی ہوئی مسجد میں کعبہ کی طرف نہ کر کے نماز پڑھنے سے منع نہیں فرمایا۔

عہدِ معرہ بن ہار نے اس کی ممانعت کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف کیوں کی ہے اور جو بات رسول اللہ ﷺ نے نہیں فرمائی، اس بات کی آپ کی طرف نسبت کرتے وقت انہیں درج ذیل حدیثوں کی وحید میں داخل ہونے کا کوئی خوف اور خطرہ نہیں تھا کہ حضرت سلمہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جس نے مجھ پر وہ بات کہی جو میں نے نہیں کہی، وہ لپٹا لٹکا تا دوزخ میں پتالے۔

(حجی بخاری ۴۰۲، مسند احمد ۱۰۵۴، جلد ۲ صفحہ ۵۰۴)

(

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھ پر جھوٹ نہ بانڈھو، پس جو شخص مجھ پر جھوٹ بانڈھے وہ دوزخ میں داخل ہو جائے۔ (حجی بخاری ۱۰۶، مقدمہ حجی مسلم ۴۰۰، سنن ترمذی ۵۷۵، سنن ابی ماجہ ۴۱۱، مسند احمد جلد ۱ صفحہ ۸۳ پر مذکور ہے)

تیسرا محاسبہ:

عبدالعزیز بن ہار نے حافظ ابن حجر مستطانی پر رد کیا اور جس جگہ نبی ﷺ نے نماز پڑھی ہے، اس کے تلاش کرنے کو اور وہاں نماز پڑھنے کو غیر مشروع اور ذریعہ شرک بتایا ہے:

عبدالعزیز بن عبداللہ بن ہار نے فتح الباری کے اس مقام پر حاشیہ لکھ کر حافظ ابن حجر مستطانی کا رد کیا ہے وہ لکھتے ہیں: یہ لکھنا خطا ہے اور سچی وہ ہے جو ہم اس سے پہلے لکھ چکے ہیں کہ نبی ﷺ کے غیر کو آپ پر قیاس نہیں کیا جاسکتا اور حق یہ ہے کہ حضرت عمر نے انبیاء علیہم السلام کے آچار کو تلاش کرنے سے منع کیا ہے اور شرک کے ذریعہ کو بند کیا ہے اور وہ اپنے بیٹے کی بہ نسبت اس چیز کو زیادہ جانتے والے تھے اور جمہور علماء نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے پر عمل کیا ہے اور حضرت قتبان بن مالک کی حدیث اس کے خلاف نہیں ہے کیونکہ حضرت قتبان نے نبی ﷺ کی اتباع کا قصد کیا تھا، اس کے برخلاف راستے میں جن ہتھیوں پر نبی ﷺ نے نماز پڑھی تھی، ان کو تلاش کرنا اور ان پر نماز پڑھنا غیر مشروع اور ناجائز ہے اور جیسا کہ اس پر حضرت عمر کا فعل دلالت کرتا ہے، اور جو شخص یہ فعل کرے گا اس کا یہ فعل اسے بسا اوقات قتل اور شرک کی طرف لے جائے گا جیسا کہ اہل کتاب کا فعل تھا۔ (حاشیہ فتح الباری جلد ۱ ص ۵۶۸، مکتب الاسلامیہ، لاہور، ۱۴۰۱ھ)

صحیح البخاری: ۴۲۵ کی شرح میں ہم فتح ابن ہار کی عبارت پر مفصل رد کر چکے ہیں، یہاں پر ہم یہ بیان کرنا چاہتے ہیں کہ حافظ ابن حجر اور علامہ مبنی وغیرہ نے حضرت عمر سے جو یہ نقل پیش کی ہے کہ نبی ﷺ نے راستے میں جن ہتھیوں پر نماز پڑھی تھی، ان ہتھیوں کے تلاش کرنے کو حضرت عمر نے پسند نہیں فرمایا اور یہ کہا کہ اہل کتاب صرف اسی لیے ہلاک

ہوئے تھے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے آچار کو تلاش کرتے تھے، پھر ان جگہوں پر گرے اور معبد بنالے تھے، موصاف اہل حجر اور علامہ مہنی نے اس نقل کا کوئی حوالہ نہیں لکھا اور نہ یہ قول کسی صحیح سند سے ثابت ہے۔ اس کے برخلاف حضرت عمر کا جو قول صحیح سند کے ساتھ ثابت ہے وہ یہ ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے آثار کی تعظیم کرتے تھے اور ان آچار کے قریب عبادت کرتے تھے اور ان کو نماز پڑھنے کی جگہ بتاتے تھے، حدیث میں ہے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے کہا: میں نے اپنے رب کی تین چیزوں میں موافقت کی ہے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر ہم مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنالیں تو یہ آیت نازل ہوگی: **وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرٰہِیْمَ مُصَلًّی** (المقرہ، ۱۲۵) اور ہم مقام ابراہیم کو اپنے نماز پڑھنے کی جگہ بنالو۔

مقام ابراہیم وہ منقرع ہے جس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چڑ کا نشان ہے، حضرت عمرؓ نے جب رسول اللہ ﷺ سے یہ عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر ہم مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنالیں تو اس سے معلوم ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ انبیاء علیہم السلام کے آچار کی تعظیم کرتے تھے اور تمام امت مسلمہ سے اس مقام کی تعظیم کرانا چاہتے تھے۔ اس صحیح حدیث اور قرآن مجید کی اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضرت عمرؓ کی طرف اس غیر مستند قول کی نسبت صحیح نہیں ہے کہ انہوں نے راستوں پر ان جگہوں کو تلاش کرنے اور وہاں نماز پڑھنے سے منع کیا، جہاں ہمارے نبی سیدنا محمد ﷺ نے انجہ سفر میں نمازیں پڑھی تھیں، جو شخص انبیاء علیہم السلام کی اس قدر تعظیم کا مستحق ہو کہ جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چڑ کا نشان ہوا اس جگہ کو نماز پڑھنے کی جگہ بنالینے کی درخواست کرتا ہو، یہ کیوں کر ممکن ہے کہ وہ سید الانبیاء کے نماز پڑھنے کی جگہ پر نماز پڑھنے اور اس جگہ کو تلاش کرنے سے منع

کرے، لہذا صحیح بخاری کی اس حدیث اور قرآن مجید کی اس آیت کے معارضہ میں لوگوں نے بھی اس غیر مستند قول کو گھڑا ہے، وہ قطعاً باطل اور مردود ہے، یہ غیر مستند قول صحیح بخاری اور قرآن مجید کی اس آیت سے معارضہ کی بالکل صلاحیت نہیں رکھتا۔

ابن ہار نے جو یہ کہا ہے کہ دساتے میں جن جگہوں پر نبی ﷺ نے نمازیں پڑھی تھیں ان کو تلاش کرنا اور ان پر نمازیں پڑھنا غیر مشروع اور ناجائز ہے اور یہ عمل شرک کی طرف لے جاتا ہے تو کیا ان کے نزدیک حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حرام کام کیا تھا اور اس حدیث کے ذریعہ قیامت تک کی امت کو حرام کام کی ترقیب دی اور شرک کا سبب بنے۔ اسی طرح حضرت عمر نے جو مقام ابراہیم کی تعظیم کے لیے اس کو نماز کی جگہ بنانے کی رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی تو کیا وہ بھی حرام کے مرتکب ہوئے اور رسول اللہ ﷺ نے ان کو اس حرام کام سے منع کیوں نہیں کیا، پھر ابن ہار کے نزدیک رسول اللہ ﷺ پر کیا حکم عائد ہوگا۔ کیونکہ آپ نے اس کو برقرار رکھا اور آج تک امت مسلمہ مقام ابراہیم کے قریب نمازیں پڑھ رہی ہے اور اس کو اپنی سعادت گردانتی ہے اور قرآن کی آیت، البقرہ ۱۲۵ کے حعلق وہ کیا کہیں گے۔ (اقتباس از نمونۃ المبارکی جلد دوم صفحہ ۳۰۵، ۳۰۴)

## وہابی، مجہدی آل سعود کے شرک:

عام مسلمانوں کو بلاوجہ تکلیف دینے والے اور اپنے ان بدوں کے اعمال بھی دیکھیں!

قبر پر پھول چڑھانا:

روزنامہ نوائے وقت نے شاہ فیصل مہدی سعودی کا گاندھی کی سادھی پر پھول چڑھانے کا بھی ذکر کیا ہے: ”ابن سعود مہدی کا لڑکا فیصل جب ۱۹۵۵ء میں ہندوستان پہنچا تو بھارتیوں نے اس کے استقبال میں بھارت سعودی عرب ”ذندہ ہاؤ“، ”راج گھاٹ“ پر سعودی عرب ذندہ ہاؤ کے نعرے لگائے امیر فیصل نے بھارت میں راج گھاٹ پر ”مہاتما گاندھی کی سادھ“ پر پھول چڑھانے گئے۔ (نوائے وقت ۱۱ مئی ۱۹۵۵ء)

جارج واشنگٹن کی قبر پر پھول:

مہدی سعودی وہابیوں نے گاندھی کا واشنگٹن کی قبر پر بھی پھول چڑھائے۔

چنانچہ روزنامہ کوہستان نے لکھا ہے:

”سعودی عرب کے وزیر دفاع امیر فہد بن سعود نے جو شاہ سعود کے ہمراہ امریکہ آئے ہیں۔ کل امریکہ کے پہلے صدر جارج واشنگٹن کی قیام گاہ کی سیر کی۔ بارش کے باوجود انہوں نے مکان کے پائین باغ کی بھی سیر کی۔ اور جارج واشنگٹن کی قبر پر پھول چڑھائے“ (کوہستان ۲ فروری ۱۹۵۷ء)

مجددین، وہابیوں، سعودیوں کی رسول دہشی اس سے اعظم من الخس ہے کہ گاندھی کی سادھی اور واشنگٹن کی قبر پر ان مجددین نے پھول چڑھائے، مگر سرور کائنات ﷺ کے روضہ پاک پر صحابہ کرام اور اہل بیت عظام کی قبور پر پھول چڑھانے ان کے نزدیک شرک، بدعت، حرام ہے۔ یہ وہابیوں کی خود ساختہ توحید کے شرمناک کارنامے۔





پرندہ اٹھتا ہے

# دیوبندیوں کی داستان شرک

ان کا آئینہ..... ان کا چہرہ



وہ قسے اور ہوں گے جن کو سن کر نیند آتی ہے  
تربہ اٹھو گے کانپ اٹھو گے سن کر داستان ان کی



اہلسنت وجماعت سے تقبی صداوت اور اندرونی بغض رکھنے کی بناء پر یہ فرقہ  
 دیوبند یہ بھی شرک و کفر کے فتوے داغنے میں غیر مقلد، وہابی، مجددیوں سے کچھ پیچھے  
 نہیں۔ بلکہ موقع ملے تو یہ ان سے بھی چار قدم آگے ہی دکھائی دیتا ہے۔

اسامیل دہلوی کے قتل قدم پر چلتے ہوئے ان لوگوں کو بھی مسلمانوں کو مشرک و کافر بنانے کے لئے سیدھے خواب دکھائی دیتے ہیں۔ اپنے انجام کی فکر کیے بغیر اور اپنے اکابر کی عبادت سے چشم پوشی کرتے ہوئے بس سادہ لوح سنی عوام کو مشرک کے گناہ اتارنے پر اصرار کھائے بیٹھے ہیں۔

یہ لوگ مسلمانوں کو مشرک بنانے میں اس قدر جری اور اندھے ہو چکے ہیں کہ ان کے نزدیک پوری زمین کا علم برسول اللہ ﷺ کے لیے بیکار مشرک ہے اور یہی عقیدہ ملک الموت اور شیطان کے لیے رکھا جائے تو مشرک نہیں۔ بلکہ ایمان اور توحید ہے۔ ملاحظہ ہوا براہین کاملہ صفحہ ۵۵۔ از ظلیل امراؤ لکھنؤی تائید و تصدیق رشید احمد گنگوہی۔

اور ایسے ہی ان کے ہاں رسول اللہ ﷺ کے لیے غیب کی باتوں کا علم یا غیب پر اطلاع کا عقیدہ رکھنا بھی مشرک، کفر اور اسلام کے خلاف ہے۔ (تقریب الامان صفحہ ۳۰، ۳۴) لیکن یہی عقیدہ ہر بچے، پاگل، جانور، چوپائے حتیٰ کہ گندگی میں رہنے والے چھوٹے چھوٹے کیڑوں مکڑیوں کے مطلق رکھنا درست ہے۔ (حفظ الامان صفحہ ۸) اس سے نہ توحید میں فرق آتا ہے، نہ ایمان جاتا ہے اور نہ ہی مشرک و کفر کا کوئی شاہد ہوتا ہے۔

اعدادہ کیجئے کہ یہ لوگ کس قسم کی توحید کے علمدار ہیں، کون سی توحید سکھانا چاہتے ہیں اور کس اعداد و فکر کی تبلیغ کر رہے ہیں۔

کیا ان لوگوں کے نزدیک صرف اللہ کے محبوں کے کلمات، عادیج اور مقامات کو تسلیم کرنا ہی مشرک نہیں ہے؟۔۔۔۔۔ ہاں۔ بالکل ایسا ہی ہے۔ کیونکہ وہی بات اور وہی نظریہ کسی اور مخلوق کے مطلق حتیٰ کہ اپنے بڑوں کے مطلق بھی رکھ لیں تو بالکل درست اور یقیناً توحید بن جاتا ہے۔

مسلمانوں کو ان کی شاندار نہ چال سے آگاہ رہنا چاہیے۔ اس لیے ہم سب سے پہلے سادہ لوح مسلمانوں، اہلسنت وجماعت کے خلاف دیوبندیوں کے کفر و شرک کے سادہ رکھے مجھے بے رحمانہ فتوے نقل کریں گے۔۔۔ اور یہ بھی جاہت کریں گے کہ ان کے اکابر نے اہلسنت وجماعت کو مومن، مسلمان، عاشق رسول اور نجات یافتہ تسلیم کیا، لہذا ان کے خلاف فتویٰ جاری کرنا عملی طور پر اپنے غارتی ہونے کا ثبوت دینا، بلکہ احادیث مبارکہ کی روشنی میں خود شرک بننا ہے، اور پھر واضح کر دیں گے کہ جن امور کو دیوبندی لوگ دوسروں کے حق میں شرک قرار دیتے ہیں وہ انہیں اپنے اکابر کے لیے بلا روک ٹوک تسلیم کرتے ہیں جنس سے ہر مصلحت مزاج اور ہاشور فرد سمجھ جائے گا کہ اگر اس کام کی وجہ سے دوسرا شخص شرک ہے تو وہی کام سرانجام دے کر دیوبندی بھی اپنے فتوے کی روشنی میں شرک قرار پاتے ہیں۔ لہذا ان لوگوں کو پہلے اپنے گھر کی خبر لی جی چاہیے، پھر دوسروں کے خلاف غوغا آرائی کرنی چاہیے!

میری تحریر طبع یار کو پریشان کرتی ہے  
نقطہ یہ بات کہتا ہوں وہی جہول پہ گزرتی ہے

ان اردالا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ

## دیوبندیوں کے فتاویٰ شرک و کفر

دیوبندیوں کے شرک و کفر کے فتوؤں کی ایک طویل فہرست ملاحظہ فرمائیں!

۱۔۔۔ دیوبندی فرقہ کے محترم دستخطیہ شیوا اسماعیل دیوبلی نے ”علم میں شرک“ کے عنوان

کے تحت لکھا ہے:

جو کوئی یہ بات کہے کہ خیر خدا ﷻ یا کوئی نام یا کوئی بزرگ فیہ کی بات جانتے تھے اور شریعت کے ادب سے منہ سے نہ کہتے تھے سو وہ بڑا جھوٹا ہے۔

(تقویۃ الایمان صفحہ ۵۰)

حرید لکھا ہے: بلکہ فیہ کی بات اللہ کے سوا کوئی جانتا ہی نہیں۔ (تقویۃ الایمان صفحہ ۵۰)

۲۔۔۔ رشید احمد ننگوی نے لکھا ہے:

اور یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ کو علم فیہ تھا صریح شرک ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ جلد ۲ صفحہ ۱۱۳۔ فتاویٰ رشیدیہ کامل مبہوت

صفحہ ۲۴۵)

۳۔۔۔ شیخائے دیوبند، حسین علی داس پٹھروی نے لکھا ہے:

جن ہوں یا ملائکہ یا ولی یا منعم ہو قضاے حاجت کے واسطے پکارنا کفر ہے اور شرک ہے۔ (بلقہ الحیر ان صفحہ ۸)

۴۔۔۔ سر فرار خان مسعود گنگوڑی نے مہدار رسول، مہدائلی اور علی اسد نام رکھنے والے مسلمانوں کو شرک قرار دیا ہے۔ (گلدستہ توحید صفحہ ۱۳)

یہی مضمون پیشی زہر جلد ۱ صفحہ ۱۳۰، ۱۳۱ اور تقویۃ الایمان صفحہ ۴۵، ۴۶، ۴۷ پر بھی موجود ہے۔

۵۔۔۔ دیوبندیوں نے لکھا ہے:

یا شیخ مہداتقاود یا شیخ سلیمان کا عقیدہ پڑھنا عیسائیا مہام کا عقیدہ ہے، ان کے

مذہب ہونے سے بالکل اسلام سے خارج ہو جاتا ہے، مشرک بن جاتا ہے۔

(نوائی انداز، جلد ۴، صفحہ ۵۶)

۶۔۔۔۔۔ اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے:

اکثر لوگ یہی کہتے ہیں کہ، پیغمبروں کو، اماموں کو، شہیدوں کو، مہر شہتوں کو یہی کہتے ہیں کہ مشکل کے وقت نکالتے ہیں۔ ان سے مراد یہی مانگتے ہیں..... وہ مشرک ہیں مگر قاتل ہیں (تقریب الامان، صفحہ ۲۵)

۷۔۔۔۔۔ اعجاز علی دیوبندی نے لکھا ہے:

”مولانا احمد رضا خان کو: ہم آج تک کافر، بدعتی اور مشرک کہتے رہے ہیں۔“  
(رسالہ النور، صفحہ ۴۰، حوالہ ج ۳، ص ۳۷ بحوالہ)

غمانچی)

۸۔۔۔۔۔ قلام خان چڑوی نے بزرگوں کے ہاتھوں کو بوسہ دینے والوں کو یہی مشرک قرار دیا ہے، زندہ ہی کے ہاتھوں کو بوسہ دے یا اس کے سامنے دوڑانوں ہو کر بیٹھے تو یہ سب افعال اس ہی کی عبادت (مشرک) ہوں گے۔ (جواہر القرآن، صفحہ ۶۱)

۹۔۔۔۔۔ اور مزید لکھا ہے:

جو انہیں کافر و مشرک نہ کہے وہ بھی ایسا ہی کافر و مشرک ہے۔ (ایضاً صفحہ ۷۷)

۱۰۔۔۔۔۔ تھانوی نے بریلی میں رہنے والے تمام مسلمانوں کو یہی کافر و مشرک قرار دیا ہے:

بریلی میں ایک بھی حقیقی مسلمان ہوتا تو آج تمام بریلی مسلمان ہوتی۔

(اضافات) یحییٰ

جلد ۳ صفحہ ۱۸۵) ۱۱..... محفل میلاد شریف کرنے والے سنی مسلمانوں کے خلاف

دعویٰ بنی و اخطین و مقررین یہ شعر بھی پڑھتے رہتے ہیں:

۔ بہت عداوت رسول میں شامل ہیں

مشرکوں کی طاعت ہے محفل میلاد

۱۲..... دعویٰ بنیوں کے عالم، مجدد المصدا نے اپنے دعویٰ بنی مولویوں کے طریقہ کار پر

گفتگو کرتے ہوئے لکھا ہے:

”چند سالوں سے کچھ (دعویٰ بنی) لوگ بغیر تحقیق اور بغیر کچھ شرعی ثبوت کے

مشرک مشرک کی رت لگائے ہوئے ہیں۔“ (یا حرف محبت اور باعث رحمت ہے

صفحہ ۱۹)

۱۳..... دعویٰ بنی جماعت کے ہی، شیخ احمد نے لکھا ہے:

انہوں صد انہوں ہمارے بعض ناسمجھ (دعویٰ بنی) بھائی جو کوچہ عشق و محبت

سے تاجلہ اور درود دل سے جاری ہوتے ہیں بلا کسی تحقیق کے ایسے اشعار کو مشرک اور کہنے

والوں کو مشرک قرار دیتے ہیں۔ (ایضاً صفحہ ۲۸)

۱۴..... مجرم کو بے نقاب کرتے ہوئے مزید لکھا ہے:

اس مسئلے کا سب سے انہوں ناک پہلو یہ ہے کہ معمولی باتوں پر مسلمانوں کو

مشرک کہنے والے دعوایان علم (اسنے) آپ کو دعویٰ بنی اسسک کہتے ہیں۔ (ایضاً صفحہ ۲۵

(

اس مہارت سے دونوں واضح ہو چکا ہے کہ دعویٰ بنی واقعی خارجیوں کے طریقے پر چلتے



ہوئے، دن رات مسلمانوں کو مشرک بناتے پھرتے ہیں، اور یہ بات ان کے چہروں سے غلاب لہنے کے لیے کافی ہے۔

۱۵۔۔۔ اپنے ہم عقیدہ لوگوں کو نصیحت کرتے ہوئے شبیر احمد دیوبندی کہتے ہیں:

”اپنے عزیز وحمہ مسلمان بھائیوں سے درخواست کرتا ہوں کہ۔۔۔ ان (یاد رسول اللہ کہنے والے) پاکیزہ مسلمانوں کو مشرک نہ کہیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ تم اپنے ہی ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھو۔“ (ایضاً صفحہ ۷۷۳)

آگئی ناں وہی بات کہ مسلمانوں کو مشرک کہنے والا خود مشرک، بے ایمان اور کافر ہو جاتا ہے۔ اور دیوبندی لوگ دن رات یہی ”خارجیانہ خدمات“ سرانجام دے رہے ہیں، کہ پاکیزہ خیالات سنی مسلمانوں کو مشرک کہتے نہیں شرماتے، ان کے اپنے ”بزرگ“ شبیر احمد بن عبداللطیف آل پٹاوار بھی مہر تہذیبی ثبوت کر رہے ہیں کہ سنی پاکیزہ مسلمان ہیں جبکہ انہیں مشرک قرار دینے والے دیوبندی حضرات اس اپنے ہی ”ایمان“ سے ہاتھ دھورے ہیں۔

۱۷۔۔۔۔۔ سر فرید گھٹڑوی دیوبندی نے خارجیوں کی جائعینی کا حق ادا کرتے ہوئے لکھا ہے :

”آج کل کلہ گو کیا کیا کرتے ہیں: یا بہاء الحق بیڑا دھک، یا ربویں والیا  
نیکیاں تے مدد۔۔۔ گمراہ بچاؤ کاوشی  
عد کن یا صحن الدین  
چٹن

گویا آج کل کے کلہ گو مشرکین کہ عرب کو بھی چند قدم پیچھے چھوڑ کر ان پر بھی بہت لے گئے ہیں۔ (گلدستہ توحید صفحہ ۱۲)

دیکھیے! کس بے دردی کے ساتھ سادہ لوح سنی مسلمانوں کو صرف محبت اولیاء کے جرم میں مشرکین مکہ سے بھی بڑا مشرک بنا ڈالا ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ دیوبندیت بھی خارجیت ہی کا ایک مکروہ ”روپ“ ہے۔

## اہلسنت (بریلوی) برحق ہیں

اپنی دکان چکانے اور عقیدت مندوں کے هجوم کو قائم رکھنے کے کی خاطر محض تعصب، خمد اور جہالت کی بناء پر اہلسنت و جماعت حنفی بریلوی حضرات کے خلاف شور و غوغا کرنے والے دیوبندیوں کی چند عبارت ملاحظہ کیجئے کہ انھوں نے چارونما چار بالآخر ان ہی لیا ہے کہ اہلسنت و جماعت مسلمان، مومن، موحّد، نہایت پانے والے اور برحق ہیں۔

۱..... کوثر نیازی دیوبندی نے لکھا ہے:

اور یس کا عبد بلوی صاحب نے کہا کہ مولانا احمد رضا خان کی بخشش تو انہی فتوؤں کے سبب ہو جائے گی، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: احمد رضا خان تھیں ہمارے رسول سے اتنی محبت تھی کہ اسنے بڑے بڑے عالموں کو بھی تم نے معاف نہیں کیا، تم نے سمجھا کہ انھوں نے تو جن رسول کی ہے تو ان پر بھی کفر کا فتویٰ لگا دیا، جاؤ اسی ایک عمل پر ہم نے تمہاری بخشش کر دی۔ (روزنامہ جنگ لاہور صفحہ ۷، مورخہ ۱۹۹۰ء، ۱۰، ۳۱)

معلوم ہوا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ محب رسول تھے آپ کا مقام بہت بلند ہے جبکہ باقی  
مہادات و خدمات آپ کے رفیع درجات کا باعث ہوں گی۔ آپ کی بخشش دیوبندیوں  
کی گستاخانہ مہارات پر لٹوی لگانے سے ہی ہو جائے گی۔

۲۔۔۔ اعزاز اعلیٰ دیوبندی نے لکھا ہے:

ہم دیوبندی ہیں اور بریلوی علم و عقائد سے ہمیں کوئی تعلق نہیں مگر اس کے  
باوجود بھی یہ احقر یہ بات تسلیم کرنے پر مجبور ہے کہ اس دور کے ائمہ اگر کوئی تعلق اور عالم  
دین ہے تو وہ احمد رضا بریلوی ہے کیونکہ میں نے مولانا احمد رضا خاں کو جسے ہم آج تک  
کافر، بدعتی اور مشرک کہتے رہے ہیں، بہت وسیع النظر اور بلند خیال، مخلصیت، عالم دین  
بصاحب فکر و نظر پایا ہے۔ (رسالہ انور، قارئین صفحہ ۴۰، خیال ۲۳، بحوالہ ملاحظہ)

۳۔۔۔ شبیر احمد عثمانی نے لکھا ہے:

مولانا احمد رضا خاں۔۔۔ بہت بڑے عالم اور بلند پایہ تعلق تھے۔ مولانا احمد  
رضا خاں کی رحلت عالم اسلام کا ایک بہت بڑا سانحہ ہے جسے نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔  
(رسالہ ہادی دیوبند صفحہ ۲۰، ذوالحجہ ۱۳۲۹، بحوالہ

ملاحظہ)

۴۔۔۔ اشرف علی تھانوی نے کہا کہ:

اور وہ (بریلوی حضرات) نماز پڑھتے ہیں ہم پڑھ لیتے ہیں۔

(انکسارت)

بسم

جلد ۷ صفحہ ۵۲ (مکمل)

۵۔۔۔۔۔ اپنے ہم عقیدہ لوگوں کو نصیحت کرتے ہوئے شبیر احمد دیوبندی کہتے ہیں:

”اپنے عزیز وند مسلمان بھائیوں سے درخواست کرتا ہوں کہ۔۔۔ ان (یاد رسول اللہ کہنے والے) پاکیزہ مسلمانوں کو مشرک نہ کہیں، انہیں ایسا نہ ہو کہ تم اپنے ہی ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھو۔“ (ایضاً صفحہ ۷۷۳)

معلوم ہوا کہ بریلوی حضرات اس قدر اسخ اختیار کیا اور برحق لوگ ہیں کہ دیوبندی ان کے پیچھے لہاڑ پڑھنا بھی اچھا عمل سمجھتے ہیں۔

واضح ہو گیا کہ آج کل دیوبندیوں کا اہلسنت کے خلاف شور و فغاں باطل و مردود ہے۔ اہلسنت بریلوی برحق اور نہایت یافتہ لوگ ہیں۔

**دیوبندی اپنے فتوؤں کی زد میں:**

گو ان لوگوں کے اہل کفر و شرک ہونے کے لیے اتنا ہی ثبوت کافی ہے کہ انہوں نے اہلسنت و جماعت (جنہیں یہ خود مسلمان، مؤمن، مہتمی اور عاشق رسول مان چکے تھے) کو کافر و مشرک کے فتوؤں سے گمراہ کرنے کی ناپاک جسارت کر ڈالی۔

لیکن ہم قارئین کو اس سے آگے لیے چلتے ہیں۔ ہم یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ دیوبندی حضرات جن باتوں کو انبیاء کرام اور اولیاء عظام کے حق میں شرک، کفر اور توحید کے خلاف سمجھتے ہیں انہیں باتوں کو انہوں نے نہ صرف نبی کریم ﷺ، بلکہ صالحین، بلکہ اپنے گھر کے خود سماعیت پر رکوں کے حق میں بھی یمن اسلام اور توحید بخود کہا ہے۔

طرفداری کے جذبہ سے الگ ہو کر درج ذیل بحث کو ملاحظہ فرمائیں اور اپنے ضمیر کا فیصلہ سننے کے لیے گوش برآواز رہیں اللہ تعالیٰ حق کی حمایت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

## مسئلہ حاضر و ناظر:

۱۔۔۔۔۔ عام مسلمانوں کے لیے دیوبندیوں نے جو شریعت گھڑ رکھی ہے اس میں رسول اللہ ﷺ کو بھی حاضر و ناظر ماننا کفر و شرک ہے۔ ملاحظہ ہوا

○..... انہوں نے لکھا ہے:

نبی کریم کو حاضر و ناظر کہنے والا شخص مشرک و کافر ہے۔

(نفاذی قریدیہ المعروف نفاذی دیوبند پاکستان

جلد ۱ صفحہ ۶۷)

○..... مزید کہتے ہیں:

انبیاء و اولیاء کے حاضر و ناظر ہونے کا اعتقاد رکھنا کفر ہے۔

(نفاذی دارالعلوم دیوبند

جلد ۱ صفحہ ۹۱)

۲۔۔۔۔۔ لیکن یہی کفر و شرک ان کے گھر کے بزرگوں کے حق میں ایمان اور توحید ہے:

○..... رشید احمد گنگوہی نے لکھا ہے:

مرید کو قہقین کے ساتھ یہ جانتا چاہئے کہ فطیح کی روح کسی جگہ میں مقید و محدود نہیں ہے، بلکہ مرید جہاں بھی ہوگا خواہ قریب ہو یا بعید تو گویا فطیح کے جسم سے دور ہے لیکن اس کی روحانیت سے دور نہیں..... اور مرید کو جب بھی کسی واقعہ کے کھولنے میں فطیح کی حاجت پیش آئے گی تو فطیح کو اپنے قلب میں حاضر مان کر زبان حال سوال کرے گا اور ضرور فطیح کی روح بالون خداوندی اس کو اٹھائے کر دے گی۔

(امداد اسلوک صفحہ ۱۰ قاری ۔ اردو صفحہ

(۶۷، ۸، ۵۵)

یہی مضمون شہاب م ق ب صفحہ ۶۱، ۶۲ (احسن احمد فی دج بندی) پر بھی موجود ہے۔  
اس عبارت میں ہر جہ کو اس کے ہر مرید کے لیے حاضر و ناظر باندہ کرایا ہے اور اپنے  
اصول کے مطابق شرک و کفر کا مین گیٹ چھوٹ کھول دیا ہے اور خود اپنے شرک ہونے  
کا بھی کھانا شہوت فراہم کر دیا۔

۵..... قاسم ناؤ توڑی نے لکھا ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت کے ساتھ وہ قرب حاصل ہے کہ ان کی جانوں کو  
بھی ان کے ساتھ حاصل نہیں۔ (تقدیر الناس صفحہ ۱۳، آب حیات صفحہ ۷۳)  
یعنی حضور اکرم ﷺ ہر مومن کی جان سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں۔  
بتائیے اس سے آگے حاضر و ناظر کی کون سی بات مدہ گئی ہے؟

۵..... شبیر احمد عثمانی نے لکھا ہے:

میں کا وجود مسودہ خود ہماری ہستی سے بھی زیادہ ہم سے نزدیک ہے۔

(تفسیر عثمانی)

صفحہ ۵۳۲)

عبارت کو دوبارہ پڑھ لیجئے یہاں روح کو نہیں ”وجود“ کو معنیوں کی ذات سے بھی زیادہ  
قریب کہا گیا ہے۔ بتایا جائے یہ شرک کے کون سے درجے میں ہے؟

فیصلہ لیجئے اگر آپ ﷺ کو حاضر و ناظر ماننا کفر و شرک ہے تو ان لوگوں سے جڑھ کر کافرو

شرک اور کون ہو سکتا ہے؟

## مخلوق کے لیے علم غیب کا نظریہ:

۱۔۔۔۔۔ دیوبندیوں کے نزدیک ”علم غیب“ خاصہ حق تعالیٰ کا ہے اس لفظ کو کسی تادیل سے دوسرے پر اطلاق کرنا ایسا ہم شرک سے خالی نہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۲۳۹، ۲۴۸)  
بلکہ ان کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسروں کے لیے علم غیب کا عقیدہ رکھنا صریح شرک اور ایسا شخص قطعاً کافر و مشرک ہے۔ ملاحظہ ہوا فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۲۰۱، تقویۃ الایمان صفحہ ۳۰، محمد لا جانی صفحہ ۷۳، فتح حقانی صفحہ ۲۵ وغیرہ۔

۲۔۔۔۔۔ جبکہ انہوں نے دنیا کی ہر ہر چیز حتیٰ کہ بچوں، پاگلوں، جانوروں اور سنگدگی میں رہنے والے ناپاک کیزوں کے لیے بھی علم غیب مان کر اپنے کافر و مشرک ہونے پر صبر تصدیق جہت کر دی ہے۔۔۔۔۔ عمارات ملاحظہ ہوں!

۵۔۔۔۔۔ ۱۔ شرعی تعالوی:

ایسا علم غیب تو زید و عمرو دکر بلکہ ہر مسی (بچے) و مجنون (پاگل) بلکہ جمع میوانات و بہائم (جانوروں اور چوپائوں) کے لیے بھی حاصل ہے۔

(حفظ الایمان صفحہ ۹، حفظ الایمان مع بسط الہیان

صفحہ ۱۳)

۵۔۔۔۔۔ ۲۔ منکوحہ نعمانی:

بعض غیب کا علم دنیا کی دوسری حقیر چیزوں کو بھی ہے۔

(فیصلہ کن مناظرہ

صفحہ ۱۳۷

یعنی جو بعض علم غیب رسول اللہ ﷺ کو بھی حاصل نہیں اور آپ ﷺ کے حق میں بھی ایسا عقیدہ رکھنا شرک ہے لیکن وہی علم غیب اس دنیا کی گھٹیا ترین اور حقیر ترین چیزوں کے لیے مانا جا رہا ہے۔ یہاں ان کی توحید پختہ ہو گئی کہاں گندے عقیدے یعنی شرک کے ارتکاب کے باوجود بھی ذرا برابر بھی فرق نہیں آیا۔ علیہذا باطل

○..... حسین احمد مدنی ناٹھروی:

بعض (لمبی چیزوں) کا علم تو سب کو ہے۔ (شہاب قاتب صفحہ ۱۰۶)

○..... مرتضیٰ حسن چاند پوری اور بھنگی:

علم الغیب..... زید و عمر دیکھیں، بھائیوں جملہ حیوانات کو حاصل ہے۔

(توضیح البیان)

صفحہ ۲۱

○..... حاجی امداد اللہ مہاجر کی:

لوگ کہتے ہیں کہ علم غیب انبیاء و اولیاء کو نہیں ہوتا میں کہتا ہوں کہ اہل حق جس طرف نظر کرتے ہیں دریافت و ادراک فیضات کا ان کو ہوتا ہے۔ اصل میں یہ علم حق ہے۔  
(مقام امداد یہ صفحہ ۶۱، امداد مشکاف صفحہ ۷۶، ۷۷، ۷۸)

○..... سر فراز گھنٹروی:

مطلق بعض فیضات کا علم تو یہ زید و عمر بلکہ ہر کسی و مجنون بلکہ جمع حیوانات اور بہائم کو بھی حاصل ہے۔ (مہارات اکابر صفحہ ۱۸۷)



اعزازہ کیجئے ایک طرف رسول اللہ ﷺ کے لیے علم فیہ ماننا شرک اور دوسری طرف ہر حقیر و ذلیل چیز، جانوروں، پانگوں حتیٰ کہ کافروں کے لیے بھی علم فیہ ماننا جا رہا ہے۔ اپنے ضمیر سے پوچھیے اور سروں کو شرک و کفر کے فتوؤں سے گھائل کرنے والے اپنے اسی فتوؤں کی روشنی میں دنیا کے کتنے بڑے شرک بلکہ دھمیں المشرکین قرار پا رہے ہیں۔

غیر اللہ سے مدد مانگتا:

۱۔۔۔۔۔ دینِ بندگی شریعت میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور سے مدد طلب کرنا شرک ہے۔  
 لکھا ہے:

تمہارا اے جو فیروں سے مراد

فی الحقیقت ہے وہی مشرک اور

(٢٤٩) كبر الانوار مع تقوية الامتحان ص ٤٠٤ ودر السطر ٢٤٩

۲۔۔۔ اب دیکھیے اور سروں سے مدد مانگئے والا مشرک اشد یعنی بہت بڑا مشرک کون قرار پاتا ہے۔

۰۔ نام:                      کنویں لے لکھا ہے:

خدا کر اے مکرم احمدی کہ تیرے سوا

فصلیں ہے تاہم بے کس کا کوئی حافی کار

(تھانہ چاکھی، ضلع شہاب آباد، پنجاب)

CAV

○.....حاجی ادا اللہ مہاجر کی نے کہا ہے:





۵۔۔۔۔۔ شیر احمد:

بزاروں مشائخ اور لاکھوں مریدان طریقت پر مشکل ہے ان سب کا محبوب  
شجرہ..... اس کے چند اشعار حسب ذیل ہیں

کر عطا ظاہر میں آجہار شریعت میرے رب  
کر عطا باطن میں اسرار طریقت میرے رب  
دور کر دل سے حجاب جہل و غفلت میرے رب  
کھول دے دل میں در علم حقیقت میرے

رب

ہدائی عالم علی مشکل کشا کے واسطے  
ان اشعار میں حضرت علی کو ہدائی عالم یعنی تمام دنیا کو ہدایت کرنے والا اور مشکلات علی  
کرنے والا کہا گیا ہے۔ ہدائی عالم اور مشکل کشا ایسے الفاظ ہیں۔

(یا حرف محبت اور باعث رحمت صفحہ ۹۶، ۹۷)

۵۔۔۔۔۔ حسین علی بھجروی نے اپنے خواجہ جن کو مشکل کشا اور ہیرو تسمیہ رکھا ہے۔  
(لیوفات حسین صفحہ ۶۸ ترجمہ المعروف خندہ راہیہ)  
۵۔۔۔۔۔ مہدائید سوانی دیوبندی نے اس جملے کو ترجمہ میں برقرار رکھا ہے۔

عبدالنبی اور قلاں بخش نام رکھنا:

شرک کی ایک اور صورت دیکھیے!

۱۔۔۔۔۔ دیوبندی فرقہ کے ”حکیم الامت“ اہل فطری تقاضی نے لکھا ہے:

کفر اور شرک کی باتوں کا بیان..... علی بخش، حسین بخش، عہد النبی وغیرہ نام رکنا (شرک ہے)۔ (کاشفی زید حصہ اول صفحہ ۳۵)

یہی بات تقریباً ایمان صفحہ ۲۵، ۳۲، ۷۷ پر بھی موجود ہے۔

۲..... لیکن یہ شرک بھی دیوبندیوں نے نہ صرف اپنا رکھا ہے، بلکہ اس کی پرزور حمایت و اجازت بھی دے چکی ہے۔۔۔ ملاحظہ ہوا دیوبندیوں کا نعرہ ہے:

بندلہ بند خراہاتم کہ لطفش دائم است۔

(الفاظات)

بوسہ

جلد ۲ صفحہ ۱۸۲)

رسول اللہ ﷺ کا بندہ کہلانے کو شرک قرار دینے والے یہاں اللہ کے بندیت بن کر شرک ہو رہے ہیں۔

۵..... گنگوہی کے بارے میں لکھا ہے:

”عبدِ سودا کا ان کے لقب ہے یوسف ثانی“۔

(مرثیہ صفحہ ۹، کلیات فتح الہند صفحہ ۸)

اس کے کالے کالے بندے حضرت یوسف علیہ السلام کے ثانی ہیں۔ معاذ اللہ۔

۵..... گنگوہی نے مانا ہے کہ: بندہ کا بندہ ہونے کا معنی درست ہیں۔

(نکاحی رشیدیہ صفحہ ۶۱)

۵..... حاجی امداد اللہ مہاجر کی نے لکھا ہے:



اجازت آپ اپنے خدام کو دے دیں۔ مطاف فرماتے تھے کہ عن الشيخ مخدوم بخش دامپوری عن الشيخ الدلائل الشيخ عبدالرحمن العدنی الی آخر السند۔ (ایضاً جلد ۲ صفحہ ۳۰۵)

گویا ان کے مسلک کے مطابق کنگوہی جی کے آباء و اجداد مشرک، مساجد و مشرک اور شیوخ بھی مشرک ہی تھے۔

۵۔۔۔۔۔ دایہ بندیوں کے ”شیخ الہند“ حسین احمد مدنی ناٹوڑی کا سلسلہ نسب ملاحظہ ہوا  
 ”حسین احمد بن سید حبیب اللہ بن سید محمد علی بن سید جہانگیر بخش۔۔۔۔۔“

(نقص حیات)

جلد ۱ صفحہ ۱۶)

یہاں بھی ”جہانگیر بخش“ دایہ بندی اصولوں کے مطابق مشرک نام ہے۔

۵۔۔۔۔۔ قاسم ناٹوڑی کے پمدادا کا نام ”محمد بخش“ تھا سلسلہ نسب یوں ہے:

محمد قاسم بن اسماعیل بن قاسم شاہ بن محمد بخش۔ (سوخ قاسمی جلد ۱ صفحہ ۱۱۳)

اور پمدادا کے بھائی کا نام ”خواجہ بخش“ تھا۔ (ایضاً جلد ۲ صفحہ ۱۱۵)

سو چھٹے اور سترہویں کو مشرک کہنے والے خود کتنے بڑے مشرک ہیں۔

**بندوں کو عالم الغیب کہنا:**

یوں تو اہلسنت کے خلاف غوغا آرائی کی جاتی ہے کہ وہ رسول کریم ﷺ کو ”عالم

الغیب“ مانتے ہیں، حالانکہ ہمارے نزدیک یہ جملہ رسول اللہ ﷺ کے لیے بولنا منع

ہے اور ہمارے اکابر نے حقوق کے لیے یہ جملہ بھی نہیں بولا۔ لیکن طرفہ کشا تو ہے کہ

ایک طرف دیوبندیوں کے نزدیک یہ جملہ مخلوق کے لیے یوں شریک ہے اور دوسری طرف وہ خود اس کا ارتکاب کرتے بھرتے ہیں۔ ملاحظہ ہوا  
 ۱۔۔۔ رشید احمد ننگوی نے لکھا ہے:

جو رسول اللہ ﷺ کے عالم الغیب ہونے کا معتقد ہے وہ سادات حق کے نزدیک قطعاً مشرک و کافر ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ جلد ۳ صفحہ ۴۲)  
 ۲۔۔۔ جبکہ منظور نعمانی وغیرہ نے لکھا ہے کہ مخلوق کے لیے عالم الغیب کا جملہ اس قرینہ سے یوں کہ جس سے معلوم ہو کہ عقل کی مراد علم غیب بلا واسطہ نہیں، درست ہے۔۔۔ ملاحظہ ہوا فیصلہ کی مناظرہ صفحہ ۱۳۲، از منظور نعمانی، میزان الحق صفحہ ۱۵۱ از حقائق شاہ۔  
 ۵۔۔۔ دیوبندی فرقہ کے عاشق الہی یرغمی نے اپنے رشید احمد ننگوی جیسے لوگوں کے متعلق لکھ دیا ہے کہ وہ صرف عالم الغیب ہی نہیں بلکہ ”عالم الغیوب“ ہوتے ہیں۔  
 لکھا ہے:

بنگاہِ خاصِ عالم الغیوب

در جہانِ جاں جو اسیں اقلوب

(تذکرۃ الرشیدیہ جلد ۲ صفحہ ۱۳۵)

معلوم ہوا کہ شرک اپنی تمام تر اقسام سمیت دیوبندی مذہب میں دعنا رہا ہے۔

**تصور شیخ:**

اس مسئلے پر بھی تصویر کے دونوں رخ صاف ظاہر ہیں۔

۱۔۔۔ اسماعیل دہلوی نے ”تصور شیخ“ کو بہت پرستی لکھا ہے۔ (مرآۃ المستقیم



(P2P-P2P)

اور تقریباً اسی طرح ۳۰ پر اسے شریک قرار دیا ہے۔

۲۔۔۔ لیکن اس فطری قانونی نے اس کی اجازت دے رکھی ہے۔

۵۔۔۔ تجھ کو ذکر میں دایمات خیالات کے روکے لیے لکھا ہے۔

ایسی حالت میں اپنے فلاح کا تصور ان پریشان خیالات کا علاج ہو جاتا ہے۔

(اشرف السوانح حصصم مطبوعه ۱۳۱۰)

۵۔۔۔۔۔ حافظ محمود نے اپنے شیخ (حامی الدواولہ) سے ”تصویر شیخ“ کی اجازت مانگی۔۔۔۔۔

پھر ایسا قلاب ہوا کہ ہرجا مسرتِ فلج نظر آتی تھی۔ (مجموعہ ادبیہ صفحہ ۸۱)

○..... رشید انگریزی کے لکھتا ہے:

علی واقعہ کے لیے فوج کو اپنے دل میں حاضر بیان کر بڑا جان حال سوال کرے گا

(احادیث السلوك صفحہ ۱۰۰ قاری، صفحہ ۲۶۶، اشہاب الثاقب صفحہ ۶۱)

..... کسی نے پوچھا تھا کہ ”اگر آپ کی صورت کا تصور کر لوں تو نماز میں جی لگتا ہے“ تو

اثر علی تھاوی نے جواب دیا "ہاں ہے" (ملفوظات اثر علی قسط نمبر ۱۳۱)

ماحول فرمائیں اسے بت پرستی اور شرک سمجھا جاتا ہے، اپنی ذات کے لیے اس کی

اجازت دے کر کیا مشرکین میں رہنا ناموس و نجس نہیں کر رہے ہیں؟

و یوحنا بنی رب العالمین ہیں:

اور کبھی حیران رہ جائیں گے کہ تو حیدر تو حیدر کی ریت لگانے والے اور دوسروں

کو مشترک سمجھتے ہوئے نہ جھگڑنے والے یہ دو بھائی، بشرک کی آلودگیوں میں کس طرح پاؤں

سے چوٹی تک تھڑے ہوئے ہیں، شرک کی آخری صدوں کو چھوٹے ہوئے ان لوگوں نے اللہ رب العالمین جل جلالہ کے مقابلہ میں اپنے ”باپوں“ کو ”رب العالمین“ گھڑ لیا ہے۔ ملاحظہ ہوا

○..... محمود الحسن دہلوی ہندی اپنے گرو شید احمد گنگوہی کو ”رب العالمین“ کے مقام پر یوں گھڑا کرتا ہے، اس نے لکھا ہے:

خدا ان کا مربی وہ مربی تھے خلّاق  
کے

مرے مولا مرے ہادی تھے ویک شمع  
ربانی

(مرثیہ صفحہ ۹، کلیات شمع الہند صفحہ ۸)

اس شعر میں گنگوہی جی کو ”ساری مخلوقات کا رب“ یعنی مربی خلّاق کہا گیا ہے جس کا معنی یہ ہے ”رب العالمین“۔ یہ ہمارا لازم نہیں بلکہ دہلوی دھرم کے ”حکیم الامت“ اشرف علی تھانوی نے سورہ فاتحہ کی ابتدائی آیت ”الحمد للہ رب العالمین“ کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھا ہے: ”سب تعریفیں اللہ کو ذاتی جو مربی ہیں ہر عالم کے“۔

(ترجمہ قرآن صفحہ ۲ مطبوعہ شمع برکت علی ایڈ سنر)

(لاہور)

ملاحظہ فرمائیں! یہ کتاب بڑا واضح ترین شرک ہے کہ شید احمد گنگوہی کو اللہ رب العالمین کے مقام پر گھڑا کر کے ”رب العالمین“ بنا دیا جائے۔

اس شعر میں اللہ تعالیٰ کی بھی تو ہیں ہے کہ وہ صرف گنگوہی کا رب ہے اور گنگوہی کا رتبہ

خدا تعالیٰ سے بھی بڑھا دیا گیا کہ وہ ہر ہر مخلوق کا رب ہے۔

مَعَاذَ اللَّهِ۔ اسْتَغْفِرُكَ۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ!

۵۔۔۔۔۔ دیوبندیوں نے حسین احمد دہلوی کو بھی ”رب العالمین“ بتا دیا ہے۔ ملاحظہ ہوا  
الجمعیۃ، فیج الاسلام نمبر صفحہ ۳۳

۵۔۔۔۔۔ دیوبندی مصنف نے مہذوب لوگوں کو بڑی محبت کے ساتھ ”رب العالمین“ لکھا  
ہے: اس نے کہا کہ ”رام پور میں ایک اور مہذوب رہتے تھے جو اپنے آپ کو رب  
العالمین کہتے تھے۔۔۔۔۔ اور کہا کہ فلاں مرجہ رب العالمین (مہذوب) نے رب  
العالمین (اللہ) سے ملنا چاہا تو فلاں مانع ہوا اور فلاں مرجہ فلاں مرجہ فلاں۔۔۔۔۔ اور یہ بھی  
کہا کہ آج پھر صبح سے رب العالمین سے ملنے کا شوق ہو رہا ہے۔۔۔۔۔ ان مہذوب صاحب  
نے اپنے خادم سے کہا کہ رب العالمین کو رب العالمین سے ملنے کا آج پھر شوق غالب  
ہے۔

(ارواحِ خلاصہ صفحہ ۳۸۷، ۳۸۸، حکایت)

نمبر (۴۴۲)

دیکھیے! کتنے چاڑ اور محبت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں گھر کے ”رب العالمین“  
گھڑ گھڑ کر اپنے شرکیات میں ”قابلِ قدر“ اضافہ کیا جا رہا ہے۔

دیوبندی خدا ہیں:

دیوبندیوں کے ”فیج الہند“ محمود الحسن دیوبندی نے لکھا ہے:

تمہاری تربت نور کو دیکر طور سے تکیہ  
کہوں ہوں بار بار ارنی میری دیکھی بھی نادانی

(مرحہ صفحہ ۱۳۳ کلیات شیخ الہند صفحہ ۹)

یعنی رشید احمد گنگوہی کی قبر کوہ طور اور وہ خدا ہے جبکہ محمود الحسن موسیٰ بن کر بار بار اپنے  
گنگوہی خدا سے دیدار کا تقاضہ کر رہا ہے۔

۵۔۔۔۔۔ حریف دیکھئے! حسین احمد غازی کو خدا قرار دیتے ہوئے لکھا ہے:

تم نے بھی خدا کو بھی اپنی گلی کوچوں میں چلتے پھرتے دیکھا ہے، یہی خدا کو  
اس کے عرشِ عظمت و جمال کے نیچے فانی انسانوں سے فرو جاتی کرتے دیکھا ہے۔ تم بھی  
تصور بھی کر سکتے کہ رب العالمین اپنی کہریا نیوں پر پردہ ڈال کر تمہارے گھروں میں  
بھی آکر رہے گا۔ تم سے ہمکلام ہوگا، تمہاری خدمت میں کرے گا۔ نہیں ہرگز نہیں ایسا بھی  
ہوا ہے نہ ہوگا تو پھر کیا میں دیوانہ ہوں۔ مہذوب ہوں کہ بڑھانک رہا ہوں۔ نہیں  
بھائیو! یہ بات نہیں ہے۔ بڑی ہوں نہ سوزائی جو کچھ کہہ رہا ہوں سچ ہے حق ہے۔ حقیقت  
وہاں کا فرق ہے۔ محبت کا معاملہ ہے اور محبت میں اشاروں اور کتابوں سے ہی کام لینا  
پڑتا ہے۔ محبت بے پردہ سچائی کو گوارا نہیں کرتی۔ کچھ بندہ بندہ (دھکی دھکی) بھیجی بھیجی  
ہاتھیں ہی محبت کو اس آتی ہیں۔ (الجمیعہ، شیخ الاسلام نمبر صفحہ ۳۳)

یعنی اشاروں، کتابوں میں سمجھایا جا رہا ہے کہ غازی صاحب خدا تھے جو بندہ کے روپ  
میں آکر گلیوں میں چلتے پھرتے رہے اور جو بندی مخلوق کی خدمت کرتے رہے ہیں۔

## خدا کا ثانی:

آج تک ہم دیوبندیوں سے اس بات پر بحث کرتے رہے ہیں کہ محبوب خدا ﷺ بے مثل ہیں، آپ کا کوئی ثانی و مثل نہیں ہے، لیکن اب دیوبندیوں نے ترقی کر لی ہے اور انہوں نے صحت کر کے اللہ تعالیٰ کا بھی ”ثانی“ تلاش کر لیا ہے اور وہ بھی رشید احمد گنگوہی کو سطورِ اعلیٰ کو بغور پڑھیں!

دیوبندیوں کے ”تکسیم الامت“ اشرف علی تھانوی نے لکھا ہے:

غوب سمجھ لیجئے کہ حقیقی بانی اسلام اللہ تعالیٰ ہیں۔

(مواظعہ میلادِ اقصیٰ صفحہ ۳۴۳ طبع لاہور، صفحہ ۲۸۰ طبع

ملتان)

لیکن رشید احمد گنگوہی کی موت پر محمود الحسن نے لکھا تھا:

زبان پر اہل اہوا کی ہے کیوں اہل جہل شاید

انھا عالم سے کوئی بانی اسلام کا ثانی

(مر فیہ صفحہ ۵، نکلیات فیح الہند صفحہ ۷)

یعنی رشید احمد گنگوہی خدا کا بھی جانی و شریک ہے۔ العیاذ باللہ

فائدہ: اشرف علی تھانوی کی یہ بات بھی فائدہ سے غالی نہیں ہے اس لیے اسے بھی ملاحظہ فرمائیں، لکھا ہے:

اسی طرح آپ کا نام بانی اسلام خد رکھئے جیسا کہ یہ لوگ آپ کو بانی اسلام کہا

کرتے ہیں۔ میرے نزدیک یہ لقب جیسا تجوں سے لیا گیا ہے۔

(مواظع میلاد النبی صلوٰۃ ۳۸۰، صلوٰۃ ۴۶۳)

(لاہور)

اب سوچئے اگر رسول اللہ ﷺ کو بانی اسلام کہنے والے عیسائیوں کے پیروکار ہیں تو رشید  
کنگڑھی کو بانی اسلام کہنے والے اس سے بھی اگلے کون سے درجے پر فائز ہوں گے۔

**مخلوق کو پکارانا:**

اس مسئلے پر دیوبندیوں کے دونوں مؤقف درج ذیل ہیں:

۱..... اسامیل دہلوی نے لکھا ہے:

اکثر لوگ یہ ہیں کہ، غلیبہروں کو، اماموں کو، شہیدوں کو، فرشتوں کو، پریموں کو  
مشکل کے وقت پکارتے ہیں ان سے مراد میں مانگتے ہیں..... وہ شرک میں گرفتار ہیں۔  
(ایضاً صفحہ ۲۵)

حقانوی نے لکھا ہے: کلر اور شرک کی باتوں کا بیان..... کسی کو وہ سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ  
اس کو خبر ہوگی..... کسی سے مراد میں مانگنا۔ (بہشتی زیور صفحہ ۳۴)

۲..... اب دیکھیئے ادیب ہندی حضرات نے اگلے لوگوں کو بھی پکارا اور مشکل کے وقت  
پکارتے ہوئے بزرگوں سے مراد میں بھی مانگی ہیں۔

۵..... حاجی امداد اللہ مہاجر کی نے لکھا ہے:

دراچہرہ سے پردے کو اٹھاؤ یا رسول اللہ  
 مجھے دیدار تک اپنا دکھاؤ یا رسول اللہ  
 شفیق عامیاں ہوں وسیلہ ہے کساں ہوں  
 تمہیں چھوڑاں کہاں جاؤں بتاؤ یا رسول اللہ  
 جہاد امت کا حق نے کر دیا ہے آپ کے ہاتھوں  
 بس اب چاہوڑاؤ یا تراؤ یا رسول اللہ  
 پہنسا ہوں بے طرح گرداب غم میں ڈالنا ہو کر  
 مری سستی کٹارے پر لگاؤ یا رسول اللہ

(کلیات امدادیہ صفحہ ۲۰۵)

۵۔۔۔ مزید کہا ہے:

یا رسول کبریا فریاد ہے یا محمد مصطفیٰ فریاد ہے  
 آپ کی امداد ہو میرا یا نبی حال اجر ہو فریاد ہے

(کلیات امدادیہ صفحہ ۹۰۹)

۵۔۔۔ شریعتی تقاضاؤں نے لکھا ہے:

یا رسول الالہ ہا یک لی  
 من غمام الغموم ملتحدی  
 میں ہوں بس اور آپ کا در یا رسول  
 اور غم گھیرے نہ پھر مجھ کو بھی

(نثر الطیب صفحہ ۱۵۶)

○..... رشید گنگوہی نے درج ذیل اشعار کے بارے میں لکھا ہے کہ ”ایسے الفاظ پڑھنے محبت میں اور غلوٹ میں بایں خیال کھن تھائی آپ کی ذات کو مطلع فرمادیے یا محض محبت سے بلا کسی خیال کے جائز ہیں:

یا رسول کہریا فریاد ہے      یا محمد مصطفیٰ فریاد ہے

مدد کر ہر خدا حضرت محمد مصطفیٰ      میری تم سے ہر گھڑی فریاد ہے

(لاٹولی رشید یہ صفحہ ۲۳۳)

○..... ایسے ہی ان اشعار کو پڑھنا بھی درست قرار دیا:

ترحمہ یا نبی اللہ ترحم      زمہ جو ری ہر آمد جان عالم

(ایضاً صفحہ ۲۳۳)

اس کا ترجمہ یوں بند یوں نے یوں لکھا ہے:

رحم اے اللہ کے نبی رحم بھائی کے صدمہ دنیا کی جان نکل جا رہی ہے۔

(لاٹولی رشید یہ صفحہ ۲۳۳)

(حاشیہ)

○..... رشید گنگوہی نے درج ذیل اشعار کو بایں نیت پڑھنا درست قرار دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو مطلع فرمادے گا یا بالہ تعالیٰ آپ کو انکشاف ہو جائے گا یا ملائکہ پہنچا دیں گے:

یا رسول اللہ! نظر حالنا      یا نبی اللہ! اسمع قالنا

انسی فی بحر ہم مفرق      خطہ ہدیٰ سہل لنا اشکالنا

ترجمہ: اے رسول اللہ! ہمارے حال کو دیکھئے۔ اے اللہ کے نبی! ہمارا کہنا سن لیجئے میں دے دے غم میں فرق ہوں میرا احمد بکڑ لیجئے اور ہماری مشکلوں کو آسان کر دیجئے۔



یا یہ شعر قصیدہ بردہ کا پڑھنا۔

یا اکرہم الخلق مالمی من الودیہ صواک عند حلول الحادث العسم  
ترجمہ: اے مخلوق میں سب سے زیادہ کرم میرے لیے کوئی ایسا نہیں جس کے پاس فریاد  
کروں سوائے آپ کے عام حادثوں کے نازل ہونے کے وقت۔ (ایضاً صفحہ ۳۷، ۳۸، ۳۹)

بولیئے ایہ غیر اللہ کو پکارنے کے شرک کا ارتکاب کون کر رہا ہے۔

### غیر اللہ کو سجدہ:

دوسروں سے بات بات پر الجھنے والوں اور مسلمانوں کے ایک ایک عمل کو سمجھ  
تانا کر شرک، کفر اور خلاف توحید قرار دینے والوں نے اب اپنے ”خود ساختہ“ معیار  
سے بہت نیچے اتر کر غیر اللہ کو سجدہ کرنے کی بھی کھلے عام اجازت دے رکھی ہے۔۔۔ سنی  
لوگ اگر صرف حارات پر ماضی دیتے ہوئے حزار شریف کو بوسہ دے لیں تو  
شرک، ادب سے کھڑے ہو جائیں تو مشرک، حصول فیض کی خاطر سر بجانب اٹھتے قلب  
جھکا لیں تو مشرک۔۔۔ اور اسے قبر پرستی، غیر اللہ کی عبادت اور سجدہ و یزی سے تعبیر کر دیا  
جاتا ہے۔ لیکن خود بڑا چڑا کر غیر اللہ کو سجدے بھی کرتے ہیں تو بھی کچے مؤمن اور موحّد  
ہی بنے پھرتے ہیں۔ ذرا حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں!

۵۔۔۔ دیوبندیوں کے ”مفتی“ غلام حسن کے درج ذیل اشعار اشرف علی تھانوی کی تائید  
و تصدیق کے ساتھ شائع ہوئے ہیں:

قسم جہلہ روئے تو یا رسول اللہ

رواست سجدہ ہوئے تو یا رسول اللہ

(السید الجلیل: صفحہ ۱۰۱، بحار النواہر)

(صفحہ ۱۳۱)

اس میں خلفا رسول اللہ ﷺ کو سجدہ کرنا جائز لکھا ہے۔

○..... بشرطی قضاوی نے عشق کی بنیاد پر مخلوق کو سجدہ کرنا درست قرار دیا۔

(الافاضات بحسبہ جلد ۱ صفحہ ۱۵۳)

○..... ایک مقام پر کہا کہ بزرگوں کو سجدہ کرنے والوں پر بوجہ لغزش و عذر کے ملامت

نہیں کی جائے گی۔ (بحار النواہر صفحہ ۲۳۶، طبع لاہور)

○..... اور اسی قضاوی جی نے بزرگ کی طرف رخ کر کے سجدہ کرنے میں کوئی حرج

نہیں سمجھا ہے۔ (ایضاً صفحہ ۱۲۸)

○..... حسین احمد دینی ناٹھوی کے متعلق دوج بندیوں نے لکھ دیا ہے:

ان (دوج بندی) لوگوں نے حضرت (ناٹھوی) کے رو برو اپنی گردنوں

پوشانیوں کو جھکا دیا وہ لوگ تابع ہوئے اور منہ کے بل سجدہ کرتے ہوئے گر پڑے۔

(المجموعہ، شیخ الاسلام نمبر صفحہ ۲۶، گرجا نوالہ)

○..... ماسر حنائی دوج بندی نے اپنے حقائق لکھا ہے:

”وہ شخص مولانا مسعودی پر کیا چٹ کرے گا جس نے مولانا موصوف کی

خدا اور عظمت و جبریت کے آستانے پر دینی کی روشنی میں سجدہ کیا کرتے ہیں۔

(ماہنامہ تجلی دہلی ہندی فروری ۱۹۶۳ء، صفحہ ۵۳)

طاہر فرمائیں! آستانوں پر سجور نیا کون لٹا رہا ہے۔

۵۔۔۔ مزید لکھا ہے: اور آج جب ان (وحید الدین خاں) کی تازہ کتاب کو خدمت حق کا ایک اصول نمونہ تصور کرتے ہوئے ہم اپنے قلم کی چیمیں نیا زان کی بارگاہ میں جھکا رہے ہیں۔ (ماہنامہ تجلی، حاصل مطالعہ نمبر، صفحہ ۱۰)

جاہت ہو گیا کہ غیر اللہ کو سجدہ کرنا اگر شرک ہے تو شرک کی یہ قسم بھی دہلی ہندیوں کے ہاں دائرہ مقدس میں پائی جاتی ہے، سنی بے چارے تو ویسے ہی دھر لیے جاتے ہیں، اصل بھرتو یہ لوگ ہیں، لیکن چودوں کی طرح سب سے زیادہ شور بھی مچی ٹوک بجاتے ہیں۔

**علم نبوی کی وسعت:**

غلیل احمد سہارنپوری ایڈیٹور نے لکھا ہے:

غور کرنا چاہئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فقر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس قاسدہ سے جاہت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے جاہت ہوئی، فقر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک جاہت کرتا ہے۔ (برہان قاطعہ صفحہ ۵۵ مطبوعہ کراچی، صفحہ ۵۱ طبع دہلی ہند)

یعنی پوری روئے زمین کا علم شیطان و ملک الموت کے لیے تسلیم کرنا ایمان اور توحید ہے لیکن یہی وسعہ علم اگر رسول اللہ ﷺ کے لیے مانی جائے تو شرک ہوتا ہے، کیونکہ ابلیس و ملک الموت کا علم زیادہ ہے، جبکہ آپ ﷺ کا علم ان دونوں سے کم ہے۔

یہ بات قابل غور ہے کہ اگر ”علم محدود زمین“ (ساری زمین کی تمام چیزوں کا علم) رسول کریم ﷺ کے لیے مانا شرک ہے تو دوسری بات یہ ہے کہ علم شیطان و ملک الموت کے لیے مان کر بھی شرک ہو گئے۔ کیونکہ جو چیز ایک کے حق میں شرک ہے وہی چیز دوسرے حق میں ماننا تو حید نہیں ہو سکتا۔ گویا شیطان و ملک الموت کے لیے یہ وسعت مان کر دوسری بات شرک کا ارتکاب کر چکے ہیں۔

لیکن چلیے اہم ایک اور حوالہ پیش کیے دیتے ہیں تاکہ شک و شبہ کی گنجائش ہی نہ رہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جو علم سب سے زیادہ مانا جاتا ہے:

ہمارا یقین ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ فلاں شخص نبی کریم علیہ السلام سے علم (زیادہ علم والا) ہے وہ کافر ہے۔ (المہذب ص ۷۷)

یعنی جو کسی دوسرے کو رسول اللہ ﷺ سے زیادہ یا وسیع علم والا مانے وہ کافر و بے ایمان ہے کیونکہ رسول اللہ کا علم سب سے زیادہ ہے۔

ملاحظہ فرمائیں اسی موقف کو پہلے ”شرک“ قرار دے چکے ہیں اور وہ شک لکھ چکے ہیں کہ انھیں اور ملک و الموت کو پوری کائنات کا علم ہے، لیکن رسول اللہ ﷺ کے لیے اتنا علم جاہت کرنا شرک ہے

اب فیصلہ کیجئے دونوں مہارتوں کو ملانے سے شرک و کفر دوسری بات یہ ہے کہ جو شخص دوسرے کو کمالی نہیں دیتا ہے؟۔

**حاجی امداد اللہ کے شرک:**

دوسری بات یہ ہے کہ جو شخص دوسرے کو کمالی نہیں دیتا ہے؟۔

نظریات کو شرک و کفر سے تعبیر کیا ہے۔ ملاحظہ ہوا ایمان والہ اور صفحہ ۷۱۹، فتح الصدور صفحہ ۲۰۴ اور فتاویٰ۔

اب سوچئے! جن کے مرکزی رہنمائی شرک سے لے کر بت ہیں، ان کے علاوہ دوسرے یمن کا کیا حال ہوگا؟

..... ایک جگہ حاتی صاحب کے بارے میں لکھا ہے:

تم اس کو شرک سمجھتے ہو تو پھر شرک (حاتی صاحب) سے بیعت ہونا کہاں جائز ہے؟۔ (الافاضات یومیہ جلد ۸ صفحہ ۱۹۰)

یاد رہے! یہ حاتی صاحب رشید گنگوئی، قاسم نانوتوی، مفتی قاضی جیسے ”اکابر دوج بند“ کے ”شیخ طریقت“ ہیں۔ اگرچہ شرک ہے تو مرید کیا ہوئے؟

**بت پرستی:**

..... رشید احمد گنگوئی نے لکھا ہے:

حسب اصطلاحات شعراء بت پرستی کا مطلب گج ہے (تذری رشید صفحہ ۴۹۷)

دیکھیے! ایک طرف مبدائی و غیرہ نام رکھنا، بزرگوں کا ادب اور عزائمات پر حاضری شرک اور دوسری طرف ”بت پرستی“ بھی درست ہے۔

نوٹ: اس مسئلہ پر مزید تفصیل کے خواہاں علامہ ارشد القادری طبع الرحمن کی کتب ”دلائل کور“، ”زیروں پر“، ”ماورسولا“، ”ایمان کا دھرم صادق رضوی کی کتاب“، ”علامہ دوج بند کی دو رنگی توحید کور“، ”دورانی کتاب“، ”از جناب نواب دین گولڑوی صاحب۔ ملاحظہ فرمائیں۔